

احوال و آثار مشائخ گیلانی اویچ و ملتان

# حب مع الاقوال والاسرار

شیخ النکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

“ It was in Uccch that the first missionaries of the Qadiriyyaa settled in the late fifteenth century; from there this order spread into the subcontinent, where it soon gained a firm footing and was carried to indonesia and malaysia,”

(Dr. Annemarie Schimmel, *Mystical Dimensions*, P.354.)



گلہ شجرہ موسیٰ پاک شہید

اللہ نور السموات والارض

احوال و آثار مشائخ گیلانی اویچ و ملتان

# جامع الاقوال والاسرار

(منقول در بحر السرائر مؤلفہ سید سعد اللہ رضوی قادری)

فرمودات مبارکہ

شیخ النکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی

افق پبلی کیشنز، کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

### شنا نامہ

اسم کتاب: جامع الاقوال والاسرار (منقول در بحر السرائر)  
(احوال و آثار مشائخ گیلانی اویچ و ملتان)

فرمودات مبارکہ: شیخ الگل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی

تدوین جدید و تعلیقات: پروفیسور دکتہ رضیہ سلطانہ

برری کتاب: پروفیسور دکتہ معین نظامی  
پروفیسور دکتہ محمد یونس قادری

ترتیب و تہذیب: سید محمد سبطین رضا گیلانی

قانونی مشیر: محمد ہاشم صدیقی ایڈوکیٹ، فون. 0300-2164799

اشاعت: 1445 ہجری / 2023 میلادی

پبلشرز

# أفق پبلی کیشنز

فرسٹ فلور، شاپ نمبر 119، بک مال، اردو بازار، کراچی

فون نمبر: 0335-2620640 & 0300-2237225



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَطَيِّبِ قُلُوبِنَا وَحَبِّبْنَا وَشَفِّعْ ذُنُوبَنَا  
مُحَمَّدَ وَعَلَى آلِهِ وَعَتَرَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

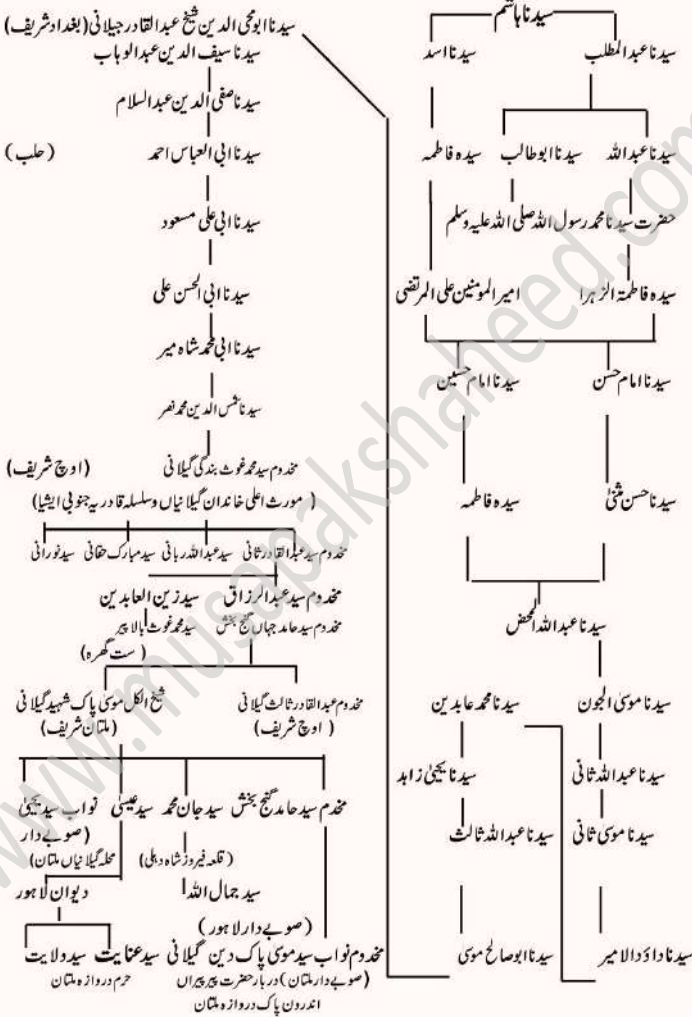
الهي بجلال قدسك و بجمال انسك و بنظر رحمتك الي اوليائك و بقربك الي  
اصفيائك و بشوقك الي مشتاقيك و محبتك لطالبيك ان تنور قلبي بنور  
معرفتك و ان تجعلني من اهل حضورك حتى تيسر لنا سباحة بحار الانوار و تهيا لنا  
اخراج درر الاسرار اللهم شرفنا بمشاهدة جمالك و خلعة و صالك و ارزقنا عمه  
لقائك و احشرنا في زمرة اوليائك

اللهم طهر من محبة الدنيا قلوبنا و بصر عيوننا في عيوبنا  
اللهم زين ظواهرنا بطاعتك و بواطننا بخشيتك و قلوبنا بمعرفتك  
اللهم صغر الدنيا باعيننا و عظم جلالك في قلوبنا  
الهي انت الرب و انا العبد فمن يدعو العبد الا الرب  
الهي انت الملك و انا المملوك و انت العزيز و انا الذليل  
و انت الغني و انا الفقير و انت الباقي و انا الفاني  
و انت المحسن و انا المسيء و انت الكريم و انا اللئيم  
و انت الكريم و انا الجاني و انت الرحيم و انا الخاطي  
و انت الخلاق و انا المخلوق و انت القوي و انا الضعيف  
و انت القادر و انا العاجز

و انت المعطي و انا السائل و انت الرزاق و انا المرزوق  
و انت احق ممن شكوت اليه استغيث به رسالته و دعوته و رجوته لانك كريم  
الهي كم من مذنب قد غفرت له و كم من مسيء قد تجاوزت عنه فاغفري  
يارب و تجاوز عني برحمتك يا ارحم الراحمين-

(تيسير الشاغلين مصنف سيد موسى پاک شهيد گيلاني)

شجرہ نسب حضرت شیخ النکل سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید الحسنیٰ حسینیٰ اگیلانی اوچی ثم الملتانی



حسنى الحسينى  
ان جيلانى

www.musaparakhaleed.com

## انتساب

حضرت السید ابو محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز  
کی بارگاہ میں بصدا احترام و عقیدت

انا الحسنی والمخدع مقامی  
واقدامی علی عنق الرجال  
وعبدالقادر المشهور اسمی  
وجدی صاحب العین الکمالی

## فرموداتِ موسیٰ پاک شہیدؑ

یہ امر باعثِ صدمسرت و افتخار ہے کہ جنوبی ایشیا میں انسانیت کی خدمت، محبت اور سلامتی کے فروغ کے لیے پندرہویں اور سولہویں صدی عیسوی میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی پیشوائی مشائخ گیلانی اوچ و ملتان نے ایسے موثر انداز میں کی جس سے وسط ایشیا اور مشرق بعید بھی مستفیض ہوئے۔ ان ساداتِ کرام کے احوال و آثار پر مشتمل بنیادی ماخذ جامع الاقوال و الاسرار کے فارسی مخطوطے کی تدوین جدید کی سعادت حاصل کر کے اس کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔

میں تہ دل سے تمام منتظمین اور صاحبانِ علم و عرفان بالخصوص محترمہ پروفیسر ڈاکٹر رضیہ سلطانہ صاحبہ اور برادرِ محمد سبطین رضا گیلانی کی کاوشوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

سید یوسف رضا گیلانی

## جامع الاقوال والاسرار

ملتان صدیوں سے سیاست، علم، ادب اور معرفت کے حوالے سے مرکزی حیثیت کا حامل شہر ہے۔ بالخصوص معروف اکابر صاحبان ولایت اور جلیل القدر مشائخ اور صوفیا اس شہر کی شناخت کا مرکزی حوالہ رہے ہیں، جن کے نیک کردار، قابل تقلید عادات و اطوار، دلکش و دلآویز گفتار، مسخوڑ کن شخصیت، علم و فضل، اور زہد و اتقا کے سبب سرزمین ملتان محترم و متبرک ہوئی۔ ان صاحبان ولایت نے دولت علم و عرفان اور ایقان علم و عمل سے اہل ملتان کے دلوں کو نہ صرف معمور و مسخر کیا بلکہ اس شہر کی زیارت کرنے والوں کو سرزمین ملتان سجدہ گاہ ملائک ہونے اور جنت اعلیٰ کا نقشہ پیش کرنے کے سبب احترام اور عقیدت سے قدم رکھنے کی ہدایت کی جاتی رہی۔ اس شہر کے کثیر مقابر، خانقاہیں، مدارس اور خانوادے ممتاز گاہ بالاموقف کی گواہی دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ملتان کی محترم و مکرم اور برگزیدہ ہستیوں میں ایک نمایاں نام حضرت موسیٰ پاک شہید علیہ الرحمۃ کا بھی ہے جن کی کوششوں سے ملتان میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی ترویج و اشاعت اور اثر و نفوذ کا دسویں صدی ہجری سے شروع ہونے والا سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔ کم و بیش نصف صدی پر محیط درس و تدریس کا سلسلہ اور رشد و ہدایت کا جو چشمہ ان کی کوششوں سے اس سرزمین پر پھوٹا تھا اس سے تشنگان معرفت آج بھی سیراب ہو رہے ہیں۔ آپ کی صحبت میں وقت کے جلیل القدر علما و فضلا اور عرفا شریک ہوتے اور اذہان کے نہاں خانوں میں جنم لینے

والے سوالات اور باطن کی گہرائیوں سے پھوٹنے والے ابہام و اشکالات کے اطمینان بخش جوابات کے خواہش مند ہوتے۔ موسیٰ پاک شہید طریقت سے متعلق ادق سے ادق مسائل لطیف پیرائے اور سہل انداز میں اس طرح بیان کرتے کہ مسائل اطمینان قلب کی دولت سے مالا مال واپس لوٹتا۔ تیسیر الشاغلین ان کی وہ معروف تصنیف ہے جسے سلسلہ قادریہ میں تصوف کا نصاب سمجھا جاتا ہے۔ سید سعد اللہ رضوی قادری اپنی تصنیف 'بحر السرائر' میں حضرت موسیٰ پاک شہید اور ان کے اسلاف کے فرمودات، ملفوظات اور احوال و اقوال ضبط تحریر میں لائے ہیں۔ یہ مسودہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ اس قلمی نسخے سے حضرت موسیٰ پاک شہید علیہ الرحمۃ اور ان کے اسلاف کے حالات، واقعات، اور ملفوظات کے بعض ایسے حوالے اور گوشے سامنے آتے ہیں جن کی شہادت قادریہ کی دیگر تصانیف سے ہم دست نہیں ہوتی۔ گیلانی خانوادہ سے متعلق طویل اقتباس/تحریر کو انھی کے خاندان کے ایک سپوت سید محمد سبطین رضا گیلانی اور فارسی کی استاد ڈاکٹر رضیہ سلطانہ نے ترتیب و تہذیب سے آراستہ کیا ہے۔ سعادت مند اولاد اپنے والدین اور اسلاف کے کارناموں کو نہ صرف زندہ رکھتی ہے بلکہ انھیں آگے بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ملتان کا گیلانی خاندان اپنے اسلاف کی صالح روایات کا امین ہے اور ان کی شناخت کا معتبر حوالہ بھی اور یہ کتاب اس کا بین ثبوت ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد رمضان

وائس چانسلر ایمرسن یونیورسٹی ملتان

## فہرست

صفحہ

08	فرمودات :	سید یوسف رضا گیلانی
09	جامع الاقوال :	پروفیسور داکٹر محمد رمضان
12	مدح شریف :	پروفیسور داکٹر محمد اسلم انصاری
13	تعارف :	پروفیسور داکٹر فضیل احمد قادری
14	تقریظ و تبریک :	پروفیسور داکٹر معین نظامی
17	پیش لفظ :	پروفیسور داکٹر محمد یونس قادری
19	مقدمہ :	سید محمد سبطین رضا گیلانی
29	تصحیح متن :	پروفیسور داکٹر رضیہ سلطانی

صفحہ

عنوان

باب

34	اول :	در احوال مخدوم شیخ سید محمد غوث بندگی لکھنوی الحسینی البیلانیؒ
48	دوم :	شیخ سید عبدالقادر ثانی بن شیخ سید محمد غوث بندگیؒ
67	سوم :	شیخ سید عبدالرزاق بن مخدوم سید عبدالقادر ثانیؒ
69	چہارم :	شیخ سید حامد جہان بخش بن شیخ سید عبدالرزاقؒ
89	پنجم :	شیخ سید موسیٰ پاک شہید بن شیخ سید حامد جہان بخشؒ
111		ضمائم، ماخذ و مراجع، عکس و تصاویر

## در مدح حضرت موسیٰ پاک شهید ملتانی

### رحمة اللہ علیہ

حضرت موسیٰ شهید حق نشان  
 پاک زاد و پاک باز پاک بین  
 طاعت و تقویٰ ز احکامات اوست  
 این کتاب از جملہ ارشادات اوست  
 نام پاکش ورد مردم کو بہ کو  
 مرکز عرفانیان در گاہ او  
 حضرت موسیٰ شهید حق نہاد  
 نسبت گیلان بہ ملتان خوش بداد  
 ”جامع الاقوال“ اقوال جزیل  
 رھروان راہ را روشن دلیل  
 با وجود جبر کافران مشربان  
 بر سر دربار اکبرے گفت اذان  
 برکہ قلب او ز عشق آباد شد  
 نامش از رنج فنا آزاد شد  
 این زقرآن است وی باید شنید  
 زندہ جاوید می باشد شهید!

عقیدت گزار

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسلم انصاری

ع اکبر، جلال الدین محمد اکبر پادشاہ ہند

## تعارف

جنوبی ایشیا میں تصوف اسلام کی تعلیمات کی ترویج و اشاعت میں مشائخ کے ملفوظات و مکتوبات نے ایک عظیم کردار ادا کیا ہے۔ اگر ملفوظ نگاری کی ابتداء شیخ نظام الدین اولیاء کے مجموعہ ملفوظات فوائد المرتبہ امیر حسن سجزی سے ہوئی تو مکتوبات نگاری کی ابتداء شیخ شرف الدین احمد بیگی امیری کی مکتوبات صدی سے ہوئی۔ بہت جلد ملفوظات و مکتوبات نگاری نے جنوبی ایشیا میں ایک مستقل فن کی صورت اختیار کر لی اور دہلی سے گلبرگہ تک اور منیر سے ملتان تک ملفوظات جمع کرنے کا ایک لانتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

مشائخ کرام نے مریدین کی اصلاح و تربیت کو بھی اہمیت دی۔ اس ضمن میں مشائخ کے فرائض کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے القول الجلیل کی تیسری فصل میں تفصیل سے بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ شیخ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مریدین کے عقائد درست کرے، توحید کا صحیح تصور اس کے دماغ میں بٹھائے، نبوت کے متعلق صحیح اعتقادات قائم کروائے۔ گناہوں کی تفصیل بتائے، کبار و ضماہ سے اجتناب کی تاکید کرے پھر ارکان اسلام کی پابندی کی ہدایت کرے اور ضرورت معاش سے آگاہ کرے۔

اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو مشائخ سلف کے ملفوظات و ارشادات میں انہی اجمال کی تفصیل کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ ”جامع الاقوال والاسرار“ اسی سلسلہ طرائق کی ایک خوبصورت کڑی ہے۔

قابل مبارکباد ہیں پروفیسر رضیہ سلطانہ صاحبہ اور محب گرامی سید محمد سبطین رضا گیلانی دام اقبالہ جنہوں نے محنت و جانفشانی سے اس نعمت غیر مترقبہ کو اہل علم و صاحب دل حضرات کے حضور پیش کیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر فضیل احمد قادری

## تقریظ و تبریک

حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برصغیر کے ایسے جلیل القدر شیخ طریقت ہیں جنہیں ان کے جمال ظاہر و باطن، کمال اخلاق و کردار اور اعلائے کلمۃ الحق کے وصفِ خاص کے حوالے سے ہمیشہ بے حد سراہا گیا ہے۔ ان کے اخلاقِ عالیہ اور اوصافِ حمیدہ نے ایک جہاں کو ان کا گرویدہ بنایا اور ان کی عظیم مرتبہ روحانی استعداد نے ان کے معاصرین میں مامور اکابرِ علم و فضل کو ان کا رطب اللسان اور فیض یافتہ بنایا۔ وہ ایسے عارفِ باصفا تھے جو توفیق الہی اور اپنی کرشماتی شخصیت کے کمالات کی بدولت محبوبِ خلاق بن جاتے ہیں، وہ مخلوق سے مستغنی ہوتے ہیں لیکن مخلوق ان کی ارادت و محبت سے بے نیاز نہیں رہ سکتی۔

جنوبی ایشیا میں غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا فیضانِ معرفت جن قادری اولیائے کامل کے توسط سے وسیع پیمانے پر عام ہوا اور مقامی تہذیب، ادب اور سماج کے رگ و پے تک رسوخ کر گیا۔ ان میں حضرت سید موسیٰ پاک شہید کی حیثیت بلاشبہ گلِ سرسبد کی سی ہے۔ ہماری عرفانیت کی تاریخ میں ان کا نام نامی ہمیشہ سعد ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ ان کے فیض یافتگان کی تعداد کثیر ہے اور ان کی کرامات حد تو اتر کی پہنچی ہوئی ہیں لیکن اس سب کچھ کے باوصف آج بھی سب سے زیادہ پرکشش اور سب سے زیادہ لائقِ محبت و احترام چیز ان کی صاحبِ جلال و جمال شخصیت ہی ہے اور ان کا مقدس نام ہے جو ہونٹوں پر آتے ہی دل و دماغ کو ایک ملکوتی سرور سے سرشار کر دیتا ہے اور فکر و احساس تادیر ایک رمز بھری مٹھاس کے تاثر میں ڈوبے رہتے ہیں۔

خٹہ پاکِ ملتان بھی کیسا سراپا برکت و سعادت دیا رہے جس کی آغوش میں دیگر اولیائے عظام کے ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ پاک جیسا گوہر گراں مایہ محو

استراحت ہے۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ ہمارا اجتماعی حافظہ جن ہستیوں کے نام گرامی کے ساتھ لفظ پاک کا لاحقہ استعمال کیے بغیر ان اسمائے مکرم کو نامکمل خیال کرتا ہے، ان کی تطہیر ظاہر و باطن کا کیا عالم ہوگا کہ خالق کائنات نے انہیں اس اجر عظیم سے سرفراز کیا ہے کہ لفظ پاک کو ان کے نام کا جُز و لا ینفک بنا دیا ہے۔

زیر نظر کتاب جامع الاقوال والاسرار انہی سید موصی پاک شہید گیلانی کے احوال و معارف اور فرمودات کا مجموعہ نفیس ہے جسے ضمنی طور پر ان کے خاوندہ عالیہ کا مستند تذکرہ جمیل کہنا بھی خلاف واقعات نہیں ہوگا۔ فارسی زبان میں یہ علمی و عرفانی کاوش حضرت سید سعد اللہ رضوی رحمۃ علیہ کے توسط سے ضبط تحریر میں آئی اور محترمہ ڈاکٹر رضیہ سلطانہ صاحبہ کو اس کی تدوین جدید کی سعادت حاصل ہوئی۔ مؤلف کی نثر برصغیر میں تخلیق ہونے والی فارسی نثر کا عمدہ نمونہ ہے اور اس میں جا بجا مقامی اثرات کی جھلکیاں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اس سادہ اور رواں فارسی نثر میں وفور ذوق و شوق اور فرط مودت و ارادت نے ایک اثر انگیز کیفیت پیدا کر رکھی ہے جو اہل نظر کو ہالہ محبت میں لے لیتی ہے۔

فاضل مصنف نے اس کتاب میں انشا پر دازانہ کمالات دکھانے سے عمدتاً اجتناب کیا ہے اور خود کو جو ہر عبارت آرائی کی دوزار کار نمائش سے بچایا ہے۔ کتاب کی نوعیت اور اس کا مطالب کا فطری نقاضا بھی یہی تھا کہ اسلوب تفضیح و تکلف سے محفوظ رہے۔ اس اسلوبی خصوصیت کی جتنی تحسین بھی کی جائے کم ہے۔

محترمہ ڈاکٹر رضیہ صاحبہ نے اس متن کی تدوین جدید میں بہت وقت نظر سے کام لیا ہے۔ ان کا پیش گفتار اس سرگزشت کی پردہ کشائی کرتا ہے جو آغاز کار سے اختتام تک ان پر گزری اور اس علمی و روحانی سفر میں انھیں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے حواشی و تعلیقات بھی بہت محنت سے لکھے ہیں جن کی وجہ سے کتاب کا علمی و تحقیقی اور افادی پہلو زیادہ

باثروت ہو گیا ہے۔ ارباب دانش سے مخفی نہیں کہ تدوین متن کتنا دشوار کام ہے۔ باعث مسرت ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ اس کٹھن فریضے کی انجام دہی میں سر خر و پٹھری ہیں کتاب میں شامل کرنے کے لیے ضمیمہ جات کا انتخاب بھی بہت عمدہ ہے۔ ان ضامّ نے متن کی وقعت، تفہیم اور افادیت میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔

میرے انتہائی قابل احترام دوست جناب سید محمد سبطین رضا گیلانی صاحب جو حضرت سید موسیٰ پاک شہید کی اولاد میں سے ہیں اور بہت علم دوست اور دوست نواز شخصیت ہیں، ہم سب کی دلی شکرے کے مستحق ہیں۔ اگر ان کی خواہش اور مسلسل کوشش شامل حال نہ ہو تی تو آج ہم اس گنجینہ تصوف و عرفان سے بہرہ یاب نہ ہو رہے ہوتے۔ میں ذاتی طور پر بھی ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ازراہ لطف و کرم اس کتاب کی تدوین جدید سے اشاعت تک کے مختلف مراحل میں مجھے بھی ساتھ رکھا، کچھ علمی خدمت کا موقع فراہم کر کے اس عقیدت کے اظہار کا راستہ ہموار کیا جو مجھے حضرت سید موسیٰ پاک شہید کی ذات بابرکات اور ان کے عظیم خاندان سے ہے۔

میری دعا ہے کہ خانوادہ حضرت موسیٰ پاک کی طرف سے علم و تحقیق میں یہ دل چسپی اور اہل قلم کی یہ سرپرستی نہ صرف بحال رہے بلکہ روز افزوں ہو اور اس کتاب اور دیگر منابع کی روشنی میں اس خاندان کی دینی، روحانی، علمی اور سماجی خدمات کے تحقیقی جائزے اور اشاعت کا عمل جاری رہے۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی ☆

☆ پرنسپل اور ریٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور

## پیش لفظ

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحکیم۔

منت پروردگار را۔ تمت کلمته وعمت آلاؤه۔ بر نعمت ایجاد و امدادی که در مبدأ و معاد بر بندگان افاضه فرمود۔ همچنین شکر و امتنان تحفه حیات به روح مطهر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم که از خلائق سرور و سروران ملک و بشر است و علی جمیع اصحابه و تابعین و تبع تابعین او و سایر علماء و صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اذا بعد چنانکه بر ادوی الالباب و اصحاب البصار که زمره اهل خبرت و اعتبارند محقق و مقرر است که موثرترین حالات و افضل ترین عبادات مصاحبت اهل کمال و مجالست با مقربان درگاه ذوالجلال است زیرا که به مشاهده استقامت احوال ایشان سالک را همتی دست دهد که اعبای عبادت و مشاقق ریاضت را که لازمه سلوک این طریق است تحمل کند و به معاینه جمال ایشان نوری برای قلبش اکتساب نماید و به وسیله آن ظلمت ریب و ارتباب که علّت بُعد و حجاب است رهایی یابد، و اگر فرضاً وی فاقد استعداد استفاده از این صحبت و قابلیت استفاضه از آن نعمت باشد که مورث تاثیر صحبت و فائده محاذات در خود ببیند، باز هم به قیاس و تدلال بر وجود لذت و استکمال که مخصوص ارباب حال و قسمی از ولایت محسوب است، محروم نمی ماند۔

کتاب مبارکه حاضر موسوم به جامع الاقوال والاسرار تصنیف منیف به صاحب تیسیر الشاغلین حضرت جمال الحقیقه شیخ الکل حافظ سید ابوالحسن محمد جمال الدین موسی پاک شهید گیلانی مبتنی است بر اقتباسی از بحر السرائر فی مناقب سید عبدالقادر و خوارق الغوشیه فی سلسله الحسنیه و الجلیلیه تالیف ابن سید سعد اللہ رضوی قادری ملتانی و به بنیانگذار سلسله قادریه حضرت شیخ عبدالقادر الحسنی و الحسینی البجیلانی البغدادی می رسد۔

جامع الاقوال والاسرار مجموعہ ایست از عجایب اخبار و آثار وغریب حقایق و اسرار از علما و صلحائی کہ در ازمنہ خود و بعد بہ ستمت امتیاز موسوم و بہ صفت اشتہار معلوم بوده اند، خصوصاً از بزرگان سلسلہ قادریہ از مخدوم الاولیا قطب العالم شیخ محمد غوث بندگی (۸۳۳-۹۲۳ ہجری) گرفتہ تا غوث الاسلام شیخ موسی پاک شہید (۹۵۲-۱۰۱۰ ہجری) مزبور، کہ زمان صلاح و تقوی و ورع و دیانت و صیانت بودہ و بسیاری از اکابر و علما از اطراف و اکناف عالم از عرب و عجم در آن روزگار تشریف آورده در دارالامان ملتان توطن گزیدند۔ نویسنده در معرفی و تعریف و توصیف افراد شامل در این کتاب از روش مبالغہ بر حذر بودہ ولی در عین حال از تصنیفات و تالیفات و مکاتیب و رسائل در معاملات طریقت و مکاشفات حقیقت یا در وعظ و نصیحت و ارشاد و تربیت کہ از ہر کدامشان بہ نظر رسیدہ از ذکر مختصر آن دقیقہ ای فرو نگذاشتہ است۔ برای مرتب مجموعہ حاضر مزید موفقیت و طول عمر از خداوند متعال مسالت دارم۔ بمنہ و کرمہ۔

پروفیسر داکتر محمد یونس قادری ☆

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ

☆ خلیفہ پیر محمد شرف الدین نقشبندی قادری چشتی و استاد دانشگاه علما، کراچی، پاکستان

## مقدمہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوة والسلام على حبيبنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه ومن والاه

اسلام کے فیوض و برکات جنوبی ایشیا میں پہلی صدی ہجری کے آخر سے پھیلنے شروع ہو گئے جہاں صاحبان علم و عرفان نے انسانیت کی تہذیب کے لئے محبت و اخوت، امن و سلامتی اور رواداری و برداشت کے رویوں کو فروغ دیا وہاں سلاسل تصوف نے انہیں استحکام عطا کیا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ انہی درخشندہ روایات کا امین ہے۔

حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی کے فیوض و برکات جنوبی ایشیا میں پہلے پہل سلسلہ سہروردیہ کے توسط سے پہنچے۔ سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں نے بھی گلہائے عقیدت نذر کیں بلکہ چند بزرگ براہ راست سلسلہ قادریہ سے بھی وابستہ ہوئے۔

جنوبی ایشیا میں نویں صدی ہجری میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو حقیقی فروغ خانوادہ غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی کے فرزند عظیم و سجادہ راستین حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ کی ذات والاصفات سے ملا ہے۔

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی حلب سے ملتان آئے اور پھر اوج شریف کو مرکز رشد و ہدایت بنایا۔ اخبار الاخبار میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم محمد غوث بندگی صاحب علوم معقول و منقول تھے اور ظاہری و باطنی فیوض آپ کی ذات سے جاری تھے۔ کمالات کا یہ عالم تھا کہ خزینہ الاصفیاء کے مطابق، حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کے وجود مسعود سے سلسلہ قادریہ ہندوستان میں پھیلا۔ مخدوم غوث بندگی کا عرفانی غزلیات اور ترجیعات پر مشتمل دیوان قادری کافی مشہور ہے۔

تبرکاً

ماہبلبل بوستان قدسیم      شہباز سفید دوست نسیم

دیوان قادری کے ضمن میں تفصیل ضمیمہ الف میں دی جا رہی ہے

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کا عقد اوج کے اولین بزرگ حضرت سید صفی الدین حقانی نقوی گزرونی رحمۃ اللہ علیہ کے تیرہویں سجادہ نشین حضرت سید ابوالفتح حسینی نقوی کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سے ہوا جن کے بطن اطہر سے حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی پیدا ہوئے آپ حقیقی وارث کمالات غوثیہ تھے۔

ملتان میں حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی کی مسند ارشاد کے سجادہ راستین اُن کے پڑپوتے حضرت شیخ الگل موہلی پاک شہید گیلانی ہوئے۔ والد ماجد شیخ حامد جہاں بخش کی تعلیم و تربیت کی بدولت ابوالحسن جمال الدین کے لقب سے مخاطب ہوئے اور والد مکرم نے کمال شفقت سے اپنی حیات ہی میں اپنا جانشین اور سلسلہ عالیہ قادریہ کا سجادہ راستین مقرر کر دیا۔ اس لیے تو شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنے مرشد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

”در خَلْقِ وَخُلُقِ وَارِثِ حَضْرَتِ نَبَوِیِّ اسْتِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ“

روحانی اعتبار سے مدینۃ السادات اوج شریف اور مدینۃ الاولیاء ملتان، یک جان و

دو جسم ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کیا خوب کہا ہے کہ

آن نور کہ از مشرق جیلان تا یب

بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید

ز و مشرق و مغرب شدہ روشن اخر

از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

درج بالا اشعار کا عکس ہمیں جامع الاقوال والاسرار میں ملتا ہے۔ لہذا کتاب ہذا جامع

الاقوال والاسرار کی تہذیب میں بحر السرائر قلمی کے اقتباسات کو تعلیقات میں شامل کر کے سادات

گیلانی کا بغداد سے حلب، حلب سے اوج اور اوج سے ملتان کے، اس روحانی رشد و ہدایت کے نورانی سفر کی جلوہ نمائی کی گئی ہے جس سے ابتداءً یہ دونوں نادر روزگار کتب محفوظ ہو گئی ہیں۔

جامع الاقوال والاسرار کی ہماری یہ کاوش نویں و دسویں صدی ہجری کے ملفوظات گیلانیہ کا احیائے جدید ہے۔ کیونکہ نسخہ خطی فارسی جو کہ مخدوم محمد غوث ثنائی گیلانی کے عہد سجادگی میں گیارہویں صدی ہجری کے آخر میں لکھا گیا تھا کا فقط ایک ہی یہ موجود دستیاب نسخہ ہے جو کہ خط نستعلیق میں 6 رمضان المبارک 1291ھ کو کاتب خلیفہ محمد امین المعروف خلیفہ جاروب کش روضہ مطہرہ جناب موسیٰ پاک شہید قدس اللہ سرہ العزیز بہ پاس خاطر سید جندو اشاہ خلیفہ سید محمد شاہ بن مخدوم سید جمال الدین شاہ گیلانی الملقب مخدوم شیخ عبدالقادر چہارم نے لکھا۔

زیر نظر کتاب مناقب غوثیہ پر حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید قدس سرہ کی تالیف لطیف جامع الاقوال والاسرار سے حضرت مخدوم سید محمد غوث بنگدی اوچی (م 923ھ) سے حضرت سید موسیٰ پاک شہید ملتانی (م 1010ھ) تک کے بزرگان سادات کرام کے احوال، معارف و فرمودات سے متعلقہ روایات کے ذکر جمیل کو سید سعد اللہ رضوی قادری نے بحر السرائر کے گلدستہ میں سجاتے ہوئے منقول کی ہیں جو کہ صفحات 154 سے 196 پر مشتمل ہے۔ ان میں حضرت مخدوم سید محمد غوث بنگدی، مخدوم سید عبدالقادر ثنائی، مخدوم سید عبدالرزاق اور مخدوم سید حامد جہاں بخش گیلانی تک کہ احوال کی روایات کو حضرت موسیٰ پاک شہید نے بیان کی ہیں جبکہ احوال موسیٰ پاک شہید کے ضمن میں روایات ان کے صاحبزادے مخدوم سید حامد گنج بخش ثنائی نے جو اپنے والد ماجد سید موسیٰ پاک شہید سے سنے منقول کی گئی ہیں اور کچھ روایات شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے بھی بیان کی گئی ہیں۔ انہی بزرگ ہستیوں سے جنوبی ایشیا میں تاریخ مشائخ چشت کے مطابق سلسلہ عالیہ قادریہ کو فروغ ملا۔ یہ احوال و آثار مشائخ گیلانی اوج و ملتان کے حوالے سے مستند تذکرہ ہے اور جامع الاقوال کے نام سے مشہور ہے۔

تبرکاً

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کے جمال وراثت کے علمی و روحانی مقام کا یہ عالم تھا کہ جامع الاقوال میں لکھا ہے:

”ایک دفعہ بادشاہ عصر نے کسی مسئلہ کے لیے مجلس مباحثہ منعقد کرائی۔ علمایا ظاہر نے بیچ در بیچ سوال حضرت مخدوم سید غوث بندگی کو پیش کیے۔ ایک سوال کے ضمن میں آپ نے فرمایا اس کا جواب کل دوں گا تا کہ تشفی تمام ہو۔ اسی فکر میں رات کو حضرت مخدوم کی یقینہ و نوم کی درمیانی حالت تھی کہ آپ باب مدینۃ العلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت سے فیض یاب ہوئے اور ان کے لعاب دہن سے مستفیض ہوئے۔ اگلے دن اس مباحثہ میں حضرت مخدوم بندگی نے ایسی فصاحت و بلاغت سے استدلال قائم کیے کہ سب دنگ رہ گئے اور آپ کی عظمت و شان کے معترف ہو کر کہہ اٹھے کہ ”این معاملہ بعینہ نسبت وراثت است“

(مخطوطہ صفحہ 159 ب، 160 الف)

حضرت مخدوم محمد غوث بندگی (م 923ھ / 1517ء) کے جانشین حضرت شیخ عبدالقادر ثانی ہوئے۔ اخبار الاخبار میں لکھا ہے کہ آپ حضرت غوث الاعظم کے حقیقی وارث اور کمالات میں ان کے تابع تھے اس لیے مخدوم ثانی کہلاتے ہیں۔ آپ متوکل اور گوشہ نشین تھے۔ ایک دفعہ بادشاہ نے مخدوم ثانی کے تقدس و اتقاء کو پیش نظر کر کے اپنے دربار میں طلب کیا۔ آپ نے اس کے جواب میں یہ قطعہ بھیجا:

بہ ہیچ باب ازین باب روئے گشتن نیست  
ہر آنچہ بر سر مای رود مبارکباد  
کسی کہ خلعت سلطان عشق پوشید است  
بہ حلہ ہائی بہشتی کجا شود دلشاد

(ہم اس دروازے کو چھوڑ کر اور کسی دروازے پر نہیں جاسکتے، اس کے صلہ میں

ہمیں جو کچھ برداشت کرنا پڑے گا اسے خندہ پیشانی سے قبول کریں گے۔ جس نے عشق کی

بادشاہی کا لباس پہن لیا ہوا، اس کا دل بہشت کے بہترین لباسوں سے بھی خوش نہیں ہوتا۔)

یہ جواب مشابہ اس جواب کے ہے جو حضرت غوث صمدانی نے شاہ سنجر کو دیا تھا۔

(مخطوطہ صفحہ 164 الف)

حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی کی استقامت دین کمال کی تھی۔ جامع الاقوال میں

لکھا ہے کہ

”حضرت مخدوم ثانی کے عہد میں بہاء الدین برانچی نے ملتان میں آ کر  
مخدوم ثانی سے ملا۔ بادشاہ عصر بھی اس کا معتقد ہوا۔ لوگوں کی درخواست  
پر آپ اوج سے جمعہ کے روز ملتان کی جامع مسجد میں تشریف لائے  
جہاں پر بادشاہ بھی برانچی کی اظلال میں شامل تھا۔ حضرت مخدوم ثانی کے  
روحانی تصرف سے اس کا تدارک ہوا۔ شیخ حسام الدین فرماتے  
تھے: ”تقویٰ و استقامت دین و راہ ہدایت و ارشاد میں اس استقامت“،

(مخطوطہ صفحہ 165)

حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی (م 940ھ / 1533ء) کے جانشین آپ کے صاحبزادے

مخدوم شیخ سید عبدالرزاق ہوئے جو سفینۃ الاولیاء کے مطابق شیخ زمانہ اور عارف کامل تھے حاکم ناگور بھی

ارادت سے منسلک تھا۔ جامع الاقوال میں لکھا ہے کہ

”ناگور میں ایک دن مجلس آراستہ تھی شیخ عبدالرزاق فرمانے لگے کہ ”امروز بابا یم

بندگی مخدوم ثانی مرا آواز دادہ“ کہ والد ماجد مخدوم ثانی نے مجھے یاد فرمایا ہے اور تاکید اپنے

حضور میں طلب کیا ہے۔ دوسرے دن پھر فرمایا کہ رات کو دروازہ پر آ کر آواز دی کہ جلد آئیے۔

آپ حسب فرمان حضرت مخدوم ثانی روانہ ہوئے ملتان پہنچ کر عقدہ کھلا کہ حضرت مخدوم ثانی

بوقت ارتحال وصیت کر گئے تھے کہ صاحبزادہ عبدالرزاق چونکہ ناگور میں ہیں جس وقت اوج

پہنچیں، تو یہ خرچہ بھی ان کو پہنانا اور اجازت خلافت و نعمت مشیخت بھی انہی کے سپرد کرنا۔ چنانچہ

(مخطوطہ صفحہ 174 الف)

حسب الوصیت تعمیل کی گئی۔“

حضرت سید عبدالرزاق (م 942ھ / 1535ء) کے جانشین اُن کے فرزند حضرت سید حامد المعروف گنج بخش و جہاں بخش ہوئے جن کا تصرف وسیع تھا۔ تاریخ ملتان فریدی کے مطابق اُپ کی شہرت افغانستان سے بلخ و بخارا تک پہنچ چکی تھی۔ جامع الاقوال میں لکھا ہے:

”ایک دن حضرت داؤد بندگی کرمانی قادری کے دل میں خیال آیا کہ ایک طرف غوث عالم شیخ بہاء الدین زکریا سہروردی اور دوسری طرف قطب عالم شیخ فرید الدین گنج شکر چشتی ان کے درمیان میں کیسے گزاروں گا؟ اس کے جواب میں شیخ حامد جہاں بخش نے فرمایا:

”اُس طرف شیخ فرید اُس طرف شیخ بہاء الدین درمیان میں حضرت غوث الثقلین جو متصرف کُل ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار کی بندگی میں مشغول ہو جاؤ۔“

(مخطوطہ صفحہ 180 ب)

اور یہ کہ

”حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش تکلف پسند نہ تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ شب خوابی کے لباس میں تہجد سے فراغت حاصل کی تو اسی وقت خواجہ جہان یکے از وزرائے عالی تبار مع خلعت فاخرہ حاضر ہوا کہ بادشاہ وقت زیارت و دعا طلبی کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ مکان کی مناسب آراستگی کر کے یہ خلعت زیب بدن فرمائیں۔ حضرت مخدوم نے جواب دیا کہ بادشاہ مجازی کی ملاقات کے لیے وہ لباس جو موجود حقیقی کی عبادت سے مزین ہو چکا ہے نہیں بدلا جاسکتا۔ اسی لباس میں بادشاہ سے ملے اور فرمایا کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت اور تعجب آتا ہے کہ وہ مخلوق کے لئے اس طرح کے کارنامہ پیش کرتے ہیں کہ وہ مخلوق کے سامنے باعتبار ثابت ہوں۔ لیکن کار باخلاق است باخلق چہ کار۔“

(مخطوطہ صفحہ 183 ب، 184 الف)

حضرت مخدوم حامد نے 978ھ / 1571ء میں اوج میں وفات پائی اور آبائی خانقاہ

قادریہ اوج میں مدفون ہوئے۔ قدس سرہ العزیز

حضرت مخدوم سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید کی ولادت اوج شریف میں 952 ہجری میں ہوئی۔ والد ماجد مخدوم سید حامد گنج بخش و جہاں بخش نے حضرت سید موسیٰ پاک شہید کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور اپنی حیات میں ہی انہیں سلسلہ قادریہ کی جانشینی و سجادگی عنایت فرمائی۔ تعلیم و تربیت کا یہ عالم تھا کہ جامع الاقوال میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ پاک شہید فرماتے ہیں کہ

”میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص یہ آیت پڑھ رہا تھا: رب قد

آتیتنی من الملک و علمتني من تاویل الاحادیث

فاطر السموات والارض (سورۃ یوسف: آیت ۱۰۱)

اور یہ دُعا: اعود بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان و ہامۃ و من

کل عین لامة (بخاری کتاب الانبیاء)

(خدا یا تو نے مجھے کچھ ملک عطا کیا اور تاویل احادیث کا علم دیا تو فاطر ہے آسمانوں اور زمین کا۔ میں پناہ طلب کرتا ہوں خدا کے کامل کلمات کی شیطان ہر موذی جاندار ہر بد نظر اور بے لگام زبان کے شر سے۔)

میں نے خواب میں دیکھا اس کا تعلق میرے اسلاف کرام سے تھا۔ میں

جو بھی راہ سلوک میں دیکھتا اپنے والد صاحب کو بتلاتا۔ میں نے جب

یہ خواب والد صاحب کو بتلایا تو انہوں نے فرمایا: ”الحمد للہ تو مامور ہو گیا

ہے“ اس کے بعد حضرت نے میری سخت تربیت کا اہتمام کیا بیداری اور

نیند دونوں حالتوں میں اور میں نے اپنے آپ میں ایک زیادہ رشد پانے

کا احساس پایا اور مشاہدہ کیا۔“

(مخطوطہ صفحہ 192 ب، 193 الف)

حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنی زندگی کے آخری لمحات مخلوق خدا کی حفاظت کرتے

ہوئے 1010ھ / 1602ء میں شہادت پائی۔ حلقہ ارادت تاریخ ملتان ڈیٹان کے مطابق

ہندوستان سے افغانستان، ایران، توران، بلخ و بخارا تک وسیع تھا اور آپ کے خلفاء میں سے شیخ

عبدالحق محدث دہلوی، سید شیر علی شاہ شہیدی ملتان، میاں شیر کرم علی قادری سیالوی میرٹھس الدین بخاری کالپی اور شیخ محمد رشید جون پوری شامل ہیں جبکہ آپ کے فرزند رشید مخدوم سید حامد گنج بخش گیلانی ملتان سجادہ نشین ہوئے۔

منتخب النوار میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ پاک شہید کی جرات ایمانی کا یہ عالم تھا بوقت نماز دیوان خانہ خاص و عام میں اکبر بادشاہ کی موجودگی میں خود اذان دے کر باجماعت نماز ادا کرتے، اس لیے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے مرشد سید موسیٰ پاک شہید گیلانی کے بارے فرماتے ہیں کہ

ای دیدہ بیا لقای منظور بہ میں آں جہہ و آں جمال و آں نور بہ میں  
دروادی ایمن محبت بگذر ہم موسیٰ وہم درخت وہم طور بہ میں

جامع الاقوال والاسرار کے ذریعے جہاں حضرت موسیٰ پاک شہید اور ان کے خاندان کے احوال و آثار سے آگاہی ہوتی ہے وہاں ان کی تصنیف تیسیر الشاغلین میں حضوری، محبت اور تہذیب الاخلاق کا درس ملتا ہے۔ تبرکاً فرماتے ہیں۔

”محب صادق کو تو ہر لمحے ملاقات کی سعادت اور اپنے محبوب کی حمد و ثنا کی دولت حاصل رہتی ہے۔ اور ہر لحظہ اس کی حضوری میں سجدہ ریز رہتا ہے۔“

تیسیر الشاغلین کے ضمن میں تفصیل ”ضمیمہ - ب“ میں دی جا رہی ہے۔

دیوان قادری، جامع الاقوال اور تیسیر الشاغلین سے نویں اور دسویں صدی ہجری یا یوں کہیے پندرہویں اور سولہویں صدی عیسوی کے سیاسی و سماجی حالات اور روحانی و ثقافتی روایات سے آگاہی ہوتی ہے کہ خانوادہ سادات گیلانیہ قادریہ اوج شریف کا فیضان جنوبی ایشیا سے وسط ایشیا بلکہ مشرق بعید تک وسیع تھا۔ Dr. Annemarie Schimmel لکھتی ہیں کہ:

" It was in Uchh that the first missionaries of the Qadiriyya settled in the late fifteenth century; from there this order

spread into the Subcontinent, Where it soon gained a firm footing and was carried to Indonesia and Malaysia."

(Schimmel, Mystical Dimensions, P.354.)

نہایت ہی عجز و افتخار سے پروفیسر ڈاکٹر رضیہ سلطانہ صاحبہ کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ کٹھن کام اپنے ذمہ لیا اور علمی مراکز سے دور رہتے ہوئے بحر السرائر بالخصوص جامع الاقوال کی تدوین جدید تعلیقات کا فریضہ سرانجام دیا۔

میرا خصوصی ہدیہ سپاس پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی، پروفیسر ڈاکٹر ابرار عبدالسلام، پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس قادری اور پروفیسر احمد عباس کے لیے ہے کہ ان کا اس ضمن میں علمی تعاون ہمہ وقت میسر رہا۔

شکر گزار ہوں مفتی محمد امین سعیدی صاحب کا کہ انہوں نے عربی عبارت کی درستی فرمائی۔ جامع الاقوال کے بیشتر اقتباسات کا اردو ترجمہ مولانا منظور حسین مرتضوی فاضل شام نے کیا جو تذکرہ شیخ اکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی میں شامل ہے۔ لائق تحسین پروفیسر عامر حفیظ ملک ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ پاک شہید کے مرد درویش پر بزبان انگریزی سیر حاصل بحث کرتے ہوئے تیسیر الشعلین سے حضرت موسیٰ پاک شہید کے ارشادات کا انگریزی ترجمہ بھی کیا جو شامل اشاعت ہے۔

ممنون ہوں محترم محمد رمضان معینی تونسوی و سید غلام مصطفیٰ بخاری اور عزیزم طارق

مصطفیٰ و عبید الرحمن کے بھرپور علمی معاونت کا۔ فجز اہم اللہ خیر الجزاء

مقصد اشاعت

جامع الاقوال والاسرار کے فارسی خطوطہ کے تدوین جدید سے یہ سعادت حاصل کی گئی ہے کہ جنوبی ایشیا میں نویں اور دسویں صدی ہجری میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی پیشوائی کرنے والے مشائخ وچ و ملتان کے احوال و آثار کے اس اولین اور بنیادی ماخذ کی ریسرچ سکالرز کے

لیے رسائی آسان ہو جائے جس کی وسعت وسط ایشیا اور مشرق بعید کے ممالک تک پھیلی ہوئی تھی۔

میرا وجدان کہہ رہا ہے کہ جس طرح حضرت سیدی جدی و مرشدی شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی کی تصنیف منیف تیسیر الشاغلین کے اردو ترجمہ کی اشاعت کی کاوشوں پر رضا علی عابدی بی بی سی لندن نے لکھا تھا کہ ”اس کا وہ اجر امام عالی مقام حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے دربار سے پائیں گے“ اور آج جامع الاقوال کی تدوین جدید کی سعادتوں میں شامل احباب کے لیے میں انہی احساسات سے سرشار ہوں۔ سرکارِ غوثیت ماب قدس سرہ کا ارشاد ہے کہ

انا الحسنی والخیر مقامی      و اقدامی علی عنق الرجال  
و عبد القادر المشہور اسمی      و جدی صاحب العین الکمال

یقیناً یہ سعادت ہم سب کے لیے باعثِ رحمت و برکت ہے جس کے لیے ہم رب عزوجل کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔

طالب دعا

سید محمد سبطین رضا گیلانی ☆

☆ محمد سبطین رضا گیلانی بن پیر سید غلام مرتضیٰ گیلانی بن پیر سید محمد نواز شاہ گیلانی بن پیر سید علی شاہ گیلانی بن پیر سید غوث بخش شاہ گیلانی بن مخدوم سید صدر الدین اول گیلانی بن مخدوم سید جمال الدین شاہ گیلانی بن مخدوم سید دین محمد شاہ گیلانی بن مخدوم سید محمد غوث ثانی گیلانی بن سید محمد اسماعیل گیلانی بن مخدوم سید عبد القادر ثالث پان گیلانی بن مخدوم نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی بن مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی گیلانی بن حضرت شیخ الکل سید حافظ ابو الحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی اوچی شہر الملتانی، دربار عالیہ قادریہ حضرت پیران پیر ملتان، پاکستان۔

## تصحیح متن

در جنوب ایشیا مهم ترین ذریعہ نسب و حسب و تارتخ سادات گیلانی جامع الاقوال والاسرار منقول در بحر السرائر (نسخہ خطی فارسی) است کہ سید سعد اللہ رضوی قادری نوشتہ است۔ این کتاب اقدار صوفی گیلانی را در روابط معاشر با مردم، و بر معاشر اثرهای آنها را تمام می کند۔ در کتاب بر عظمت و کرامت و شوکت و جلالت و تصرف و معرفت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مباحثہ جامع شدہ است نیز تذکرہ اولاد پاک او و بخصوص آمدن سادات گیلانی از بغداد بہ حلب شہر شام و مملکت روم ایشیائی و از حلب بہ اوج شریف و از اوج شریف بہ ملتان و احوال تصرف روحانی آنها است۔ این ماخذ اولین و تذکرہ مستند سادات گیلانی اوج و ملتان است۔ در بحر السرائر نوشتہ:

"بدانکہ از ابتداء ذکر مخدوم الاولیاء قطب العالم شیخ محمد غوث (بندگی اوچی) الی غایت ذکر سلطان الشہداء بندگی غوث الاسلام ابی المحاسن شیخ موسی (پاک) شہید (ملتان) قدس سرہ محسبی کہ در جامع الاقوال والاسرار حضرت شیخ موسی (پاک) شہید بود ثبت کردہ اند۔ همان عبارت در قید تحریر در آمد۔ *لله الحمد علی ذلک*" (ص۔ ۱۹۶)۔

## روش متن

این نسخہ مشتمل بہ صفحات ۱۵۳ تا ۱۹۶ است کہ قطع آن ۱۲ در ۸ سانتی متر است، بہ خط نستعلیق نگاشته شدہ و در ہر صفحہ ۱۵ سطر است۔ این نسخہ خطی بزبان فارسی بہ مورخہ ششم رمضان المبارک ۱۲۹۱ ہجری نوشتہ شدہ است۔

در نوشتہ ہا اسم باب و فصل نویسی است ولی پاراگراف بندی رعایت نشده است، عنوان فصل ہا ذکر نشده است و جملات بہم پیوستہ اند و از علامات اختصاری استفادہ نشدہ

است۔ بجای علامات اختصاری ”و“ را بکار برده است۔ ”واو“ را ہم بسیار بکار برده است۔

### غلط ہای املائی

نویسیدہ برخی جاها حرکت گزاری را رعایت نکرده است و ہمین علت در خواندن و مرتب کردن جملات بہ یکدیگر با مشکل مواجه می شویم۔ نویسنده ہیچ اہمیتی بہ گزاشتن نقطہ نکرده است در برخی جاها بیش از حد زیاد نقطہ گزاشته و بعضی جا اصلاً نقطہ نگذاشته است و در بعضی جاها نقطہ ہای چند حرف را با ہم یک جا گزاشته است مثلاً زیر حرف ی دو تا نقطہ گزاشته است۔

### گ را ک می نویسید راء می نویسیدس راء می نویسید

بہ ہمین شکل تفاوتی بین س، ش، ص وض قائل نشده و گاہی نقطہ اضافی نیز میگزارد و ہم چنین ہیچ توجہی بہ کلمات نکرده است۔ مثلاً بی قرار را، بیقرار، بی نصیب را، بینصیب، زیراکہ را، زیرانکہ، ہیچ را ہیچ، می نویسید۔

مثلاً ہمین طور لفظ ہای دیگر ہم بسیار اندکہ ایجا نشان میدہیم۔

در نسخہ	تصحیح شدہ	در نسخہ	تصحیح شدہ
ہیچ	ہیچ	باہنقول	باہنقول
نمر پنی	نمی بینی	سپت	سپت
صپانرا	صبیان را	جنگی	جنگی
حققتعہ	حق تعالی	امیعنے لا	این معنی را
ہمون	ہمان	از چہان	از این جہان
ہدراں	ہم در آن	اچجانہ	این جماعت
چنکہ	چنان کہ	کاو	کہ او
بعو	بود	در آن ساعت	در آن ساعت

پسرست	پسری است	اوشان	ایشان
جانکه	جای که	همبران	هم برآن
انجز	این خبر	ایهمنه	این همه
چز	چیز	سیوم	سوم
بیکه‌ء	به یک پای	واب	و آب
رونداد	روی داد	بایخال	به این حال
مایان	ما	امحمد	ای محمد
دریکوادی	در یک وادی	آندرویش	آن درویش
بدینمقصد	بدین مقصد	مجرلسبت	مجر است

بعضی جاها کلمات را کاملاً تغییر داده است - مثلاً البنا را النبا نوشته است بعضی جاها سه تا کلمه را سرهم نوشته است - به علت تمام مشکلات در خواندن جملات با مشکل روبرو شدم ولی باز هم نهایت کوشش را به کار بستم که جملات را صحیح بنویسم که در زیر به آنها اشاره میکنم -

### تصحیح

- ۱- تمام جملات متن را طبق رسم الخط راجح نوشتم و برای درک صحیح مفهوم جملات آنها را اعراب گذاری کردم -
- ۲- اصطلاحات و کلماتی که به نظر من مشکل می آمدند معادل آنها را به فارسی پیدا کردم -
- ۳- کلماتی که در متن غلط نوشته شده بود آنها را تصحیح کردم -
- ۴- هر جا که آیات قرآنی ذکر شده اند نام سوره و شماره و شماره آیه را ذکر کردم -
- ۵- در کتاب در مورد افراد ذکر شده نیز در تعلیقات توضیح مختصری داده شده است -

۶- در نسخه اصلی اشعار واضح و روشن نوشته نشده است بلکه مثل نثر نوشته است من اشعار را مشخص کرده و نوشته ام۔

### هدف تحقیق

باصحیح ترین نسخه خطی جامع الاقوال والاسرار فرصت و سعادت بدست آورده شد تا محققان پژوهشگران به اولین منبع و ماخذ در باره احوال و آثار مشائخ بزرگان گیلانیان قرن نهم و دهم اویچ و ملتان که سلسله عالیہ قادریہ را ادامه دادند، برسند، وسعت و پهنای این به کشورهای آسیای میانه و کشورهای شرق بعید رسیده بود۔

پروفیسور دکتر رضیہ سلطانہ ☆

☆ پرنسپل گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج، لیہ، پاکستان

آن نور کہ از مشرق جیلان تایید  
 بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید  
 زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر  
 از اوجہ و ملتان ہمہ گشت است پدید  
 (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

وہ نور جو جیلان کے افق سے پھوٹا، جس نے دنیا اور لوگوں کو منور کر دیا،  
 اس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے، اوج اور ملتان سے اسی کا ظہور ہوا

*The Light That Sprung from Jilan's Horizon  
 The people and the world do get brighten  
 To East and West the Shine goes  
 From Uch and Multan it rose*

## باب اول

## در احوال مخدوم شیخ سید محمد غوث بندگی

الحسنی الحسینی الجیلانی علیه السلام

بحر عرفان ولایت گنجینه اسرارِ هدایت سلطان العارفين قدوة  
 السالکين قطب اولياء غوث الانقياء بندگی مخدوم المشائخ شیخ محمد غوث  
 الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی الخراسانی الیونانی الأچی که به هفت  
 واسطه آنحضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب شیخ محی الدین ابو محمد سید  
 عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی می رسند (1)

حضرت موسی پاک شهید تحریر کرده اند که

”شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر بن ابی صالح موسی جنگی دوست بن  
 عبدالله بن یحیی زاهد بن محمد بن داؤد بن موسی بن عبدالله بن موسی الجون بن سید  
 عبدالله محض بن حسن مثنی بن امام حسن بن علی ابن ابی طالب کرام الله وجهه ورضی الله  
 تعالی عنه - بدانکه ارباب تحقیق گفته اند که آنحضرت منسوب بجبل بکسر حیم و سکون الیا المئاة  
 تحتیه و آن شهری است و رای طبرستان و حیلان و گیلان و گیل گوئیند و بعضی از اهل تحقیق  
 برانند که وی منسوب است بجده خود که وی گیلانی الوطن بود و چون اسمی است از اسماً  
 اضداد هم برابيض اطلاق کنند - هم براسود و در اینجا مراد وجه ثانی است - جهت کثرت  
 استعمال موسی چون گندم گون بود - ازین جهت چون خوانند حضرت عبدالله محض بمعنی  
 خالص است از هر شیء ملقب بود باین نهب از جهت که پدر وی حسن سنبلی است بن امام حسن  
 بن علی کرم الله تعالی وجهه و مادر او فاطمه بنت امام حسین رضی الله تعالی عنهم پس نسبت وی  
 خالص و سالم بود از موالی و او را مُجلی نیز گوئیند بضم میم و تشدید اللام ، مشتق است  
 از جلال-“ (تیسیر الشاغلین، ص: ۱۰۱)

## سلسله نسب

چنانچه مذکور شد که بدین نمط شیخ محمد غوث بن شیخ شمس الدین محمد بن شیخ شاه میر بن شیخ علی بن شیخ مسعود بن شیخ احمد بن شیخ الانام ابو نصر صفی الدین عبدالسلام بن شیخ الشیوخ العالم شیخ عبدالوهاب بن قطب الاقطاب صاحب قدمی هذه علی رقبه کل ولی الله تعالی سید محی الدین ابومحمد شیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی صاحب عظمت و کرامت و شوکت و جلالت و کشف بودند و سطوتی ظاهر و عظمتی باهر داشت. جامع علوم معقول و منقول و حادی فضائل حسبی ونسبی و مجمع کمالات کسی ووهبی بودند.

سفر شیخ محمد غوث بندگی از حلب بطرف ملتان و اُج از ولایت روم (حلب) به خراسان تشریف برده و از آنجا به یونان رفته و از ولایت یونان در سنه هشتصد و شصت و چهار (۸۶۴هـ) در زمان سلطنت بسطان قطب الدین لنگاه که حاکم و والی ملک بود به ملتان شرف قدوم ارزانی داشته ببلده آنچه توطن فرمودند.

یک بار سیر اکثر معموره عالم بر قلم تجرید و نعت تقریدی تعلقی نمود. (۸۵۹هـ) ۲

مرتباً دوم باخیل و حشم بسیار و توابع و لواحق بی شمار درین دیار شرف اقامت و توطن ارزانی کردند (۸۶۴هـ).

بادشاه وقت در حلقه ارادت درآمده غایت بندگی و اخلاص را به ملازمان آنحضرت مرعی داشت. دیار ملتان و آنچه در آن زمان محط رجال افاضل و علماء و اکابر بود. حضرتش بمقتضای عزت ذاتی و علو فطرتی از همه قصب السبق درر بود و بر مسند امتیاز و انفراد جاداشت.

س شاه قادری پیر شیخ پاک باخیر آمد بزرگ دستگیر

۸۳۳ ۸۳۳ ۸۵۹ ۹۲۳ هـ

تولد و ورود و وفات ازین بیت پیدا گردد

## مباحثه علم

نقل است از شیخ الشیوخ عبدالقادر ثانی و اخوه و سید حسن ابتهای آنحضرت وقتی در مجلس بادشاه عصر مباحثه علم بود و در میان علماء بود - و در آن مجلس مخدوم المشائخ قطب العالم شیخ محمد غوث قدس سره نیز تشریف داشتند - جمیع علماء بر الزام شیخ اتفاق نموده مقدمه علم در میان کردند مخدوم فرموده که جوابش فردا تشفی خواهد شد - چون مخدوم بمنزل خود آمده شب در خواب آن متوجه و متفکر بودند و هیچ وجه بر روی او نمی کشود که مستلزم الزام خصم باشد - درین میان شیخ بخواب رفت مابین النوم و یقظه حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه دیدند که می فرماید فرزند جوایی که در ذهین نیاید چرا وعده آنکس فردا نماید - دهان خود را بکشا، هم چنان کرد، لعاب مبارک از دهان خود بر آورده و بد دهان مخدوم العالم انداخت و فرمود برو جواب آن بگو - خدمتش بوعده در مجلس حاضر شد بعد مرتب انقضای شدن مجلس حضرتش در جواب آن وجهین فرمودند بعد از آن وجهی دیگر پس از آن وجهی دیگر - به چند وجوه جواب آن مقدمه فرمود و هر وجهی را دلیلی نمود که باعث حیرت حاضران شد - این معامله بعینه نسبت وراثت است بحضرت غوث الثقلین که وی فرموده رضی الله تعالی عنه ع (3)

ع شاه محمد غوث اُچی، سید والا صفات  
تخم دین حق را، او در زمین هند کاشت  
سلسله قادریه را چنان داده فروغ  
فیض روحانی، فشرده شد، از و درشش جهات

## جنگ بین سلطان حسین نگاه و بادشاه دهلی

نقل است از شیخ العالم مخدوم ثانی و سید حسن که سلطان بهلول افغان بادشاه دهلی به رفاقتِ فرزندِ خود که باریک شاه نام بود امرایان و خوانین خود را قریب نود هزار سوار بافیل بسیار بر سر سلطان حسین نگاه که بادشاه دیار ملتان بود فرستاد - در آن وقت جمعیت لشکر نگاه ده هزار سوار و بیست هزار پیاده بود - از شنیدنِ خبر کثرتِ افواجِ پادشاهِ دهلی وی را حالتی غریب و اضطرابی عجیب دست داد - ازین که وی را نسبت ارادت و بندگی بخدمت شیخ بود و اگر وقتی مهام صعب و مشکلی از امور دنیوی بروی وی می داد در خدمت شیخ می آمد و استشاره این معنی بخدمت حضرت شیخ می نمود - درین مرتبه نیز برای استفسار این معنی بخدمتش اظهار نمود - بعد مطارحه بنا بر ضرور قرار بر جنگ یافته سلطان حسین بادشاه از قلعه ملتان برآمده در جنگ گاه منزل گرفته افواج دهلی کوچ بکوچ پیش آمده تا آنکه مفاصله پنج و شش گروه را مجملی واقع شد - در شب آن روز که جنگ خواهد شد - حضرت شیخ واقع دید مشعر بر بشارت فتح کس خود را پیش بادشاه فرستاد که غمگین مباش که فردا ان شاء الله تعالی فتح تسر است - بادشاه برسیدن این بشارت پیاده در خدمت شیخ آمده استفسار صورت حال معروض نمود - حضرتش فرمود که بهمین وقت حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه بنده را بجمال خود مشرف ساخته و فرمودند که شما محمل شوید با عنان اسپان آن لشکر خواهیم گردانید - بادشاه را ازین بشارت یک قوت و یقین دست داد صبحی که جنگ شد یعنی چنان شد که بشارت بود - افواج افغانان بقدرت قادر به این کمال محاربه و مقاتله شدید رخ به هزیمت آوردند - فتح عظیم میسر شد بادشاه نگاه از سر نسبت اعتقاد و بندگی در خدمت شیخ زیارت شد -

## دیوانِ قادری

حضرت شیخ قدس سره را بعالمِ شعر نیز میلی بود - اکثر مناقبِ غوثِ اعظمِ نظم فرموده است - دیوانِ غزل نیز ترتیب داده قادری تخلص دارد و ترجیعات بزبانِ ذوق دارد

این چند بیت از آنجا است

رندیم و قلندریم و چالاک  
 مستیم و معربدیم و بی باک  
 جا میم و صراحییم و باده  
 دُر و صدفیم و بحر و خاشاک  
 والی ولایت شش و پنج  
 حامی بلادفهم ادراک  
 مجموعهٔ راز عالمِ دل  
 منسو به کشای سر لولاک  
 بگذشته زخویش بی کدورت  
 بگذشته ز عرش جوهرِ خاک  
 آئینه هست باغل و غش  
 صافی دل و پاک روی و شکاک  
 گر صاف شوی و پاک دائم  
 میگوئی چو قادری توماناک  
 ما بلبل بوستانِ قدسیم  
 شهباز سفید دوست انسیم

بیتِ اخیر تلمیح بوراثت نسبت شاهبازیت از حضرت غوث رحمته اللہ علیہ که آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ را نیز باز اشهب خوانند که جمیع اولیاء عصر بر آن گواهی دادند - که در قصیده قطیبه فرموداند (شعر)

انا بلبل الافراح املاء دو حها  
 طرباً و فی العلیاء باز اشهب

## وفات

عمر شریف ایشان نود سال بود و در زمان سلطان حسین لنگاه هفتم شهر رجب وقت نیم روز از دنیا برفت. (7 رجب المرجب 923هـ)

## اولاد شیخ مخدوم بندگی

حضرت ایشان را چهار پسر بودند و هر چهار یک از مادر. اسماء همایون ایشان، شیخ عبدالقادر که ایشان را مخدوم ثانی گویند و سید عبدالله و سید مبارک و سید حسن نورانی.

سید عبدالله ربانی بن مخدوم بندگی رحمته الله

در فضیلت و شجاعت و لطافت طبع در زمان خود ثانی نداشت. گویند که حضرت مولانا ابوالحسن عبدالرحمن جامی قدس سره السامی باستماع خبر فضائل ایشان (شجره الانوار: والد ماجد مخدوم سید محمد غوث بندگی) بجانیش اشعار میفرستادند. و از ایشان یک پسر مانده سید اسماعیل که بفضائل کسبی و شغل باطنی موصوف بودند. و از ایشان دو خلف ماندند سید بهاء الدین و سید بدرالدین

اما سید بهاء الدین بفضائل ظاهر و باطن موصوف بود. گوشه فقیر و طریق انزواگمنامی شعار دارد و وی را جاذبه الهی شد و در حرمین شریف رفته و در مدینه شریف رسید. و از آنجا باز پس جمال با کمال حضرت بشیر ذریر صلی الله علیه و آله مشرف شده و بسیار از اکابر دین را در یافته.

و سید بدرالدین بکسب تجارت مقتضای سنت سنیه صرف اوقات میگردند (سید اسماعیل گیلانی محدث لاهوری صاحب شفاء الصدور، سید عبدالقادر شاه گدائی گیلانی صاحب کشف الاسرار و سید علی اصغر گیلانی صاحب شجره الانوار اولاد ایشان است)

سید مبارک حقانی بن مخدوم بندگی رحمته الله

سید مبارک عالی مقام و شجاع بود (از شیخ آغاز خاندان نوشاهی شد) و از وی خلفی مانده که نام ایشان سید میران گویند

سید میر میران: گویند بغایت مسن و متبرک بود وفات ایشان پانزدهم شهر صفر سنه ثلث و ثمانین و ثمان مائة و مدت عمر ایشان هفتاد سال بود۔

اولاد سید میر میران: از وی پنج خلف مانده سید علاء الدین و سید نظام الدین و سید حسن (سید غوث علی شاه قلندر گیلانی قادری پانی پتی اولاد ایشان است) و سید عبدالرحمن و سید رحمت اللہ۔

سید نظام الدین: به اکتساب علم ظاهر مشغول گشته و به اندک زمانه از علماء وقت خود فائق شد و ایشان همه در لاهور سکونت دارند۔

سید حسن نورانی بن مخدوم بندگی

فرزند چهارم حضرت شیخ الشیوخ شیخ محمد غوث قدس سره بود

بصغر سن از دنیا برفت و از وی خلفی نمانده۔

(مخطوطه صفحات 154 ب تا 155 الف، 159 ب تا 161 ب)

### تعلیقات

(1) سید سعد اللہ رضوی در ”بحر السرائر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ“ تحریر کرده اند که:

والد مکرم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

والد حضرت قطب الاقطاب و غوث الاغواث سلطان ابو محمد سید

محمی الدین شیخ عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ بلفظ جنگی دوست حق معروف و مشهور

شده اند۔ حسنی النسب و حنبلی المذهب جیلی و عجمی الوطن اند و وجه لقب

حضرت ایشان را در کتاب ”مناقب قادریه“ چنان آورده است که از پس که جنگ

حقیقی که قتال بنفس باشد بریاضت و محاسبه و مجاربه که خالصاً وجه اللہ تعالیٰ

برای اجرائ احکام شرع بحسب امر معروف بمردم هدایت میفرمودند از آن

بلقب جنگی شهرت یافتند۔ (مخطوطه صفحه 13 الف)

والده حضرت شيخ عبدالقادر جيلانى عليه السلام

والده حضرت غوث الاعظم ام الخير امته الجبار فاطمه بنت ابوعبدالله صومعي قدس سره را حظ وافر بود و از خير و صلاح و صومعي از اجله مشائخ و روساء زهاد جيلان بودند. احوال سينه و كرامات جميله داشت و ملاقات کرده اند بجماعت عظماء و مشائخ عجم. هر وقتي كه در غضب مي شد حق سبحانه براي وي زود انتقام مي كشيده و هر چه مي خواست حق تعالى هم چنان مي كرد. حسيني جفريست از نسب و حسب. (مخطوطه صفحه 15 ب)

در بيان خرقه قادريه

بدانكه آنحضرت خرقه شريف از دست امام رفيع المقام قاضي الزمان ابوسعيد المبارك بن علي المخرمي پيوشيد. و ايشان از شيخ ابو الحسن علي قرشي الهنكاري و ايشان از شيخ محمد طرطوسي و ايشان از شيخ ابو الفضل عبدالواحد عبدالعزيز التميمي و ايشان از شيخ ابوبكر شبلي و ايشان از شيخ المشائخ سيد الطائفة جنيد البغدادی و ايشان از خال خود سري سقطي و ايشان از شيخ المعروف كرخي و از اينجا دو واسطه شدند، يكي شيخ معروف اخذ خرقه از امام علي موسي رضا عليه سلام گرفتند و ايشان از امام موسي كاظم و ايشان از امام جعفر صادق و ايشان از امام محمد باقر و ايشان از امام علي زين العابدين و ايشان از حضرت امام حسين شهيد و ايشان از امير المومنين علي كرم الله وجهه و ايشان از سرور انبياء عليه الصلوة والسلام. و واسطه دوم حضرت شيخ معروف تلقين از داؤد طايء گرفتند و ايشان از شيخ حبيب عجمي ايشان از حسن بصري و ايشان از امير المومنين علي كرم الله وجهه. و از حضرت امام جعفر صادق نيز دو واسطه ميشوند يكي واسطه مسطور مدكور شد كه خرقه از والد خود گرفتند. و واسطه دوم آنست كه حضرت امام جعفر صادق تلقين از پدر مادر خود كه شيخ ابوالقاسم بن محمد بن ابي بكر صديق رضي الله عنه باشد گرفتند و شيخ ابوالقاسم از سلمان فارس و ايشان از حضرت ابابكر الصديق رضي الله عنه و اين قول شيخ ابوطالب مكي است. و هم شيخ جنيد را خرقه از حضرت جعفر جداو بود و ايشان را از شيخ

ابی عمر وایشانرا از شیخ شفیق بلخی وایشانرا از سلطان ابراهیم بن ادهم وایشان را از دو جانمیت رسید - یکی از فضل عیاض و دوم از ابی موسی بن یزید و ابی موسی را از حضرت خواجه اویس قرنی وایشانرا از دو جانمیت رسید یکی از حضرت عمر دوم از حضرت علی رضوان الله علیهم اجمعین ایشان از سرور انبیاء علیه الصلوٰة والسلام - (مخطوطه صفحه 25 ب 26 الف)

فقه شیخ عبدالقادر جیلانی

آنحضرت در مذهب فقه احمد حنبل بودند از این جهت حنبلی گویند و فتوی بر قول شافعی و احمد می دادند - و اکثر می بود که عمل فتوی بر روایات حنفی و مالکی میکردند ازین ممر شافعی و حنفی و مالکی نیز گویند - (مخطوطه صفحه 32 ب)

در مامور بودن آنحضرت بگفتن کلمه قدمی هذّه علی رقبه کل ولی الله تعالی

نقل است از شیخ ابو الفرح حسن ابن محمد بن احمد الرذیرت البصری رحمته الله که چون مامور شد حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسینی الحسینی الکیلانی الجیلانی بفرمودن قدمی هذّه علی رقبه کل ولی الله - دیدم اولیاء مشرق و مغرب و جنوب و شمال را که همه گردن نهادند مگر یک فرد از زمین عجم پس گم شد حال او -

الله الله چه عظیم و چه رفع القدر است

غوٹ اعظم که جهان بندۀ فرمان وی است

(مخطوطه صفحه 40 الف)

مسند ارشاد قادریه بغداد

جانشین شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سره

شیخ سید سیف الدین عبدالوهاب بن شیخ سید عبدالقادر جیلانی:

بعد از والد ماجد (شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سره) خود در مدرسه آنحضرت وعظ و حدیث و فتوی داده و ایشان بسیاری کس برآمده و بمرتبہ ولایت رسیده منهم الشریف ابو جعفر بن ابی القاسم لیب بن النفیس بن

ابی الکریم یحییٰ الحسینی البغدادی والشیخ ابو العباس احمد بن عبدالواسع بن امیر گاه بن شافع الجیلی وغیرهما اکثر من مائه الف منه ومن خلفاء واولاده ووفات کرد در بغداد۔ شب خامس وعشرین از شوال سنه ثلث وتسعين وخمسماته ودفن در روز شد بمقبره جلیله (حلبه بغداد) وولایت در شعبان سنه اثنی وعشرین وخمسماته رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اولاد شیخ سید عبدالوہاب بن شیخ سید عبدالقادر جیلانی:

حضرت ایشان را دو پسر ویک عاجزه بودند پسران صفی الدین عبدالسلام و ابو الفتح ضیاء الدین سلیمان دختر عائشہ نام۔

(مخطوطه بحر السرائر صفحه 158 ب، 159 الف)

اولاد صفی الدین عبدالسلام بن شیخ سید عبدالوہاب:

حضرت ایشان را دو فرزند ویک عاجزه بود اما فرزندان احمد و حسن و عاجزه فاطمہ نام داشت۔ اما فاطمہ از وی عقبی نما ند در عنفوان جوانی وفات کرد۔ (مخطوطه صفحه 154 الف)

### مسند ارشاد قادریہ حلب

سفر شیخ احمد بن صفی الدین عبدالسلام از بغداد بطرف حلب

شہر شام مملکت روم

ابو المسعود علم الدین سید احمد شیخ الشیوخ العالم بود، از بغداد بجانب روم بہ سیر رفتند۔ چون ولایت روم (حلب بدر شہر شام مملکت روم) غایت خوش مسکن است بحسب امر پدر جد خود کہ در یفضہ بوی بوی شدہ بود، در آنجا مسکنت گرفت و ثقہ از پدر خود و از حسن بن ابی العلابن علی عبداللہ وغیرہ کردہ و دروس اخی بود۔ صاحب علم و حلم ذی حال الفاخر والی ولایت عظمی و قطیبت کبری بود۔ خلف اعظم و ہایبہ و سجادہ اجل صفویہ ایشان بودند۔ بسیاری جماعت از دست حق پرست ایشان کہ ید اللہ فوق ایدیہم

شعر بر آنست برآمده و بیعت نمود۔ و در سنه ثمان و خمسين و خمسمائه تولد شده و وفات در سنه ثمين و سماعته کرد۔

اولاد شيخ سيد ابوالعباس احمد:

حضرت (احمد) ایشان را پسری بود مسعود نام و کنیتش ابو البركات و لقبش محی الدین که در وقت پیری تولد یافته بود۔ و سوائی یک پسر ابنا و بنات دیگر نداشتند و زوجه سید احمد قرشبه اسد الهاشمیه۔ (بحر السرائر مخطوطه صفحه 154 الف وب)

اولاد شيخ سيد مسعود:

شيخ الشيوخ سيد السادات والبركات محی الدین سید مسعود که پسر سید احمد است وی را عقی است از سید البهی الرضی الوفی ابو حسن ضیاء الدین سید علی اگر چه دو پسر دیگر داشتند اما از اینها اولاد و احقاد نیست۔ (مخطوطه صفحه 154 ب)

اولاد شيخ سيد علی:

سید علی را عقی است از سلطان المشائخ مخدوم الاولیاء ای محمد سراج الدین شیخ شاه میر۔

اولاد شيخ شاه میر و شيخ سيد شمس الدین:

ایشان (شاه میر) را پسر است اما محمد شمس الدین نصر محمد که پدر غوث العالم مخدوم جهان و جهانیان قطب الاولیاء مستغنی عن الدنس و اللوث ابی عبد الله سید شیخ محمد غوث (بندگی اُچی) است۔ (مخطوطه صفحه 154 ب)

## مسند ارشاد قادریہ اُچ و ملتان

(2) سفر شیخ محمد غوث بندگی از حلب بطرف ہند

ملتان آمد

"سید السادات منیع الفضل و الکمالات سید محمد الملقب بالغوث  
ابتداء از روم (حلب) بخراسان تشریف آورده و از انجا بملتان قدم فرموده و از  
ملتان بر قدم تجرید سیرا کثر بلاد نموده۔" (عین التصوف قلمی)

ورود اُچ

"اُچہ متبرکہ تشریف او آورده ماہ رمضان 859ھ روز جمعہ بود"

(شجرہ مطہرہ جیلانیہ قلمی)

اقامت لاہور

"در ایامی گذر مبارکش در بلده لہانور افتاد در محلہ کوفت گران  
اقامت فرموده۔ لباس خرقة در برد جماعہ چرم پوشان ہمراہ داشت چون قوم  
مذکور انوار صلاح و اطوار ولایت بر چہرہ شریف او مشاہدہ کردند ہمہ مرید  
شدند۔ از انجا عہ شیخے از کابل اسپان آورده بود چون برای نذر داروغہ بہ بازار  
اسپان برد او خرچ زیادہ از دستور از و طلبید مالک اسپان بخدمت سید اظہار  
ماجرای خود کرد و استدعا نمود کہ ہمراہ شدہ بداروغہ مذکور شفاعت نماید  
موجب التماس تشریف بردہ شفاعت کرد داروغہ از غرور حکومت کہ  
در سرداشت گفت ای فقیر ترا چہ می رسد کہ در کار دنیا دخل میکنی۔ مگر جبری  
رشوت گرفته ای امر موجب ملال خاطر شریف بہ مسکن خود آمدہ معتقدان  
خود فرمود کہ اسباب و اشیاء را در مساجد جمع کنید این محلہ را کہ جای  
سکونت آن ظالم ہم ہست آتش می گیرد۔ معتقدان اطاعت امر او نمودند در  
وقت معہود آتش در گرفت و آغاز از خانہ آن داروغہ نمود۔ بعد مشاہدہ  
اینکرامت آن متکبر باند امت بر خاست و بخدمتش برسید و بیائیش افتاد و  
معدرتہا نمود و توبہ کرد۔ بعد ازین آتش از اشتعال فرونشست چون اظہار این کر  
امت سبب اشتہار او شد۔ باقتضاء خاطر شریفش کہ مدام خواہان احتجاج و اخفا

بود از لاهور کوچ فرموده طرف خراسان تشریف برد چند مدت آنجا مانده باد بقصبه آنچه آمده سکونت گرفت۔“ (عین التصوف قلمی)

وروه به دهلی

”شیخ محمد غوث از لاهور پس دهلی و ناگور رفته بودند“

(تذکره مشائخ قادریه کلیم)

در کنز الانساب از فانی مطبوعه بمبئی نوشته

”سید محمد قادری وابنه سید عبدالقادر ثانی یکبار دهلی

آمده چندی اقامت کرده باز سوئے ملتان که وطن جدید شد۔ از بزرگان تشریف بردند۔“ (ص 200)۔

سکونت ناگور

”در ناگور سکونت ساخته چنانکه تا حال مسجدی از بنا ان حضرت (

مخدوم شیخ سید محمد غوث بندگی) هست و مجاوران جا دروغ کند و نسل هائی ایشان حتی مزار حضرت سیف الدین عبدالوهاب ساخته دعوی ولایت حضرت ایشان دارند۔“ (شجرة الانوار قلمی)

(3) سلسله عالیہ قادریہ

”سید محمد غوث گیلانی الحسنی الحلبی الاوچی قدس سره از اعظم

مشایخ و اکابر سادات حسنی است و درستی نسب و صحب حسب آیتی بود و جانشین و خلیفه صادق و اولاد پاک حضرت غوثیه اعظمیه قدس سره است۔۔۔ از وجود معدن جو دوی باب فیض خاندان قادریه برویی اهل هندوستان بکشاد“

(در خزینة الاصفیاء ص 115)

نامور خلفاء و ارادت مندان مخدوم بندگی

شیخ سید محمد قادری، شیخ غلام محمد قادری، شیخ اعلاء قادری،

سید میر بغدادی، مولانا عبدالقادر فقیر قادری، سلطان سکندر لودهی بادشاه هند، سلطان قطب الدین لنگاه و شاه حسین لنگاه حاکمان ملتان۔ (شریف التواریخ

جلد اول صفحه 850 تا 852)

## منابع

- \* پاکستان میں فارسی ادب، ۱/۲۳۸-۲۳۹؛ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، ۱/۹۸؛ تذکرہ شعرای پنجاب، ۲۹۰؛ ثمرات القدس من شجرات الانس، ۱۱۲۱-۱۱۲۲؛ خزینة الاصفیا، ۱/۱۱۵-۱۱۷؛ فہرست مشترک نسخہ های خطی فارسی پاکستان، ۳/۱۹۷۷؛ ۷/۲۲۷ع؛ فہرستوارہ کتابهای فارسی، ۲۲۸۵؛
- Dictionary of Indo-Persian Literature, 438; A History of Sufism in India , 2/57-58.
- \* (دانشنامہ ادب فارسی در شبہ قارہ، بخش سوم جلد چہارم، ص: ۲۰۲۰)
- \* بحر السرائر قلمی
- \* شجرۃ الانوار قلمی
- \* عین التصوف قلمی
- \* اخبار الاخبار ص ۵۰۱
- \* رود کوثر ص ۶۳، ۶۴
- \* بر صغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء، ص ۱۶۶
- \* تذکرہ شیخ الكل سيد موسى پاک شهيد گیلانی، ص ۲۶



www.musapakistan.com

## باب دوم

شیخ سید عبدالقادر ثانی بن شیخ سید محمد غوث بندگی رحمۃ اللہ علیہ

غوث المسلمین سرور متقین سر ذکر اولیاء مکین مخدوم المشائخ سید السادات بندگی حضرت سید ابی الفتوح نصیر الدین شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ الشیوخ العالم شیخ محمد غوث الاجی صاحب کرامات ظاهره و احوال باهره و مقامات علیہ و مناقب سنیہ و خوارق جمیلہ داشت۔ موصوف بود بکمالات ظاهره و باطن برهان ساطع داشت۔ ونوری لامع و حالی بآن جمال و کمال فوق الوهم و خیال بسیاری از عصات و کفار بمشاهده جمال و معائنه کمالش بسعادت توبه نصح می رسیدند و بشف اسلام مشرف می شدند۔

## ولایت

حضرت ایشان در ولایت وارث حقیقی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ است۔ در کمالات تابع آنحضرت و لهذا ایشان را ” شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گویند“ هر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ و آله و سلم ثانی نداشتند لیکن کدام درجه عالی تر از آن باشد که کسی ملقب باین لقب باشد۔

## والدہ حضرت مخدوم ثانی

نام والدہ حضرت مخدوم ثانی فاطمه بنت شیخ ابو الفتح از اولاد سید عبدالرحمن صفی الدین احسینی الگادرونی خواهر زاده شیخ ابواسحق گادرونی (شیراز، ایران) بود۔

حضرت شیخ سید صفی الدین گازرونی رحمۃ اللہ علیہ

بناء آنچه و عمارتش از سید صفی الدین مذکور شده است۔ (1) وقصه آبادانی او را چنین نقل میکنند که شیخ ابواسحق گادرونی بعد از عطاء نعمت خلافت سید صفی الدین حکم کرد که بروبر اشتر سوار شوهر جانب که آن اشتر رود تونیز برو۔ در آنجا که نشیند مقام سازد متوطن شو۔ چون به سرزمین آنچه رسید که تا حال آباد است شترش بنشست و برنخواست همان جا بحکم اشارت شیخ

خود متوجه کرد - شهر اُچه آبادان ساخت و زمین اُچه و صحرائ او حالتی و کیفیتی دارد که در زمینها هست - البته بوادى فراق و جاذبه می برد واز آن آبادانی که در زمان سابق داشت نمانده است - مقابر بزرگان است و اندک آبادان این است و شک نیست که برین تقدیر معنی و کیفیت آن بیابان و بیشتر خواهد بود - و این شیخ ابو الفتح جد مادری بندگی مخدوم ثانی بسے متبرک و عالی مقام بود - و در تسخیر جن احضار ایشان نیز ترفی داشتند -

ولادت

ولادت مخدوم ثانی در سنه اثنین و ستین و ثمان ماته سن شریفش هفتاد و هشت سال -

مشیخیت حضرت مخدوم ثانی

نقل است از شیخ عبدالرزاق بن الشیخ عبدالقادر ثانی که در عنفوان شباب حضرت مخدوم ثانی غایت تنعم و ترفه نمودی - باسباب عیش و طرب بسیار التفات فرمودی تا بحدی که بچند شتر به اسباب سازهای مغنیان و بالانش که مزامیر و غیره بهمراه ایشان می بردند - و در آخر کار و حال که بر مسند سجادی و مشیخیت و مقام تربیت نشستند اجتناب کلی از سماع و تعنی و قعود بر ایشان نمود و مریدان و طالبان را نیز از آن زجر و منع میفرمودند - و اگر احیاناً ازین باب چیزی استماع نمودی چندان بکاء و انزعاج ایشان را دست میداد که قریب به انزهاق روح میرسیدند - در ابتداء حالت جذبه او آن بود که روزی در بیابان اُچه شکار میکردند - ناگاه در اچی پدید و بازی که بدست مبارک داشتند بر دراج انداختند - و آن دراج بصورت عجیب و آواز غریب می نالید و فریاد و الحاح میکرد - درویشی در آن بیابان میگشت گفت سبحان الله روزی باشد که این جوان نیز از قلق محبت مولی تعالی همچون این دراج نالد و فریاد و الحاح و زاری کند - و چون نزدیک دراج رفتند از آن شنیدند که یا عبدالقادر ترا برای کشتن مایان نیافریده است - حضرتش را از شنیدن این سخن درویش و فصاحت لغت دراج حالتی دست داد - و دل آزماسوا برداشت و هم چنین روز بروز اسباب جذب و آثار شوق و انوار

محبت بر وی فائز و نازل میگشت. تا جملگی خاطر این جانب فارغ ساخته بمولی تعالی پیوست. - ایضاً از راوی مرقوم نقل است که -

عبدالقادر جیلانی رحمته اللہ علیہ مخدوم ثانی را پسر خود خواند

در حالت ابتداء جوانی در خدمت والد ماجد خود حضرت مخدوم ثانی نشسته بودند. چون از خدمتش برخاستند بعد از مروایشان مریدی رسید. و در خدمت والد ماجد حضرت ایشان قطعه چند از مخمل آورده بنظر گزارید. فرمود این را پیش عبدالقادر برید تا ابره پوستین سازد. حضرت مخدوم ثانی فرمود تا ازین مخمل برای سگان شکاری حله ها بسازند. این را در خدمت والد ماجد مخدوم ثانی عرض رسانیدند که آن مخمل را که برای ابره پوستین به سید عبدالقادر عنایت فرموده بودند. آنحضرت مخدوم ثانی آنرا به حله های سگان صرف نمود. حضرت شیخ ازین در غضب شد و آنحضرت مخدوم ثانی را بحضور خود طلید و عتاب آغاز کرد. هم در آن شب حضرت غوث الثقلین رحمته اللہ علیہ را در خواب دید که میفرمایند عبدالقادر فرزند من است تربیت او میکنم ترا فرزندان دیگر هستند تو آنها را تربیت کن ترا با عبدالقادر کاری نیست. ازین واقعه حالت جذبه و نسبت توبه او متوکل و مقرر شد. دست از جمیع مواد لذت و عیش باز داشت و همت بر انقطاع کلی برگماشت و آلات بشکست. و جانوران شکاری دور کرد و بسلوک طریق حق اشتغال فرمود.

منصب سجادگی حضرت مخدوم ثانی

چون بندگی مخدوم شیخ محمد غوث قدس سره رخت اقامت ازین سرای فانی بعالم باقی بردند. منصب سجادگی و مقام خلافت از میان برادران حضرت مخدوم ثانی متعین بود. لیکن سبب آنکه ترک ملازمت بادشاه نموده بود و برادرانش هنوز در سلک ملازمان انتظام داشتند. ازین رهگذر غباری بر چهره اخلاص بادشاه نسبت بخدمت نشسته بود. ایشان جمیع فرامین و اسانید موجب و وظائف را پیش او فرستادند و فرمود که ما را به اینها کاری و حاجتی نمانده است. به هر که میخواهید بسپارید. سالها هم برین حال میگذرانیدند و بهر

چه از دست اغیار و از شد آمد روزگار میر سیده صبر میفرمودند۔

حاکم ملتان را جوابِ بیباکانه

ایضاً زراوی مرقوم و از شیخ الخلفاء و عالی مطلق شیخ عبدالحق قدس سره نقل است که یکبار بادشاه عهد ایشان را پیش خود طلبید و نوشته فرستاد که اگر ایشان مجلس ما را بحضور فائض النور مشرف سازند عین سعادت و محض کرم خواهد بود۔ و باوجود ایشان گرا حد باشد که دعوی بزرگی نماید بهر چه از تقصیرات و تاخیرات در خدمت رفته باشد عفو فرموده متوجه این حدود شوند۔

آنحضرت مخدوم ثانی قدس سره در جواب نوشتند۔ رباعی

به هیچ باب ازین باب روی گشتن نیست  
هر آنچه بر سر ما می رود مبارکباد  
کسی که خلعت سلطان عشق پوشیده است  
به حله های بهشتی کجا شود دل شاد

و این واقعه مشابه حضرت غوث الاعظم است که سلطان سنجر ماضی آثار الله برهانه بخدمتش نوشته بود۔ و ولایت سیستان که ملک نیمروز است یقین لنگر خانقاه آنحضرت نموده شود و آنحضرت در خوابش نوشته بود که معروف و مشهور است۔

مصرعه: چون چتر سنجری رخ بختیم سیاه بادانی

(بعضی این حکایت را نسبت شیخ نجم الدین کبری قدس سره نیز نقل میکنند)۔ آخر بادشاه بسیاری نذد از نقود و اجناس و فرامین ماضی و حال با خود گرفته در خدمت حضرت مخدوم ثانی قدس سره شرف صحبت یافت و جمیع جرائم خود را از آنحضرت عفو کنانید۔

جلوه جمال مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم

نقل است که حضرت مخدوم ثانی را در ابتداء حال به اوراد و اعمال و عبادات ظاهره اشتغال بسیار بود، تا بحدی که تمام روز فرصت نمی شد که در روز قیلوله یا در شب بخواب روند۔ و اگر گاهی قیلوله یا شب خواب میرفتند زبان

مبارکش متکلم بود در خواندن اوراد و انگشتان دست حق پرست متحرک بودی۔ در حرکات عددی که در بیداری بدان تعداد شغل داشتند۔ در آخر چندان استغراق و شغل باطن غلبه کرد که بعد از ادای فرائض و سنن روایت جز مراقبه کار دیگر نبود۔ و بعد از ادای فجر تا اشراق در بحر مراقبه مستغرق می بودند۔ بعد از ادای اشراق تا چاشت و هم چنین ما بین جمیع اوقات نماز۔ و اندکی اگر قیلوله نمودی بر همان بویا که در خلوت مسجد افتاده بود واقع می شد۔ وقتها بودی که بنفس نفیس خود اقامت می فرمودند و امامت میکردند۔ وقتی برای نماز بامداد برخاسته بودند بمردم فریادها کردند و آوازها دادند تا سعادت می که در آن وقت روی نموده است در یابند، نارسیدن مردم آن دولت تمام شده بود۔ چون بعضی از ایشان بملازمت رسیدند فرمودند که همین ساعت حضرت عالمیان پناه بشیر و نذیر صلی الله علیه و آله بندۀ خود را بمشاهده جمال باکمال خود مشرف ساخته بودند۔ خواستم تا شمارا نیز فیض از آن برسد شما تقصیر کردید۔

### خاتمه فتنه بحر انجی ملحد

نقل است که شخصی بهاء الدین بحر انجی نام ملحدی بود که ابواب مکر استدراج بر روی او کشاده بود۔ از روی احکام شریعت و ادام طریقت بغایت دور افتاده۔ یکبار در ملتان ظهور کرد و طریقه اغواء و اضلال بنیاد نهاد۔ بعضی اکابر و علما بمشاهده بعضی استدراجات که از تادیب و تقریر او ملاحظه می نمودند شیخ حسام الدین متقی رحمة الله علیه که از ساکنان قصبه که نواحی ملتان بود در خدمت مخدوم ثانی عرض کرده فرستاد که در این جاملحدی پیدا شده است که دفع آواز واجبات دین است۔ لیکن چون بادشاه عصر بوی یک اعتقاد ظاهر ساخته است بدان جهت مردم درین امر تکاسل و تساهل می ورزند۔ اگر ایشان تشریف شریف آرند درین باب فکری شود۔ ایشان از آنچه روز جمعه به ملتان تشریف اعظم داشتند بادشاه و جمیع اکابر در مسجد جامع اجتماع داشتند۔ آن ملحد در آنجا در آمد حضرت مخدوم ثانی قدس سره وی را زجر و

نادیب نمودند - هر چند بادشاه و بعضی اکابر در مقام شفاعت ایستادند فائده نکرد - و آن ملحد را قدرت تصرف ظاهر و باطن و مجال دم زدن و سر بالا کردن نماند - جمیع عوام و خواص از این معنی متعجب و متحیر ماندند که این چه صلابت دین قوی است -

شیخ حسام الدین متقی

شیخ حسام الدین را بحضرت مخدوم ثانی قدس سره غایت اعتقاد و محبت و داد بود - بارها میفرمودند که تقوی و استقامت دین و راه هدایت - و ارشاد مبین این است که حضرت مخدوم ثانی دارند که غم خوارگی چندین کس میکنند - مستقیم اند در ارشاد و هدایت قطب وقت اند و مادر مؤنت چندین در مانده ام -

نظر تصرف در امیر افغان

از راویان مرقوم نقل است که روزی قوالی بخدمتش آمد - فرمود برو توبه کن و زُباب را بشکن و سر بتراش و درویش باش - قوال بی توفیق راهمت برین کار صورت نه بست - یکی از امراء افغانان حاضر بود این سخن دروی اثر کرد بروفت و سر بتراشید در ملازمتش آمد - آنحضرت دروی نظر تصرف فرمود از جمیع معاصی توبه کرده بنشست - هم در آن اثناء گریه بنیاد کرد و گفت که مرا برادری بود در گجرات حالامی بینم که جنازه او برآمده است و بدفن کردن می برند حق سبحانه و تعالی ببرکت نفس مبارکش چنین کشف بان هم در آن باو عطا فرمود -

حادثه طاعون

از شیخ العالم سید السادات سید ابی الفتوح فیض الله شیخ عبدالرزاق بن مخدوم ثانی قدس سرهما و غیرهم نقل است که یکبار دران دیار ملتان علت طاعون حادث گشت - کار بر خلق آن دیار تنگ شد و و بای عام در میان آمد - مردم از سیزه که در موضع وضو ساخته حضرت مخدوم ثانی رسته بود می بردند و می خوردند و پاره بر موضع خلت می مالیدند و شفامی یافتند -

## غیرت در کار

از راوی قدس سره مرقوم نقل است شخصی در ملازمت آنحضرت مخدوم ثانی آمد و از درد سر شکایت کرد. یکی از حاضران مجلس که محمدخان نام داشت و از قوم کنبوه بود - گفت و درویشی بود هر که پیش او بدرد سر می آمدی میگفت که سر خود را به دیوار بزن آن شخص سر خود را زدی در حال صحت می یافت. حضرت مخدوم ثانی قدس سره حالتی دست داد و غیرت در کار شد فرمود که محمدخان آن درویش خود می گفت و من می گویم به هر کسی که از شما است گوید کفایت است. محمدخان برخواست و به آن صاحب درد گفت که برو سر خود به دیوار بزن که صحت خواهی یافت. آن شخص آنچنان کرد حضرت مخدوم ثانی وی را منع کرد از و پرسیدند - گفت درد من برفت صحت یافتم. بعد از آن حضرت مخدوم ثانی قدس سره فرمودند که بعد ازین در مجلس ما کسی آمد که ازین سخن حرفی نکند که باعث کشف حال و افشاء کرد.

ایضاً منه قدس سره واز شیخ نورالحق نقل است که در راه یکی از سپاهیان بی سامان اسب وی افتاده بود که مجال چندین نداشت که راه پبای خود رود. آن سپاهی زین وی را گرفته و مایوس شده حیران و مضطرب ایستاده هیچ جانب راه روی نداشت - خدمتش ازین راه گذشتند و او را به این حال گرفتار دیدند - جانب اسب اشارت کرد بمجرد اشارت حضرت مخدوم ثانی اسب برجست - و چون چابک برخاست و آن سپاهی بر اسب سوار شد در ملازمتش روان شد.

## شفایابی

ایضاً منه قدس سره و من شیخ عبدالحق رحمة الله علیه نقل است که حضرت مخدوم ثانی قدس سره میفرمودند که در دست من خاصیتی نهاده اند که هر علتی و مرضی که برسد حق سبحانه و تعالی آنجا شفا می بخشد. و این خاصیت نیز نسبت وراثت حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه است - چنانچه اولیاء عصر آنحضرت غوث الاعظم فرموده اند الشیخ عبدالقادر الحسنی الجیلی یبری والا

کمه والا برص و يحيى المونى باذن الله تعالى - و از غرائب کشف و عجائب خوارق آنحضرت مخدوم ثانی است که یکبار در آنچه و دیار ملتان درد استخوان پهلو چندان پیدا شد که حدوث این درد و هلاک توأمان بودند و اصلاً تخلف در وقوع آن نی مردمی غیاث الدین نام پدر جهان خان نگاه که بخدمتش ارادت و اثق داشت از خلفاء رشید حضرت مخدوم ثانی قدس سره بود - بغایت تقوی و صلاح آراسته هر شب جمعه بشرف رویت حضرت سید کائنات صلی الله علیه و آله شدی مقدار یکدسته از نی پاره بوی داد فرمود این را بگیرد بفرزندم عبدالقادر قدس سره بده و بشاره ده ویرا که هر جا این نی پاره را برساند و هفت کرت چهار قل بخواند حق تعالی شفا آنجا پیدا آید و حضرت مخدوم ثانی قدس سره نیز درین معامله که آنحضرت صلی الله علیه و آله می فرمایند که شیخ غیاث الدین را امانتی سپرده ایم آنرا بستان و بکار بند پیش ازین که غیاث الدین در خدمت مخدوم ثانی قدس سره اظهار سازد فرمودند غیاث الدین امانت بمن ده و قبل از ظاهر کردن مخدوم ثانی این نعمت را مخدوم شیخ حامد که صاحب سجاده و جانشین حضرت مخدوم جهانیان قدس سره بود بهمین معنی در واقعہ مکاشفه شد صورت واقعہ چنین است که فرزند شیخ حامد مخدوم شیخ را جو بهمین مرض مبتلا بود و کاروی بجای رسیده بود که مردم از حیات او دست شسته بودند بنا بر رحمت و شفقت فرزندے که لازم پدریست مخدوم شیخ حامد متوجه روحانیت حضرت مخدوم جهانیان قدس سره شد در واقعہ عرض حال فرزند خود گفت مخدوم جهانیان فرمودند که علاج این مرض از سرور کائنات صلی الله علیه و آله بحضرت سید السادات شیخ عبد القادر ثانی تقویض شده است آنجا رود التجا ابن شغل بدوار مخدوم شیخ حامد بهما نوقف که پندار شد سوار گشته در خدمت حضرت مخدوم ثانی آمده صورت واقعہ خود را باز نمود حضرت مخدوم ثانی بر اسب سوار شده بر سر وقت شیخ را جور سیدند و بطرزی که بامور و محکوم بود بتقدیم رسانیدند بقدرت قادر هما نوقت از شیخ را جو آن در دوالم و بی شعوری که داشت رفع شد و هوشیاری در آمده بر خواسته در پائی حضرت مخدوم ثانی افتاد بوده چندان آثار و اسرار

ازین نی پاره در دیار ملتان بظهور آمد که از خیر تحریر و تقریر خارج است۔

### کثرت باران

ایضاً منہ قدس سرہ ومن شیخ نور الحق نقل است وقتی عبور حضرت مخدوم ثانی قدس سرہ از دیار ملتان جانب لاهور واقع شدہ لشکر خان نام کہ حاکم ملتان بود بجمیعت لشکر در خدمتش بود وموسم برسات بود سبب کثرت باران مردم سپاہی وغیرہ ایزاء بسیار می بردند وقتی لشکر خان مذکور صورۃ حال عجز راوی سامانی مردم بخدمت شیخ مخدوم ثانی کاغذ ومداد طلبیدہ وبروی چیزی نوشتہ فرمود کہ مردم را ندا کشید تا نزدیک این نوشتہ ہمدیگر یکجا شدہ راء وبقدرة قادر باکمال بدان اطراف وجوانبمی بارید ومرا این جماعۃ بی مراحت تشویش باران طی مفاوض می کردند تا نکہ بلاهور رسیدند

عداوت لشکر خان (حاکم ملتان) بہ جهان خان لنگاہ

از راوی قدس سرہ ومن الشیخ نور الحق نقل است کہ جهان خان نام لنگاہ بود وی را بالشکر خان کہ حاکم ملتان بود عداوت داشت ودر سلک اطاعت وی در نمی آید۔ وی را نسبتی ارادت و بندگی مخدوم ثانی آورد۔ صورت حال را عرض نمود و مسالت او در معرض قبول افتاد۔ و خادمی را جانب جهان خان مذکور فرستاد جمعی سرداران وی را در ملتان آورده مابین این دو کس التیام می داشتی فرمودہ۔ و بعد مرور ایام آن بی سعادت از کار قرار صلح برگردیدہ و بتقریبی از ملتان برکنار در یارفت و بجمیعت خود برگشت ہا نشست۔ بر سر جهانخان دوید میر حاجی نام کہ از خویشان وی بود در خدمت شیخ مخدوم ثانی آمد۔ و دستار خود را از سر خود انداختہ فریاد بر آورده کہ یا شیخا حضرت نزدیک ملتان آمدہ غافل نشسته لنگر خان بہ جماعت لشکر خود بر سر او میرفت۔ حضرت مخدوم ثانی را حالتی غریب روی داد وضو تجدید فرمود در خلوت در آمدہ در اندک فرصت از حجرہ بر آمدہ فرمود کہ میر حاجی غم مدار و خاطر خود جمع دار کہ از دست وی سلامت خواهد بر آمد و او شرمندہ و خجل برگشته می آید۔ آخر آن شد کہ چون نوارہ وی نزدیک منزل جهان خان رسید کم آب بہ نوارہ او پیش آمد و

در آن بسته شد- درین میان وی خبر دار شد بر گشتی های خود نشسته و مستعد گشته سلامت برآمده که گشتی های لنگر خان در کم آب بند بود شرمنده و خجل شده جانب ملتان برگشته- مردم را از شنیدن این چیز حیرتی روی داد که این چه تصرف است-

### حال حجامی توبه شکن

از شیخ الخلفاء عاشق مطلق شیخ عبدالحق نقل است حجامی هنانیت انابت و بیعت در حضرت ملازمت حضرت مخدوم ثانی قدس سره آمد- مخدوم ثانی وی را توبه از معاصی فرمود و مرید ساخت- وقتی در صحبت برادران و یاران که بخوردن شراب و مناهمی مرتکب بودند وی نیز موافقت نمود و توبه شکسته و در همان حال بخواب رفته- در خواب کرم های عظیم بروی ظاهر شدند و وی را میگزیدند و چون بیدار می شد اثر گزیدن و الیم آن در خود احساس میکرد- باز چون بخواب میرفت همان حالت بوی پیش می آمد تمام شب حال وی بدین منوال گذشت- چون روز شد در ملازمت حضرت مخدوم ثانی آمد و صورت حال عرض کرد مخدوم وی را از سر توبه فرمود بعد آن از آن تقریب امان یافت-

### گویاشدن عجوزه گنگ

از راوی مرقوم نقل است وقتی یک عجوزه را خدمت مخدوم ثانی آوردند و وی از ابتدای آوان طفولیت گنگ بود- صورت حال را بعرضش رسانیدند و الحاح بسیار نمودند- حضرت مخدوم ثانی چیزی بدست حق پرست داشت در دهان آن عجوزه نهاد و فرمود بفرمان خدا ناطق شو بقدره الله تعالی- آن عجوزه به همان وقت بزبان فصیح گویا شد مثلی که هرگز گنگ نبود هرگز این خاصیت نیز نسبت وراثت بحضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب رحمته الله است-

### اسلام حق و کفر باطل

از راوی مذکور نقل است که هندوی لنگ در خدمت مخدوم ثانی آمد التماس دعا کرد- و مخدوم ثانی فرمود بشرط اسلام که چون ازین مرض نجات یابی مسلمان شوی- وی گفت بشرط آنکه حضرت مخدوم ثانی هر چه بر ما خواند

مرا بشنوند. مخدوم ثانی فرمود خدا یا بحق اسلام که الاسلام حق و الکفر باطل این مرد را از این مرض شفا ده و خلاصی یابد. بمجرد فرمودن حضرت مخدوم ثانی او نیک شد و خلاص یافت. پس از آن او بی سعادت عرض کرد که برخصت حضرت شیخ مخدوم العالم از خانه شده بیایم و مسلمان شوم. دو هرا به زبان سندهی راس کرده آورد و بملازمت مخدوم ثانی عرض کرد.

چئو چهارن مؤمن این دهی حیدری

کنجی هتبه بنهان مومنه جهورا استری

حضرت مخدوم ثانی از شنیدن این دو هرا حالت غریب وانز عاجی عجیب روی نمود و آن هندو بخانه رفت و همچنان لنگ شد چنانچه بود.

رها شدن محمد خان از قطع دست

از مخدوم المشائخ سید السادات شیخ عبدالرزاق نقل است که محمد خان نام، مرید حضرت مخدوم ثانی بود. و بدست وی علتی حادث شد به جایی رسید که اتفاق اطبائی و ماهران این فن بر قطع دست وی شدند تا آنکه اسباب قطع دست در مجلس حاضر آوردند. محمد خان گفت که برخصت پیر مادست را قطع نمایند تاوی چه فرمایند. صورت حال را در خدمت مخدوم ثانی عرض نمودند. مخدوم ثانی بر سر وقت وی تشریف آوردند. دست حق پرست خود را بدان جامه ساس نمود فرمودند که بگذارید تا چه روی دهد. بقدرت اللہ تعالی همان وقت علتی و دردی که داشت از وی برفت و از خراش مرض برجست. و سردر پای حضرت مخدوم ثانی انداخت. اثر علت هم نماند گویا که هیچ نداشت.

از بند خلاص شدن میر حاجی

از راوی قدس سره نقل است میر حاجی رانگر خان که حاکم ملتان بود مقید ساخته بود. و این میر حاجی از قوم لنگه بود و بخدمت مخدوم ثانی نسبت ارادت و بندگی داشت و از سبب امتداد در بندی خانه عاجز و خراب شده بود.

روزی شمه از ای حالت عجز بندبخانه در ملازمت پیر خود عرض کرده فرستاد - درین میان یک جانوری بردیوار آمده نشست و آواز کردن گرفت - مخدوم ثانی به یکی از خدما که حاضر بود فرمود که برو بمیر حاجی بگو که این جانور میگوید که تو از بند خلاص میشوی - به همان روز آن حاکم وی را طلید و خلعت پوشانید و اکرام رخصت کرد -

### اطلاعی از مرز شاه حسین ارغون

از راوی قدس سره نقل است وقتی در میان میر حاجی مذکور و یکی از برادران وی بر سر دیه نزاع بود و در خدمت مخدوم به منازعت آمد تا بحسب الامر ایشان مصالحه کند - بعد گفتگوی مخدوم ثانی فرمود که فیما بینکم صلح باشد بقرار آنکه حاصل فصل خریف حال میر حاجی بگیرد - فصل ربیع آئنده وی بگذارد دهی که خواهد دارد و متصرف گردد - از شنیدن این سخن میر حاجی را حیرتی روئداد که سر این سخن چه باشد؟ حضرت مخدوم ثانی وی را طلید در گوش وی فرمود که چون درین معامله تو محقی و او باطل این فصل را تو بگیر - در فصل ربیع از جانب غرب لشکریبگانه پیدا خواهد شد که بردیار ملتان آید و تفرقه و حادثه واقع خواهد شد - هر کس بخود خواهد در ماند آخر چنان شد که مرز شاه حسن ارغون از ملک تهته به ملتان آمده و اهل آن را اسیر و بند ساخت و تهته برد - و ملتان و ولایت آن مطلق ویران شد و حادثه عظیم تاری گشت -

### امان یافتن حاکم ناگور

از راوی قدس سره نقل است که در مرض اخیر که حضرت مخدوم ثانی از عالم فانی سوای عالم باقی رحلت خواهند کرد ملا خیر الدین نام خادمش بود - روزی از کثرت و انبوه عیال و عدم استطاعت خود بخدمتش عرض کرد - مخدوم فرمود که بیش بختیار دولت خواهی رفت دوازده هزار تنکه مبلغ سکندری نزدی است از دسانی و بکار خود خرچ خواهی کرد و این بختیار دولت ملقب سر خیل بود حاکم ملک بلده و ولایت مذکور ناگور بود - خادم

بخدمتِ حضرت مخدوم عرض کرد که وی اگر از من نشان طلبد چه گویم؟ مخدوم فرمود که از مردم جدا کرده تنها بوی خواهی گفت که تودرسفر بودی و خبرِ توریسید که مالدیوهند و بر سر زهد از قلعه ناگور قلعه میروند - این مالدیو از راجه های بزرگ و زبردست ملک ماروار بود - تواز آنجا به یلغار جانبِ قلعه ناگو رراهی شدی در اثناء راه خواب بر تو غالب شد تودر آن خواب رفتی - و من ترا در خواب گفتم که زود سوار شو و بر سر تودوان شدی - و همچنین کرت دوم در اثنای راه خواب بر تو غالب شد و بخواب رفتی و بتو گفتم - و مرتبه ثالث که به خواب رفتی ثراکت زدم و از خواب رفتن ترا زجر کردم - تو پیش از رفتن مالدیوسه (3) گهری تعلقه ناگور در آمدی - و از دست آن کافران امان یافتی بهمین نشان نذر من بتو خواهد داد آخر آن شد که بعد فوت حضرت مخدوم ثانی قدس سره آن خادم پیش وی آمد و پیغام گذاری کرد - وی مبلغ نذر را بمضاعف از وی بوی گذرانید - و بغایت احترام و اکرام بدان خادم نمود -

اطلاعی داشتن بر احوال بعد از رفتن ازین عالم

نقل است که از حضرت سلطان الشهداء موسی پاک شهید علیه السلام که چون حضرت مخدوم ثانی قدس سره از عالم فانی سوی عالم باقی رحلت فرمود - وقتی عبدالمقتدر نام زیارت حضرت مخدوم ثانی آمد و میگفت یا شیخا توبه کردم و تائب شدم که بار دیگر نکنم - این را میگفت والحاح و توبه میکرد و زار زار گریه میکرد - یکی بوی گفت که سبب چندین بیقراری و اضطراب چیست؟ او گفت که وی روز زیارت حضرت مخدوم ثانی بی ادبانه درون مقبره درآمد شب در خواب مرا تعذیب بانواع شد - حضرت مخدوم مرا فرمود که تودانسته ازین عالم رفتی بر احوال شما اطلاعی ندارم - و حالا آمده ام و توبه میکنم تا از گناه و تقصیرات من درگذرند -

کلاه قاضی محمود

نقل است از قدس سره مذکور که چون قاضی محمود فوت شد و قاضی

مذکور مرید از دستِ حق پرست حضرت مخدوم ثانی بود۔ بعد تکفینِ قاضی مسطور کلاهی که بوقتِ ارادت او یافته بود بر سرِ او نهادند۔ چون او را در قبر در آوردند روی او را کشادند و حاضران دیدند که کلاه سپر دستگیرِ وی را تابسینه احاطه کرده بود۔ از دیدن این بشارت عام را حیرت دست داد و خاص را یقین حاصل گشت۔

### آمدنِ شیران و ددها بر آستانهٔ حضرت مخدوم ثانی

نقل است که سببِ حدوثِ بعضی بواعث مدتِ مدید شهرِ اُچھ ویران مطلق شده بود۔ چنانچه از غیرِ شیران و ددهای و وحوشِ طیور آدم معنی در آن دیار کم مانده بود۔ و اگر آدمی و یا چارواپی احتیاط در آنجا میگذشت اکثر طعمهٔ شیران و ددهای میگشت۔ و در آن زمان شیران و ددهائی بر شب جمعه بر آستانهٔ حضرت مخدوم ثانی آمدند۔ و روی خود را بدان عتبه می نهادند و تزلزل میکردند۔ و این حالت را مجاورِ آستانه معائنه و مشاهده میکرد شیران و ددهائی مُتعرض احوال مجاور نمی شدند۔

### بیرون آمدن از قبر

نقل است از راوی شیخ الشیوخ العالم سید السادات شاه (موسی پاک) شهید که وقتِ نیم شب این نیاز مند سلسله علیه و قادریه بزبارتِ حضرت مخدوم ثانی قدس سره رفته بودم۔ و جانبِ پای هائی نزدیکِ قبر نشسته مشغول می بودم۔ دیدم که حضرت مخدوم ثانی تابصدا از قبر برآمده مستقبل قبله نشسته اند و این نیاز مند این را تانیم گهری مشاهده کرد۔ پس از آن از نظر من متواری شد و این غریب همیشه مراقب و مشاهد آن صورت بود۔

### خال بر رخسار

روزی در ملازمتِ پیر خود حضرت قطب العالم مخدوم حامد جهان بخش قدس سره که فرزندِ صوری و معنوی و هم خلیفه برحق و جانشینِ جدِ خود مخدوم ثانی بود۔ و هم قبلهٔ دین و دنیا این غریب بود عرض کرد که آیا بر

رخسارِ مخدوم ثانی خالی بود که آنرا در زبانِ هندسَنه گویند. و ظاهر این نیاز مند که در عالم مثال شرفِ جمال با کمالِ مخدوم ثانی مشرف شده بود. آنرا بنظر در آمده لیکن در طرف و سمت آن در خزینه خیال مشخص نیست که بر رخسارِ راست بود یا چپ. وقتی این نیاز مند عبادت خود مراقب آنجمال نصب العین و متمکن دل من بود مشرف میشدم. خالی را جانبِ رخسارِ راستِ مخدوم ثانی دید. بخدمت پیر خود قدس سره آمد عرض نمود ایشان نیز بعد تامل تصدیق این معنی فرمود.

#### عهد طفولیت

نقل است از راوی قدس سره مذکور که در عهدِ طفولیت عنصرِ لطیفِ ایشان در کنار دایه تربیت می یافت. روزی از بام بلند در دیگ کلان که در زیر بام در جوش و خروش بود افتادند. مدتی هم در آن دیگ افتاده بودند و کسی از این معنی اطلاع نه بود. بعد از اطلاع بدنِ شریفش را از نزدیک بر آورده دیدند که باو کرم هم به ایشان نرسیده.

#### غیرتِ قادریه

واز غرائب و عجائب آنست که باوجود نسبتِ طبّتی و دینی این چنین فرزند صاحبِ کمال را غیرتِ حضرت قادریه می شود. و آن چنین بود که روزی در ملتان زیارتِ مخدوم شیخ بهاء الدین زکریا قدس الله سره رفتند. و بعد زیارتِ جانبِ منزل معاودت فرمود و در اثنای راه بی آنکه اسب بجهد بایاخی اسپ از زمین رود از اسب بر زمین افتادند. زانو مبارکش از جا برآمده هر چند که اطباء و مردم صاحبِ وقوف این معامله جمع شده بمعالجه دست کردند. زانوی بجای نمی نشست و قرار نمی گرفت و التیام نیافت مدتی برین نهج گذشت. از سببِ قیام بر نماز خدمتِ مخدوم ثانی را اضطرابی روی داد. متوجه بجانبِ عالم و عالیمان مآب حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه حضرت قادریه در جواب آن در خواب فرمودند که علاج درد بهاء الدین بگو. پس از آن استغفار و ندامت و حسرت و گریه چندان بر مخدوم ثانی مستولی شد که از امکان بتحریر و تقریر خارج بود.

بعده حضرت غوث الاعظم قطب الاقطاب رحمته الله در خواب بفرمود که ای فرزند غم مدار که ندامت و استغفار تو در معرض قبول افتاد- لیکن تیری که از کمان بر آید باز نگرود اما محنت درد و الم بعد از این نخواهی دید- راوی گوید تا انقضای عمر شریف آنحضرت زانو بجای خود قرار نگرفت- گاهی بجای آمد و وقتی از جا برآمدی لیکن درد نبود- هان ای درویش حاضر باش می بینی غیرت حضرت قادریه سبحان الله- اگر چه در نظر چشم ظاهر غیرت نماست لیکن در حقیقت عین مرحمت و رافت و تربیت است- سبحان الله تعالی این چه تربیت است که در ابتدای حال اعتراض والد ماجد او برداند از ند- میفرمایند که ترا به عبدالقادر چه کار، تربیت او بمن گذار و تو تربیت فرزندان دیگر مشغول باش و آخر بیک ذلت در دوالم میدهند و سوئی خود می برند-

#### رباعی

هر که را او خواست نگذارد بکس  
روئی او خواهد بسوئی خویش بس  
یک نفس با غیر خود نگذاردش  
هر چه زان مانع شود بر داروش

#### وفات حضرت مخدوم ثانی

وفاتش هیژدهم ربیع الثانی روز چهارشنبه وقت چاشت سنه اربعین و تسعمائه و روضه منوره حضرتش در مقام آنچه است-

#### در تذکره انبای حضرت مخدوم ثانی

حضرت مخدوم ثانی قدس سره را هفت پسر بودند- سید عبدالرزاق و سید فتوح الملک و سید جلال و سید حسن و سید جعفر و سید حسین و سید زین العابدین- (2)

سید زین العابدین در حین حیات مخدوم ثانی از عالم برفت- مادر سید زین العابدین و سید جعفر و سید حسین از قوم لنگاه بود- اما سید جعفر و سید حسن ابناء و بنات نداشتند- من یقول انا من اولاد هما واحقاد هما فهو کذاب عندالله و عندرسوله صلی الله علیه و آله و سلم-

## میر سید محمد غوث

سید زین العابدین را یک خلفی بود میر سید محمد (غوث بالاپیر) که منظور نظر مرحمت حضرت مخدوم ثانی بود. عمر او پنجا و پنج سال بود وفاتش پنج شهر شوال روز شنبه سنه تسع و خمسين و تسعماته در پرگنه صد گهزه (ست گهره اوکاره) از شهره مذکور مدارس اسرار انوارش است یزار ویتبرک۔

واز سید محمد سه خلف ماندند۔ یکی سید عبدالقادر (ثالث لاهوری) دوم سید بدها، سوم سید الله بخش۔

اما عبدالقادر به اوراد و عبادت ظاهری بسی اشتغال داشتند۔ بتقریبی والی عصر وی را بجانب مکه معظمه فرستاد زیارت حرمین شریفین نمود۔ یک حج وی را نصیب شد و بمدینه معظمه نیز مشرف گشت۔ متاعی که برده بود در مکه معظمه بفائده بفروخت و از آنجانب متاع آورد و از سبب تجارت صاحب جمعیت و مقبول شد۔ (سید عبدالرزاق گیلانی المعروف شاه چراغ لاهوری وسید مجتبی گیلانی صاحب عین التصوف اولاد این شان است)

وسید بدها در عنفوان جوانی جان بجان سپرد و از وی ابنای و بنات نماند۔ من يقول انا من اولاد هما و احفاد هما فهو كذا سب عندا لله و عند رسول الله ﷺ۔

سید الله بخش به اخلاق حمیده و صفات گزیده موصوف بود۔ در سنه اربع و تسعين و تسعماته در ولایت بنگاله بریاض رضوان خرامید و اولاد و احقاد ایشان همه در لاهور سکونت دارند۔

اما سید فتوح الملک و سید جلال و سید حسن که کنیتش ابواسحق داشت مادر ایشان که هر سه باشند سیده بود بنت سید محمد بخاری از اولاد امجد مخدوم سید جلال الدین اچی بخاری قدس سره

(مخطوطه صفحات 161 ب، تا 173 ب)

## تعلیقات

(1) حضرت شیخ سید صفی الدین حقانی نقوی گازرونی اُچی ”محمود غزنوی و جانشینان وی، پیرو متعصب مذهب حنفی بود، او افزون بر پای تخت خود غزنین، شهر لاهور را نیز به صورت مرکز فعالیت هائی ادبی و علمی در آورد، هم چین، شعرای بزرگی، هم چون فردوسی، عنصری، مسجدی و فرخی و دانشمندان بزرگی، نظیر ابوریحان بیرونی و مفسران، محدثان و فقهارا حمایت کرد، به این ترتیب، لاهور به صورت مرکز علمی و حوزه بزرگ مذهب حنفی درآمد. از جمله بزرگ ترین علما، عارفان و فقهارای این دوره، شیخ صفی الدین گازرونی بود. او خواهرزاده عارف معروف، خواجه ابواسحاق گازرونی و ایرانی الاصل بود که وارد هند شد و لاهور را مرکز فعالیت های خود قرار داد. شیخ صفی الدین گازرونی در سال 962ء در سن هفده سالگی به شهر اچه در هند وارد شد و در سال 1007ء درگذشت“

(فقه و فقها در هند)

(2) سجادگان شیخ عبدالقادر ثانی

در سفینه الاولیا نوشته

”شیخ عبدالقادر ثانی از اکمل مشایخ هندوستان بوده اند و جمع کفری از کفار و عصات بردست ایشان بشرف اسلام و توبه مشرف شدند. شیخ عبدالحق دهلوی قادری در اخبار الاخیار نوشته اند که شیخ عبدالقادر رحمته الله علیه در ولایت وارث حقیقی حضرت غوث الثقلین بودند و وفات ایشان سیزدهم ربیع الاول سال نهصد و چهل هجری بوده و مدت عمر شریف هفتاد و هشت سال و ایشان را دو پسر بود یکی شیخ زمان شیخ عبدالرزاق که عارف و کامل بوده و دوم سید زین العابدین که در حضور والد ماجد خود از عالم رفته بودند و از سید زین العابدین پسرماند سید محمد نام که اولاد ایشان تا حال هست و شیخ عبدالزاق را پسر بود شیخ حامد نام که جانشین پدر بزرگوار خود بودند و ایشان بر سجاده پسر

بود شيخ جمال الدين ابو الحسن (موسى پاك شهيد عليه السلام)، باذن والد ماجد خود  
در حیات ایشان بر سجاده نشستند“ (ص: ۶۹)

نامور خلفاء و ارادت مند ان مخدوم ثانی:

شيخ ابراهيم خليل، نواب محمد خان حاكم ناگور، درویش سردار غیاث  
الدين لنگاه و لشکر خان حاکم ملتان - (شريف التواریخ جلد اول صفحه ۸۳۹)

## منابع

\* خزینتہ الاصفیاء: فارسی ص ۱۱۸ تا ۱۲۱

\* سفینتہ الاولیاء: فارسی ص ۲۸ تا ۲۹

\* اخبار الاخبار فارسی ص ۲۰۳

\* تذکرہ شعرائی پنجاب ص ۳۷ تا ۳۹

\* شجرۃ الانوار فارسی ص ۱۰۵

\* غوث اعظم ص ۳۱۳

\* حدیقتہ الاولیاء ص ۳۰ تا ۳۱

\* مرقع ملتان ص ۲۸۸

\* تاریخ اوچ ص ۱۲۲

\* تذکرہ شيخ موسى پاك شهيد ص ۲۹ تا ۵۱

\* سفینتہ الاولیاء اردو ص ۱۱۰ تا ۱۱۱



## باب سوم

شیخ سید عبدالرزاق بن مخدوم سید عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالرزاق که خلفِ اکبر حضرت مخدوم ثانی بود کان جمیلاً جلیلاً عالماً عاملاً مادر حضرت ایشان از قوم لنگاه بود و حضرتش همتی عالی داشتند و شانی عظیم - از بابِ دنیایی نیاز صاحبِ فضائل و مناقب و مفاخر بود -

مشغولیت در ناگور بسببِ بعضی از بواعث بجانبِ ناگور تشریف برده و حاکم آنجا در سلک ارادت و عبودیت بوده خدمات بسیار بتقدیم می‌رسانید - پرگنه ای نیز برای صرفِ مساکین و فقراء و خرجِ خانقاه تعیین کرده بود -

روزی شیخ (عبدالرزاق) در ناگور نشسته بود فرمود که امروز با بایم بندگی مخدوم ثانی مرا آواز داده اند و پیش خود طلبید تا سر این چه باشد - روز دیگر نیز گفت که امشب مکرر با بایم آواز داده طلبیده اند - متوجه بدان حدود شد راه یافت در وقتِ رخصت نتوانستند رسید - بعد از چند روز قدم در شهر ملتان آوردند  
خرقه

و بحکم وصیت والد ماجد عباس به خرقة و اجازتِ خلافت و نعمتِ سجاده نشینی و مشیخت مشرف شد -

ابناء حضرت شیخ عبدالرزاق

حضرت شیخ عبدالرزاق راسه پسر بودند یکی مخدوم شیخ حامد دوم شیخ غلام علی سوم سید شریف - اما سید غلام علی و سید شریف ابناء و بنات نداشتند من بقول انامن اولادهما و احقادهما فهو کذاب عندالله و عندرسوله صلی اللہ علیہ و آله و سلم -

وفات شیخ عبدالرزاق

در پنجم جمادی الاخری سنه اثنین واربعین و تسعمائة - (1)

(مخطوطه صفحات 173 الف تا 174 ب)

## تعلیقات

(۱) سیدرزاق شاه والاجاه رفت چون در جنان زدور زمان  
میرحق آفتاب گوسالش باز مخدوم قطب عالم خوان

۵۹۴۲

(۲) در "نبی تیغ سپاهی" نوشته اند که آباو اجداد قاید اعظم محمد علی  
جناح بدست سید عبدالرزاق گیلانی اسلام قبول کردند۔

## منابع

- \* اخبار الاخیار فارسی ص ۲۰۵
- \* خزینة الاصبیاء ص ۱۹۷، ۱۲۲، ۱۲۳
- \* نزهته الخواطر جلد ۴، ص ۱۵۸:
- \* بحر السرائر (قلمی)



## باب چهارم

شیخ سید حامد جهان بخش بن شیخ سید عبدالرزاق رحمته الله

شیخ حامد هذا الشيخ قطب الوقت فرد الاحباب و ترا الاقطاب و اوقع الله تعالى بالقبول التام في الصدور و المهابته المتوفرة في القلوب و نجح بصحبته غير واحد من اعيان المشهورين كما سيحى ذكرهم لقب شريفش جهان بخش است.

كنيت

كنيتش ابوالفيض و نيز ابو موسی گفتند. وجه لقب جهان بخش از آنست هر مريدی را که خلافت عظمی عنایت فرمودی. از زبان بمبارک خویش می گفتند که برو ترا سلطنت هر دو جهان دادم. چنانچه در ذکر شیخ الخلفاء بندگی حضرت شیخ داؤد ذکر کرده خواهد شد. (شجرة الانوار، سید حامد گنج بخش کلان)

والده شیخ حامد رحمته الله

والده حضرت ایشان سیده بود بنت سید عبدالله بن سید محمد بن سید شمس الدین بن سید شاه میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین عبدالسلام بن سید سیف الدین عبدالوهاب بن غوث الثقلین شیخ الاسلام قطب الاقطاب شیخ محی الدین سید عبدالقادر الحسنی الجیلانی رحمته الله. ولادت ایشان در سنه نه صد و بیست بود. وفات شان در سنه نه صد و هفتاد و هشت است و یکشنبه بعد از شام و نوزدهم ذی قعدة بود عمر شریف پنجاه و هشت سال بوده.

ولایت

و در کتاب "معارف جهانگیری" تصنیف خود حضرت لا ابا لی شیخ المعالی قدس سره آورده است که حضرت شیخ حامد جهان بخش گویند چنانچه حضرت شیخ داؤد را فرموده اند که ای داؤد ترا مالک هر دو جهان کردم. از فرموده ایشان شیخ داؤد جهانگیر شد.

زهی حضرت شیخ حامد جهان بخش

که داؤد از لطف او شد جهانگیر

وحضرت جهان بخش خلیفه مطلق و سجاده بر جای حضرت غوث الثقلین بودند۔ عالیشان و رفیع المکان مظهر کبریا و جلال و صاحب تصرف و کرامات و عظمت و ابهت و جلالت همتی بس بلند و مقامی عالی داشت۔ از متاع دنیوی از هر قسم که تصور کند حظی و افروزی را حاصل بود۔ لیکن هرگز مالک نصاب نامی که شرط و جوپز کوة باشد نشد۔

شیخ حامد مرید مخدوم ثانی

حضرت جهان بخش مرید جد خود است و سند خلافت و سجادگی از جد بزرگوار خود قطب العالم مخدوم جهان بخش و جهانیان شیخ الشیوخ شیخ عبدالقادر ثانی دارند۔ هر که باوی دم مخالفت زد کاری از پیش نبرد غیر از پیشمانی حاصل وقت خویش ندید قبول عظیم داشت فردا بوقت خود بود۔ در خلافت و سجادگی این سلسله سنیہ و خانوادہ علیہ قادر بہ

نقل است از شیخ المشائخ غوث العالم بندگی شیخ موسی پاک شهید قدس سره که وقتی بعضی اهل دیار ملتان که جوار حضرت شیخ ماقدس سره بودند۔ امری ناشائسته از ایشان بوجود آمد که موجب آزار خاطر شریفش شده بود۔ فرمودند این همه مستی دریای ییاه (دریائے بیاج) است که بقوة او چنین میکنند۔ بقدرۃ الہی ہمگی آب آن دریای خشک شد و از آنجا دور تر رفت و مدنہا از آن دریا گرد بادی می برآمد۔

استسقاء

نقل است از راوی قدس سره که وقتی امساک باران شد ملتسان بعضی رسانیدند که مردم همگین عزوانکسار نموده استسقا کرده مانده اند۔ هیچ به مقراض الہی قبول نمی افتد و مردم بجان تنگ آمده اند۔ درین اثناء قوالی در خدمت حضرت مخدوم جهان بخش قدس سره آمد۔ فرمود چیزی در راگ ملہار بگو۔ قوال گفتن گرفت۔ شیخ را وجدی ذوقی دست داد فرمود امروز

استسقاء ما همین است - بمجرد گفتن چندان باران بارید که مردم باز از باران شکایت بسمع شریف رسانیدند -

### همایون بادشاه بر در خانقاه

نقل است از شیخ المشائخ سید السادات قطب العالم فیض الله شیخ موسی شهید قدس الله سره و از شیخ العالم خلیفه مطلق شیخ عبدالحق رحمة الله تعالی علیه - روزی جماعت کثیر از مُریدان و اصحابان در خدمت حاضر بودند که حضرت جهان بخش فرمود در بارگاه قدس ناله و فریادهای اسبان از داغ نمودن رسید - فغانهای آنها و ناله اش بدرجه قبول افتاد حکم شد که از طبقه افغانیه منصب سلطنت شاهیه هندوستان سلب کنند -

اندرین اثناء حضرت غوث الثقلین سلطان محی الدین قطب الاقطاب سید ابو محمد شیخ عبدالقادر الجیلی بعرض رسانیدند که مدتهاست همایون سرگردان است و پریشان مسالتش بعرض اجابت شد - شخصی را بصورت کذا و کذا آوردند - حضرت غوث الاعظم بحسب امر خلعت بادشاهی ملک هند بدست این مرید خود داد و فرمود همایون بپوشان - این غریب بموجب حکم خلعت به همایون بپوشانید و دستار را موقوف بر رویت ظاهری نموده شد - همین سخن میفرمودند که خادمان بعرض رسانیدند همایون بادشاه بر در خانقاه ایستاده است چه حکم است؟ فرمودند که آمدن دهید - حضرتش اندرون رفتند یک دستار ریشم نما آوردند فرمود همایون پیشتر بیا چند آنکه دل تو بر آن داشت کند این دستار را بر سر خود به پیچ واز دست حق پرست خود به همایون دادند - بادشاه همایون بر سر خود می بست در اثنائی بستن بادشاه کاهل شد - فرمودند بس کن بقیه را پاره کن و همین هفت پیچ حکم بود - من میخواستم که ازین زیاده خواهی پیچ داد چرا که موجب هر پیچ یک پشت تو مقرر شده است - معلوم شد که تا هفت پشت تو سلطنت پادشاهی خواهد شد و بیش ازین بدست غفار مختار است - همایون را بجانب دهلی افغانان رخصت فرمودند و در همان ماه خبر فوت سلیم شاه بادشاه رسید - و در اندک مدت سلطنت شاهیه ملک دهلی به

همايون مفوض شد.

آمدن خان خانان بخدمتِ حضرت شیخ جهان بخش

از راوی قدس سره نقل است روزی بیرم خان که ملقب بود بخان خانان بخدمتِ حضرت شیخ جهان بخش وی رانست اعتقاد خاص بود. روزی در پهلوی حضرتش ایستاده تکبیر تحریمه نماز مغرب می بست که نظروی بر محاسن شریفش افتاد. فی الحال قطع تحریمه کرده سر در پائی حضرتش آورد گفت واللّه بالله ثم بالله در کابل همین مرد را در یقظه دیدم که در هوا میرفت. ومیفرمودند که بروید ملک هند را متصرف شوید همچنان شد که بمن نمودند.

از راوی قدس سره نقل است که روزی حضرت شان بخان خانان مذکور فرمودند که امروز در وقتِ سحر که مراقب بودم درویش دلق پوش میگوید که به بیرم بفرمائید. از جای که آمد همان طرف برگشته رود. والا ایذاء بسیار خواهد دید. من گفتم که این را نگوییم مگر که حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب رحمته الله مرا فرماید. اندرین اثناء حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب رضی الله عنه پرواز نموده رسید فرمود که فرزند حال چنین بود که آن درویش می گفت لیکن از حق سبحانه و تعالی خواستم چند آنکه مسالت من اجابت رسید به بیرم بگو که بی تامل سوار شود که بدیدن افواج شما معاند خواهد گریخت و محوو خراب خواهد شد. خان خانان سر نیاز بر قدم جهان بخش نهاد و نسبت اعتقادِ خود را اظهار نمود. رخصت شد و ازین که رشته سخن بروی ظاهر نبود. در خاطرش خلجانی داشت که تا از پرده غیب چه ظاهر گردد. پس از دوازده روز یکبارگی وقتِ عشاء خبر گریختن افواج بادشاهی که در شهر دهلی بود از همو کافر رسید. و این ملعون از امرایانِ افغانه صاحب جمعیت و شوکت بود. خان خانان در ملازمتِ شیخ آمده صورت حال را باز نمود. و گفت که سر آن بشارت که حضرت شیخ فرموده بودند این بود. هر چند که بکثرتِ افواج و بسیاری فیل پشت افواج عساکر بادشاهی وی زیادت بود. سببِ کثرتِ افواج عمده که در دهلی بود آنجانب دلیر بود. اما بحسبِ اشارت و مقتضای یقین اعتقاد خود بیرام

خان در ملازمتِ بادشاهِ عصر متوجه آن ملعون آخر الامر بمجرد دیدنِ افواجِ بادشاهی وی روبگریز آورد- و آن ملعون را دستگیر کرده به جهنم فرستادند- فتح عظیم میسر شد خان خانان را از سر یک اعتقاد زیارت از آن شد که از خبرِ تحریر خارج است واقع شد-

ملتان را می فروشم

نقل است از راوی قدس سره وقتی حضرت جهان بخش قدس سره را حالتی غریب وارد بود تنها درونِ حجره بدیوارِ دیگر میرفتند و بخود زمزمه میکردند- درین میان شیخ چاوه از در، درآمد و این درویش صاحبِ لفظ و حالت بود- دید که خدمت حضرت شیخ جهان بخش حالش غریب و ذوقی عجیب دارند- در یک گوشه خلوت دست بسته ایستاده خدمتِ شیخ قدس سره فرمود که جاده امروز ملتان را میفروشم کس خریداری میکند- آن درویش دانست که این سخن از سر وقت و حالت است خطا پذیر نیست- آهسته از آنجا برآمده جانبِ میر میران روان شد- این میر میران بلوچ بود و بخدمتِ شیخ جهان بخش نسبت ارادت و بندگی داشت- بر در خانه وی آمده آواز داد که میر میران زود بدرائی وی از خانه برآمده پرسیده که حال چیست که درین وقت نیم شب رسیدی- گفت زود در ملازمتِ حضرت شیخ جهان بخش قدس سره برسی و بحکم آنوقت سیف قاطع این وقت را غنیمت دانسته منتظر از نفس نفیس شیخ جهان بخش قدس سره باشی تا از زبان مبارکش چه برآید- صورتِ حال را بوی باز نموده آن سعادت مند چند طبق از نبات پر کرده بخود گرفته در ملازمتِ شیخ قدس سره در رسید- حالتی دید که مجالِ سخنی وی نبود- در گوشه حجره ایستاده که چه فرمایند شیخ فرمود کیستی؟ وی گفت که بنده شما- گفت پیش آئی وی سر را به قدمش نهاد و نیازی که داشت گذرانید- حضرتش فرمود که میر میران به اندک بها ملک ملتان خریدی برو که حاکم ملتان به استقلال خواهی شد- پس از مرور ایام معدود چنان شد که حضرتش فرموده بود- تمام ولایتِ ملتان در تحت تصرف و حکومت او شد- مواضع اوقاف از اراضی و نقود قریب نود هزار بیگه و اشهرهشتاد

و چهار هزار بیگه در تصرف ملازمان حضرت شیخ شد و نذر و نیاز که معتقدان و ار باب حاجت می آوردند از حد حصر خارج بود. تا انقضای عمر هر گز مالک نصاب زکوة نامی نبود. و جمع آن بهر صرف فقراء و مساکین صادر و وارد بود و برداشتن غله خراج را از صحرائی زودرخصت نمی فرمودی و اگر بعرض میرسا نیدی که در تاخیر غله محصول ضرر متنصور است. میفرمودی که از دنیا مقصود نفع است بخلق خدا و این معنی در تاخیر آن متحقق است. چه انسان و قسم حیوان آن مقدار که در صحرائی از آن مخصوص میشوند در اینجامت عذر است. و نیز این چنین خیرات از شائبه ریا سلامت دارد. اکثر اوقات بفقراء و مساکین بید مبارک خود نیز بذل خیرات میکردندی.

دست ما بدست مغفوری برسد

روزی از نقود و غله و طعام پخته پیش شیخ قدس سره بود. فرمود مساکین را بگزارید و بحال ایشان هیچکس مانع نبود تا هر کس در اینجا بیاید نصیب خود برد. هر که می آمدی خدمتش بدست خود عنایت فرمودی. هجوم عام چندان شد که از سبب غله و گردوغبار مردم خود را از آن مجلس کناره کشیدی و حضرت شیخ قدس سره بکار خود مشغول بودی. حضرت ابوالمحاسن فیض الله فیض رسان شیخ موسی شهید که خلف راسخ و معطوف به الطاف حضرتش بود. بعرض رسانید که اگر بدین خدمت مامور شوم بتقدیم رسانیده آید. تبسم فرمود گفت که بکار خود باش، حضرت شیخ چون از صرف خیرات فارغ شد حضرت موسی شاه شهید را به نزدیک خود طلبیده فرمود که بابامرا نیتی دست داده بود که تادست ما بدست مغفوری برسد. و یا خاطر او بر ما خوش شود که باعث نجات ما باشد. و نیز اگر عمالی بخدمتش عرض میکردی که بکسی حاکم شود تا حساب جمع و خرچ که تحویل بنده است خاطر نشان وی نماید. اکثر میفرمودی که من از تو حساب نگیرم به امید آنکه حق سبحانه از کرم خود در حساب بما نیز مسامحت فرمایند.

## حال عاملِ هندوی

روزی عاملِ هندوی در خدمتش عرض کرد که غله تحویل بنده بود -  
 خرج بسیار شد آن بی سعادت فی الحال دست بر تسییحی که پیش حضرت جهان  
 بخش قدس سره بود نهاد و قسم به اخراجات یاد کرد - هنوز بخانه خود نرسیده که  
 دیوانه شد و مسلوب العقل و مبهوت گشت - در اندک زمانه اهل و عیال او بمعرض  
 فنا رسید و وی هم در اندک وقت بخرابی و رسوایی مُرد -

### در گذرگاه عبور حضرت خضر علیه السلام

وقتی در لشکر بادشاه عصر عبور حضرت مخدوم جهان بخش قدس سره  
 واقع شد و بر فیل سوار بودند - فیل بان را فرمودند تا فیل را در میان هجوم عام  
 بود - بیرو مردم که در ملازمت مخدوم بودند از سبب محنت و غبار و گرد عرض  
 کردند که اگر فیل از راه هجوم عام بیک کناره راه رود ملازمان حضرت شیخ را  
 تصدیع کرد و خاک نرسد هیچ جواب نفرمودند - چون منزل واقع شد بحضرت  
 شیخ شاه شهید فرمودند که بابا در مجمع و گذرگاه عام عبور حضرت خضر علیه السلام می  
 باشد - و می شناسد وی را در آنجا بعضی از بندگان حق سبحانه از جهت متابعت  
 ادب وی اختیار در گرد و غبار میکنند - و مریدان حضرت جهان بخش قدس سره  
 خارج از حد حصر اند - از دولک متجاوز بود - اکثری دست انابت خلفاء او برخی  
 از خلفاء خلفاء او شان و خلفاء حضرتش در اکثر اماکن دیار ملتان و پنجاب و هند و  
 سند متعین بودند که خلق حق را بجانب مولی تعالی دعوت میکردند - از جانب  
 سلسله علیه حضرت قادریه انابت مینمودند - از جمله خلفایش که بطریق روش  
 این سلسله علیه از جانب جهان بخش دست می داد -

### حضرت شیخ داؤد بندگان شیر گری علیه السلام

در ولایت پنجاب یکی مخدوم الاولیاء عمده الاتقیاء سلاله الخلفاء  
 معشوق و دود و صاحب الاحسان و الجود شیخ داؤد شیر گری بود قدس سره -  
 دست انابت و بیعت وی در خدمت مخدوم شیخ جهان بخش این بود که بطریق  
 اختصار مجملاً گفته می شود وی را که جانب مولی عز اسمه جذب شد متوجه

جناب اقدس حضرت اقدس غوث الثقلین جانبِ بغداد گشت۔ در اثنائِ راه بجمال باکمال حضرت قطب الاقطاب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ مشرف شد مامور گشت کہ معادت نماید بفرزندانی من کہ در دیارِ پنجاب اند۔ باردِ بگر بان جناب عرش مآب متوجه شد کہ بخصوص کدام یکی فرزندان خانواده بزرگ دستِ انابت دهد۔ بہ مقتضی اشارت آن در خدمتِ حضرت فرد الاولیاء قطب الاتقیاء غوث الاسلام و المسلمین اسر اللہ فی العالمین مخدوم العالم شیخ الشیوخ قطب الدین شیخ حامد جهان بخش قدس سرہ کہ خلیفہ راستین حضرت غوث الثقلین و سجاده نشین برین سر زمین بود توجہ بوی آورد۔ و دستِ ارادتِ خود بدستِ حق پرست روی کہ مشعر بربد اللہ فوق ایدیہم است داد۔ یک اربعین بحسبِ اشارت در خانقاہ پیر خود گذرانیدہ۔ بعدہ شیخ وی را بطریق ریاضت و مجاہدہ دلالت کرد۔ وی چندان بر نفسِ خود تنگ کرد و بر خلافِ هوای او برفت کہ از مجالِ تقریر و تحریر خارج است۔ گاهی از اول شب تا آخر بہ قیام گزاریندی آنکہ بی رکوع رود۔ وقتی تمام شب در رکوع بودی و گاهی در سجده ہم برین نہج بر عبادات اشق اختیار و التزام می داشت۔ چند سال در بیابان بہ ہمین طریق گزاریند و گاهی کہ ملازمتِ پیر خود می آمدی چند روز در خدمتِش ماندی۔ باز بحکمِ اجازتِ پیر خود بہ مجاہدہ مشغول شدی۔

صدای ملائکانِ الہی بحضرت داؤد "ای داؤد وصل الی اللہ تعالیٰ"

وقتی در نیم شب بر در خانہ پیر خود آمد و آواز داد خدمتِ شیخ جهان بخش قدس سرہ نیز کہ برای وظیفہ و اوراد شب بیدار بودند بیرون آمد۔ و سر خود را بر پای پیر نهاد و عرض کرد یا پیر دستگیر درین وقت مراد من بر نفسِ نفیس حضرت موقوف است۔ و آنچه در باب بندہ از زبان مبارک خواهد بر آمد همان قرار خواهند یافت۔ حضرت مخدوم شیخ جهان بخش فرمود کہ متصرف این دیار و کونین باشی و تصرف ہر دو جهان و آسمان ہا بتونصیب گردد۔ اندرین اثناء شیخ داؤد سقوط کرد و بہ دل مخطور گشت کہ پیر در باب من بسیار مہربانگی کردند۔ لیکن اثر آن بر من ظاہر نیست۔ حضرت مخدوم شیخ جهان بخش از

خطر هاش عالم بوده فرمودند که ای داؤد بالا به بین بمجرد آنکه شیخ داؤد سر بالا کرد دید که ملائکان الهی به آواز بلند میگویند که ای داؤد صل الی الله تعالی - پس از آن سر خود را در زیر قدم حضرت مخدوم شیخ جهان بخش نهاد - و قدمش را بر گردن خود نهاد و انکسار و تذلل نمود و بحکم اجازت پیر خود در شیر گره که از متعلقات پنجاب است، آمده سکونت گرفت - خلق را جانب حق دعوت کرد و قبولی عظیم یافته اکثر از طوائف دزد و قطاع طریق که پیش وی می آمدند توبه از معاصی میکردند - و بسیاری از ایشان خان و مان ترک کرده بحق مشغول می گشتند - اکثر از اهل دنیا که در مجلس او آمدی از لباس و اسباب دنیا بیرون می آمدند و خدمت خانقاه او را التزام میکردند - قریب یک لک از وی واز واسطه خانقاه خلفاء او شرف انابت سلسله قادریه مشرف شدند -

### متصرف کل

از راوی قدس سره نقل است وقتی که شیخ داؤد به شیر گهر مرخص شد در دل خود گذرانید که این طرف غوث العالم شیخ بهاء الدین زکریا و آن طرف قطب العالم شیخ فرید چشتی در میان این بزرگان چگونه خواهم ماند - در جوابش حضرت مخدوم شیخ جهان بخش قدس سره فرمودند که ای داؤد آن طرف شیخ فرید و این طرف شیخ بهاء الدین در میان حضرت میران غوث الثقلین که متصرف کل است همان خواهد بود پروردگار خود مشغول باشد -

### عنايات بشیخ داؤد

آورده اند وقتی روز پنج شنبه که آمدن شب جمعه بود - شیخ العالم شیخ داؤد بمراقبه بود ، دیدند که سرور انبیاء محمد مصطفی صلی الله علیه و آله به جمیع انبیاء و شهداء و صلحاء در خانقاه شیخ فرید رسیدند - اندرین شیخ داؤد مخطور گشت که این ولی را عجب مرتبه است که سرور انبیاء علیه السلام در اینجا آمده اند چون باشد که از اینجا هم اجازت گرفته اند بمجرد آنکه مخطور شد - درین اثناء حضرت مخدوم شیخ جهان بخش در آنجا در باطن رسیده وی را دست باز پس کرده به بست و تنبیه می نمود - شیخ داؤد فریاد میکرد تا آنکه فریادش بسمع حضرت بشیر

ذذیر رسیدند۔ فرمود فرزندی شیخ جهان بخش را که بگویند چرا چندان نه بخشی که ازین خطورات محفوظ ماند۔

آورده اند که چندان توجه فرموده حضرت جهان بخش بخشیدند که از حیز تقریر و تحریر خارج است۔ دست وی را گرفته پیش حضرت بشیر ذذیر آورده از آنحضرت و اصحاب عظام و اولیاء کرام حضرت غوث اعظم و جمیع لشکریان همه بشیخ داؤد بحسب امر توجه فرمودند و عنایات کردند۔

کرامت شیخ داؤد علیه الرحمة

واز عجائب و غرائب بعشق شیخ داوود قدس سره آن است که مریدی از دیار دکن به مزار سراسر انوارش در آنجا میرسد۔ از یک من و ده سیر پخته کلس طلاروضه متبرک او ساخت کنایند بر سر روضه میگذارند۔ بمجرد آنکه کلس در حال بجانب بغداد سرنگون شده می ماند تا حال مردم خود دیده و تجزیه کرده اند۔ خوارق عادتش از حد حصر خارج اند۔ در مکتوب عاشق لایالی شیخ ابو المعالی برادرزاده شیخ داوود قدس سره مبرمن و هویدا است۔

وفات شیخ داؤد

ووفات عمده خلفاء قادریه علیه صاحب الکرام والوجود خلیل داؤد شیخ الشیوخ العالم شیخ داؤد قدس سره در سنه اثنی و ثمانین و تسعماته و قبر او در همان شیر گهر است۔

شب بیداری شیخ حامد

نقل است از شیخ المشائخ سلطان الاولیاء قطب العالم شیخ موسی شهید قدس سره که گذاردن نماز عشاء حضرت مخدوم الاغواث شیخ جهان بخش قدس سره بعد ثلث از شب بود۔ و خواب شب حضرتش اکثر بر بوریا بر پوست بقدر واقع شد۔ اکثر اوقات قیام شب وی از برای ورود نماز تهجد در نیم شب بود۔ گذاردن نماز شب و جلوس او اندرون خانه نبود بلکه در صحن خانه بود۔ اگر چه هوای زمستان بغایت مفرط بودی و بعد از نماز در خواندن و ابتهال و تضرع و تذلل شدی۔ بعده تسیح از هزار دانه که در پیش حضرتش بودی آنرا یک

دوبار اسماء الهی میگردانید- پس از آن مستقبل قبله گاهی مراقب گشتی- وقتی در گریه شدی و گاهی سوی آسمان نظر میکردی ودمهای سرد بر می آوردی- وقتی میفرمودی که سبحان الله این چه جلوه گرینها است که برین آسمان می شود- وقتی میفرمود که امشب بر آسمان بساط سلطنت غریب جلوه می شود گویا که جلوس شاهانه بود و سرما که در عین الطاف افراط بود- قبا یا جامه جهت رفع سر که متعارف موسم سرما می باشد در براونمی بود- در روز زمستان گاهی مردم بمروحه باد به وی میکردند واز حضرتش عرق میرفت- در شهای زمستان قیام حضرتش نماز برای تهجد در یک پیراهن باریک بود- و ملال بر حضرتش کمتر لاحق شدی باوجود آنکه که حضرتش اندک جسم بود- و اگر در ملازمت بحضرت معروض می شد که اگر اندک استراحت فرمایند باز به قیام مشغول شوند- می فرمودند که باباشما درین باب مرا مزاحم نباشید که ذوق مادرین است-  
مجاور آستانه متبر که

از راوی قدس سره نقل است وقتی حضرتش بر سر سفره نشسته تناول طعام میکرد- سائل از بیرون خانه آمده آواز داد شیخ فرمود نام این سائل را معلوم کنید- پرسیده آمد عرض کردند که بهاء الدین نام دارد- از آن طعام جزوی بوی فرستاد و بفرمود که بوی بگوئید که بی ملاقات ما جایی نرود- چون آنحضرت بیرون آمدند آن فقیر را بحضور خود طلبیدند وظیفه یومیه مقرر فرمود و تعلیم فرزندان و بنا بر صغیر بوی مفوض نمودند- وقت تناول طعام از پیش خود نیز بوی هر روز میفرستادند-

روزی یکی از خادمان بخدمت عرض نمود که سبب چندین التفات به این سائل بیگانه از چه راه گزر است- آنحضرت فرمودند که وی بخدمت خوب کار خواهد آمد آخر آن شد که حضرت شیخ بعد از مدت دو سه ماه از عالم فانی سوی عالم باقی رحلت نمود- و آن درویش بسعادت جاروب دادن آستانه متبر که و بمنصب مجاورت مشرف شد-

از راوی قدس سره نقل است که وقتی آن درویش بامبلغ جزوی محتاج

بود و از جای بهم وی را نمی رسید. حضرت شیخ او را در خواب فرمود که ما یحتاج خود را از زیر غلاف قبر ما خواهی یافت. چون بیدار شد بعینه از جانب غلاف قبر که مامور بود بعافیت. همچنین هر مرتبه که وی محتاج به جزوی از مبلغ می شد قدر ما یحتاج خود را بی زیادتی و نقصان از همان جامی یافت.

اظهار ولایت از مخدوم ثانی به شیخ جهان بخش

از قطب الوقت غوث دوران سلطان شهداء ابوالمحسن شیخ موسی شهید قدس سره نقل است که وقتی والد م میفرمود که روزی بخدمت جد خود حضرت مخدوم ثانی نشسته بودم که خواهر حضرت مخدوم ثانی را رقتی دست داد. در گریه شد حضرتش سبب آن از وی پرسید. وی پاره از کثرت و انبوه عیال و خردسال و فرزند آن و غربت زیاد اظهار نمود. دیدم که آنحضرت را حالتی غریب ظاهر شد و فرمود چرا غم میخوری که از خدا خواسته تا انقضای عالم از اولاد مادر هر زمانه یکی در وجود خواهد آمد که مقتدای این خاندان سلسله علیه این قادریه خواهد بود. بجانب والد م حضرت جهان بخش اشارت کرد و فرمود که نمی دانی که همین خردگی مقتدای عالم ظاهر و باطن خانواده ما خواهد بود و از خاص و عام استفاده ظاهر و باطن خواهند یافت. همچنان بعد وفات حضرت مخدوم ثانی بندگی شیخ جهان بخش بمقتضای استعداداتی و بموجب نفسی نفیس جد خود آثار ترقی و رشد و قبول مشاهده نمود. در تربیت خاندان قادریه علیه باوجود صغرسن و وجود برادران و خویشان بزرگ آنچه حق آن باشد ادا نمود. و گوس مشخت سلسله تسنیه حضرت غوثیه در آفاق زود از همه فائق گشت و باوجودی که دیار ملتان و پنجاب و هند در آن وقت قحط رجال اکابر و مشائخ طریقت بود از همه گوئی بزرگی و سبقت ربود و باوجود تصرف باطن و تربیت طریقه در مرتبه ظاهر نیز بادشاه عصر در منزلش برای ملاقات می آمدند و انواع تعظیم و تجلیل و احترام به تقدیم می رسانیدند. چنانچه بالا ذکر بادشاه همایون کرده شد و از اسباب دنیا هر چه کسی گوید زیاده بود لیکن باوجود وسائط و وسائل ظاهر و باطن برز خارق دنیا التفات میفرمود. و همگین همت و جملگی

نیت بر صرف قلب و قطع باطن از تعلقات مرسوم و عبادات مصروف داشت. و می فرمودند و قسم یاد میکردند و که هر گز ماهوس بر طلب زیاده و شوق بر تردد تحصیل اسباب غنا و ثروت دنیا نمانده است. اگر توجه قلب بودهم بجانب فقر و محبت آن بود اگر حدث نفس بودهم در آن خیال بود.

نشستن ایشان بر بوریا

در آن وقت حضرت مخدوم شیخ جهان بخش قدس سره را بی تعلقی و بی تعینی دست داده بود که اکثر نشستن ایشان بر بوریا واقع می شد. با وجود اسباب بساط و مقوس و اگر در آن وقت از احکام و سلاطین کسی بخدمت می آمدی هر گز به تعبیر بساط ملتفت نمی شد. بلکه در همایون بوریا نشسته می ماندند و وی نیز در هما نجا آمده ملازمت میکرد و می نشست. و در ایام او آخر در تلبیسی لباس فاخر که عادت مالوف حضرتش بود هر گز بان مقید نبود. از هر قسم جامه که حاضر می بودی می پوشیدند. گاهی در یک چادر در نهه خود می بستند و چادر دوم در برویک پتکه خورد از همان قسم پارچه بر سر می بست بلکه گاهی کلاهی بر سر داشت.

با خلق چه کار است کار بخدا است

و حکام و ابناى دنیا هر کس که در آن حالت بخدمتش می آمدند هر گز لباس متغیر نمی کردند در همان لیس نشسته میماندند. وقتی حضرتش برای قیام وظیفه نماز شب بر خواسته بود و جامه های خشن سفید پوشیده بود و دستار نیز بی تکلفی بر سر خود بسته که خواهجۀ جهان نام که از وزرائ عالی وقت بود. صبحی رسیده آمد عرض کرد که حضرت بادشاه جهت ملاقات حضرتش تشریف می آرند. وی از برای جلوس والی وقت جارا بر بیت داده و جامه های لطیف برای پوشیدن در خدمتش آوردند. فرمود که اگر از برای صحبت بادشاه مجازی جامه ها که برای عبادت معبود حقیقی ملبوس شده است تغییر نتوان گردد در همان لباس به بادشاه ملاقات شد.

میفرمودند که مرا حیرت آید از جماعته که برای خلق کاری بکنند تا ایشان را نزد

شان اعتباری بود "باخلق چه کار است کار بخدا است

ارشادات حامدیه به تلقین شاه شهید موسی پاک

\* می فرمودند که مرا ابتدائی از ده سالگی که آغاز ادارک است و شعور است، درد و طلب این راه و شوقی تعالی بود. عمر من درین فکر و ذکر گذرانیده میشود

\* می فرمودند که چندان چیز از غرائب احوال در مشغولی و مجاهده معائنه افتاده است که اظهار آن منافی سرواخفای لازمه حال نقد است.

\* می فرمودند که میدانید که مشاهده کدام است حق را در مظاهر گویا چنان بیند که صورت را در آئینه بشرطی که آئینه از میان بر خیزد همان صورت ماند.

\* می فرمودند که هر چند تصور کنم که غیر حق تو صد امکان داشته باشد. نزد ما صورت نه بندد. و اکثر از این دوهر از بان هندی است. دوهره

سب هی ترودیلی هرپل بیت جناه  
پوتهی لکه الکه کی ایکس ایکس ماه

دوهره

سبه کهته یکی سجنا سولی سچ نکوئی

بهاکه تتهاکی ای سکهی حس کهت بیر کهت هوئی

\* می فرمودند که از برای کار کردن و عمل بدان آوردن ظاهر شریعت است باید که سالک اعمال ظاهر را بر شریعت نماید اما وصول بحق کار باطن است و آن به گفت و شنود راست نمی آید.

\* می فرمودند الاشتغال بالصوم والصلوة النوافل امور حسن و شان الطالبین شان آخر و آن این است اینکه می بیند خدا در خلا و ملامت

\* میفرمودند که فائده در اظهار اسرار کدام است غیر از هتک حرمت

شریعت-

\* میفرمودند حقیقت این سخن که فقها میگویند الغناء ینبت النفاق هیچ معلوم نمی شود. نفاق با سماع چه مناسبت دارد از آنجا که از هستی خود خبر ندارند نفاق سماع چه معنی دارند مگر آنکه ایندر حق طائفه مخصوص باشد. آخر وقت نسبت بی تعلقی و بی تعینی ایشان بجایی رسیده بود که هرگز غم دنیا ایشان نمی گشت. از هر چه در طعام پیش می آوردند میخوردند و-

\* میفرمودند که مقصود از خوردن سد جوع است و دفع خطر نفس و آن از هر قسم که باشد بسند است. حق سبحانه تعالی در نظر حضرتش تاثیری نهاده بود که اگر کسی را بنظر محبت و قبول می ساختند در هر مرتبه که آنکس می بود قبول و امتیازی می یافت و این معنی بسیار تجربه کرده شده است.

دل بستگی بسیار بحضرت موسی پاک شهید

حضرت غوثِ دوران ابی المحاسن فیض الله فیض بخش شیخ موسی شهید قدس الله سره میفرمودند که این غریب را امیدواری تمام است که برای محبت فرزند و مهر پدری که طبعی انسان است بنظر خاص و عین عنایت این حقیر را اختصاص میفرمودند. و در اکثر وقت میفرمودند که بابا مرا با تو و رای نسبت ابوت یک نسبت محبت و عنایت دیگر است.

ایام ضعف و پیری

و این زمان که آوانِ ضعف و پیری و ایام رحلت از این عالم فانی بود. چندان معنی فنا و نیستی بر حال ایشان غالب بود که هیچ چیز از طعام و لباس و فراغت و آسایش و صحبت و مخالطه تعلقی که به نعمت شوق و رغبت باشد نبود. و اگر از برای حفظِ صحت بدن علاجی می بائست کرد ملتفت نمی شدند.

ترسیدن از خدا

میفرمودند که کدام خیر از دست ما می آید که خود را به پروریم و چندان نفی خوف و خشیه غلبه داشت که کم وقتی ازین فارغ و خوشحال می بودند. اکثر بی اختیار از زبان ایشان بر آمدی که آخر فنا. نمیدانم تا آخر کار چه

معامله پیش آید - میفرمودند در نفس خود یک چیز نمی بینم که آنرا دست آویز خود سازیم و دانم که پیش خدا کار خواهد آمد و در گریه میشدند - میفرمودند که هر گاه که نظر بر کبرپای و غنا حق می افتد همه طاعات و معرفت و طامات برباد می رود - خداوند که عاقبت تادم آخر چه طور گذارد و بسیار ازین معنی ترسان و لرزان می بودند - تا آنکه قریب ایام رحلت این نسبت بغایت کرده بود - اکثر از عالم سخنان اوست بفرمی فرمودند -

### طلیبدن حضرت موسی پاک شهید را در ایام رحلت

نقل است که حضرت غوث الانام ابی المحاسن فیض الله شیخ موسی شهید قدس سره میفرمودند که در هنگام مرض اخیر این فقیر بسبب بعضی امور از ملازمتش در ربود - هر چند میفرمودند و نام فقیر می بودند که وی را طلید تا درین مرض او حاضر باشد - بردار کلاں ما سید عبدالقادر نام که حاضر بود برین راضی نمی شد و به لطافت حیل آنرا میگذرانید - آخر آن شد که از آن معنی چیزی بجانب فقیر نوشتند - در ملازمتش رسیدم از پس که ضعف هر حال ایشان غالب بود - آنرا فقیر دید بی قراری و گریه مرادست داد تا از گریه حال ما به هلاکت رسید - درین وقت جانب بنده فرمود بسینه بی کینه خود رسانید خود هم در گریه شدند و حاضران را نیز از پس گریه حالت غریب روی داد - پس از آن فرمودند که مرا با تو سخن ها است که در وقت خلوت بتو مذکور خواهد شد - از آنوقت که نیم روز بود تا نیم شب طرف روی مبارک ایشان میدیدم و به سبب گریه از خود میرفتم - والد هم نیز که سردرپیش انداخته مراقب بود کسی از حال و اضطراب من بخدمت ایشان عرض کرد - فرمودند که بابا خاطر جمع دار که نسبت روزهای دیگر امروز حالت خوب است - اندک در همین جاپیش من تکیه کن مبادا سبب بیداری شب ها که کوفت راه که نور کرده در یک شبانه روز آمده بتو چیزی لاحق شود که موجب تفرقه خاطر ما خواهد بود - ساده که پیش داشتند بدست خود پیش بنده نهاده فرمودند که اندک خواب کن و مبالغه فرمودند بحسب نگاهداشت خاطر ایشان اندک سر خود را بر آن وساده مانندم قلقی واضطرابی که داشتم مرابدان

نگذاشت۔ برخاستم و بر همان حال تا صبح بیدار بودم و ایشان را در آن وقت حالتی دست داده بود که گاهی یک پاس و وقتی دو پاس نشسته سر در پیش انداخته مراقب می بودند و مردم خیال میکردند که غشیان بر ایشان غالب است۔ یک شبی ایشان را در همان ایام از اول شب فرورفتگی شد تا سه پاس شب ازین عالم شعوری و آگاهی نبود۔ چون آخر شب افاقتی دست داد به این عالم باز آمدند۔ فقیر عرض کرد که اگر حضرت گاهی به این مردم در سخن آیند باعث تسلیه خاطر حاضران خواهد بود۔ فرمود با با مدت ها بود که مرا یک آرزوی و مقصود در پیش بود و حالا بدین مقصود خود رسیده ام و حالا هر گاه فرو میروم باز روی خود می رسم و چون شما مرا در سخن می آرید۔ در آن حالت من فتوری میشود این مرا خوشی نمی آید بگذارید تا در همان خیال خود باشیم۔ والد م خواهر اور او فرزندان از بنات و اهل عیال خود را پیش از فوت دوروز طلبیدند۔ بجانب هر یک نگاه فرمودند و به هر کدام اندکی پیش هم زمانی نیز کردند پس از آن فرمودند که بروید که شمارا بخدا سپردم شما هم مرا بخدا سپارید۔

### روز وفات حضرت جهان بخش علیه السلام

روزی که حضرت جهان بخش قدس سره فوت خواهند شد بندگی شیخ ابوالمحسن شیخ موسی شهید قدس سره میفرمایند که از اول شب آن روز تا آخر شب دست خود را بدست من مانده بودند۔ گاهی بجانب ما نگاه میفرمودند و دم های سرد می آوردند۔ چون صبح روز شد بعد یک نیم ساعت فرمودند آب وضو بیارید، آوردند و وضو تجدید کردند و خود را دراز کشیدند و دست راست خود را بدست های من گذاشتند و درین وقت من همیشه نظر خود را بجمال ایشان میداشتم۔ دائم بمطالعه جمال با کمال وی بودم تا آنکه ظهر شد۔ در خاطر م گذشت که بجایی نوشته دیده ام که چون دوستی از دوستان حق از عالم فانی سوی عالم باقی می رود در وقت رحلت رنگ رخشان اوسرخ میشود۔ تا هنوز هیچ اثر آن بر ایشان ظاهر نشده چه باشد دیدم که همان وقت گونه روی ایشان

است که سبب امتداد مرض به بیان کشیده بود و بر روی رنگِ حُمَره غالب شدن گرفت و حمره بجایی میرسید که اگر کسی خیال کند گونه روی مبارکش بر یک قَطیفه سرخ می ماند تواند بود تا این وقت زبانش بگفتن کلمه الله مطابق بود۔ نفس موافق دل و نفس بوجهی بشدت تمام خروج میکرد که بی تحاشا معلوم می شد که دل ناطق بکلمه الله است۔ از اول شب تا آخر دم بیاض جلوس فقر مقابل روی ایشان بود و نمیراز نماز فرض و راویت آن بجای نبود و آن هم در همان جامی شد۔ هنوز بیاض نماز مغرب باقی بود که پای ها دراز کشید و به آواز بلند گفتند الله و از عالم برفتند قدس الله تعالی۔ ارواحه کان ذلک لیلة الاحد تاسع عشر ذی قعد سنه ثمان و سبعین و تسعمائة قدس سره وسلمه۔

(مخطوطه صفحات 174 الف تا 187 الف)

### تعلیقات

اولاد شیخ حامد رحمته الله

عقب مخدوم سید حامد گنج بخش کلان بن سید عبدالرزاق از اودوپسر  
وسه دختر معقب اند، سید عبدالقادر و شیخ موسی شهید۔

(شجرة الانوار ص: ۱۳۶)

خلفاء شیخ حامد رحمته الله

بندگی مخدوم سید حامد گنج بخش کلان صاحب سجاده برحق و خلیفه مطلق حضرت غوث الثقلین بود بزرگ و عالیشان و رفیع المکان همتی عالی داشت و مقامی بزرگ شاه شیر علی مشهدی که قریه ششس هفت گروه طرف غربی ملتان روضه بزرگ دارد مرید و خلیفه اوست و از اعظم خلفاء و مریدان و متوسلان جناب عالیش حضرت شیخ داود حسینی که مانسبت که جاذبه حقیقی

وارتباط نام بحکم جناب حضرت محبوب سجانی خرّقه خلافت از مخدوم سید حامد گنج بخش پوشیده و قبولیت تمام یافت مزار مبارک ایشان در قصبه شیرگره مشهور و مطاف خلائق است۔

(شجرة الانوار ص 135)

### بیان خرّقه قادریہ کرمانیہ شیرگره

علی حیدر از وبصری شده باد  
از داود طائی شد گهر سنج  
سری معمور یعنی شیخ سقطی  
ازوشد شیخ شبلی باحق آباد  
ازو بو الفرح طر طوسه منور  
مبارک بو سعید از وی صفا یافت  
محمی الدین که بود او غوث الثقلین  
به نسبت جمله بر تر بود جابش  
ابو نصر از پدر خود اولیا شد  
مطالب سید احمد زوست کلذار  
بر سید علی همچون ذکا یافت  
وزد شد سید شمس الدین محمد  
که از وی ثانی عبدالقادر آمود  
از ولمعان حامد برآفاق است  
شه سجاده هر یک قره العین  
که حضرت بو المعای از وی آمود

ز حضرت مصطفی چون یافت ارشاد  
ز شیخ بصره عجمی یافت گنج  
ازو معروف شد معروف کرخی  
سری باشیخ بغدادی عطا داد  
تمیمی کوست عبدالواحد انور  
ازو بو الحسن هنکاری عطا یافت  
مبارک را مبارک قطب دارین  
رکاب اولیا د رزیر پابش  
زمحمی الدین سیف الدین عطا شد  
ازو شد سید صوفی بحراسرار  
عطاها سید مسعود از پدر یافت  
ازو شد شاه میراز حق ممجد  
ازو سید محمد اولیا بود  
ازو معمور حق عبدالرزاق است  
زحامد تا بحضرت غوث الثقلین  
ازو شد شاه شاهان شاه داؤد

ارادت مندان نامور شیخ حامد عاشق

همایون بادشاه هند و میر میران حاکم ملتان



## باب پنجم

شیخ سید موسیٰ پاک شهید بن شیخ سید حامد جهان بخش رحمۃ اللہ علیہ

سلطان المحققین عمدة الکاملین اسوة الواصلین قطب العالم شیخ الشائخ والاولیاء سلطان الشهداء غوث دنیا والدین جمال الاسلام والمسلمین ابو الحسن شیخ موسیٰ (پاک) شهید قدس سره بن شیخ حامد جهان بخش بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ محمد غوث الحسنی الجیلانی الاجی قدس اللہ تعالیٰ اسرار اسلافهم و اسرارہ صاحب سجادہ راستین و خلیفہ مطلق بالیقین قائم مقام منتخب نائب مناسب طریقت جانشین مسند ولایت جلیس ک شورهدایتہ در حین حیات والد ماجد خود حضرتش بودند۔

نقل است از حضرت مخزن الولايت مفخر الشائخ غوث العالم ابی احمد شیخ حامد گنج بخش قدس سره بن الشیخ موسیٰ شهید قدس سره که روز والد حضرت پاک شهید می فرمودند که

## تعلیم و تربیت

در آواخر زمان حضرت والد ماجد مرا مشغولی خاطر محضر بود بفقیر۔ و هشت ساله بودم که در سنه صغر بخدمت خود همراه کردند۔ و از آنوقت در سفر و حضر از خود جدانمی ساختند و ایشان را مرضی صعب سبب گزشتن ایام جوانی عارض شده بود در آن مرض باعث دل گیری و دفع کلفت ضعف و پیری معین فقیر بود۔

شب و روز در کنار رحمت و جوار عنایت ایشان تربیت می یافتم و هم در آن ایام طفولیت سخنان این طائفه را در جان ما ریخته تربیت باطن ضمیمه شفقت ظاهر می خواستند۔ و من نیز مقتضی جبلت واله و دیوانه از کلمات بودم۔ اگر اندک خاموش شدند خود را فراموش می کردم چون آگاهان اعاده آن افاده

می نمودم. بعضی از آن سخنان با خصوصیات تصور در خزانه خیال من مانده است خالی از غرابت نیست. گاهی مقتضای بقید مقدمات کسی و بقصد تحقیق آن دغدغه و شبه در میان آورده میشد. میفرمودند که ما را هم ازین نوع شبهات و شکوک در ابتداء بسیار بود. ان شاء الله تعالی رفته رفته پرده از روی کار بکشاید و جمال یقین نماید ولیکن دائم درین کار باشید و هر مقدار توانید که کنید.

### اذکار سلسله قادریه

نقل است که حضرت سلطان الشهداء ابی الفیض شیخ موسی شهید قدس سره می فرمودند که غریب تر ترتیب از آنحضرت جهان بخش فیض رسان آنکه فقیر در حالت مراجعت که مدت عمر من در آنوقت ده ساله خواهد بود که بعد از آن نماز فجر در وقت مشغولی به اوراد مرایش خود می نشانند. و ترغیب این معنی می فرمودند پس از آن وظائف را بخط خود نوشته دادند و در وقت مشغولی به اوراد خود مرا میفرمودند که تو هم این وظائف را پیش ما خوانده باشی بعد شغل ذکر جهر ثانی گرفته.

این سلسله سنیه حضرت علیه قادریه است مرا مجاز فرمودند و در حضور خود فقیر را مشغولی میکردند و مرا نیز از او آن طفولیت یک نسبت و الفت بندگی در خدمت ایشان بود که اگر نشستن بود در خدمت ایشان بود و اگر نماز بود بملاز متش میگزاردم. و هیچ وقتی از خدمت خود را جدا روا نمی داشتیم. و چون بخواب میرفتند و در وقت خواب رفتن حضرتش به مروه یاد در خدمت می کردم یا پای مبارکش می مالیدم و ناخواب رفتن خدمت می کردم. و وقتی نیم شب و گاهی آخر شب در شبها که زمستان می آمدم باد بمروه می نمودم. و اگر از بخواب بیدار می شدند میفرمودند که برو تو هم خواب بکن. و کس را بهمرا همیکرد و قسم خود میدادند و درین باب اهتمام می فرمودند و من نیز بحسب فرموده ایشان اندک خود را دراز کشیدم. باز می نشستیم گاهی تلاوت قران می کردم و وقتی ذکر می گفتم بهمین نهج شب را می گزارانیدم. و اکثر طعام

خوردن من در خدمتش بود و اگر طعام خوردن مساهله می کردم حضرت و الدم میفرمودند که اندک نفس را هم آسائش ندهی و هنوز وقت ریاضت در پیش است. اگر چه ذوق من در آن او آن در کم خوردن و کم خفتن بود. لیکن چنان میگردم که میفرمودند و یقین می داشتم که فائده من درین مقدار است. و بعضی اسماء الهی و دعوات که در وقت نهه سالگی مرا فرموده اند تا هنوز که عمر من به پنجاه و دو سال رسیده باشد که وقتی خواهد بود که ورد آن از من قوت شده باشد. الحمد لله علی ذلک تاثیر تربیت و شفقت ایشان چنان قوت بهم رسید که اکثر شب بقیام می بردم و روزهای صائم بودم. حق سبحانه و تعالی در وجه عنایت حضرت ایشان اثری و خاصیتی نهاده بود که اگر هر چند کنی در مرتبه استعداد و قوت دور تر افتاده بودی.

#### اثرات تزکیه نفس

بتوجه و تربیت و الدم زود تر از قوت بفعل در آمدی و مرا هر چه هست توجه و عنایت ایشان است. و حضرت ایشان را جمیع حقوق از ابواب و تربیت و تعلم و ارشاد بر ذمه این نامراد ثابت است. از اوراد و وظائف و ادعیه و اسماء الهی و دعوات آن و اذکار جهر و اشتغال باطن از ابتدای حال هفت مرتبه بمرتبه می فرمودند و بحسب استعداد اوقات مرا ملقن و مجاوز میفرمودند و بحضور خود مشغول می کردند. اکثر اوقات از نفس نفیس حضرتش می برآمد که ان شاء الله تعالی زود از دوستان حق شوی. میفرمودند که تو یک مختصر از عالم ظاهری بخوانی ترا بسته است. بعد از آن ان شاء الله تعالی چنان ابواب برکت و سعادت بر تو بکشاید که اکثر علوم بی تکلف تحصیل نماید. هر چند تحصیل علم ما پیش استاد نابه بحث مرفوعات از کتاب کافیه نحو بود لیکن از برکت نفس پاک ایشان چنین اثر در آورد که در معلومات علوم از احادیث و فقه و تصوف یکممارستی دست داده. الحمد لله که اکثر کتاب ازین علوم عبوری واقع شد و غریب تر آنکه باوجود احاطه اوقات به اوراد و وظائف هر چند از ضروریات وقت می دانستم اکثر از شب و یاد روز بخط ریکی خود جای ها که می نوشتم و تقیید آن مرکبایت از

ضروریات وقت مبدا نستیم و بمطالعه آن حظ وافر می بردم- و چون شبهای بیداری بودم در اثنای بیداری در نیم شب والدیم و والدیه ماقدهس سرهما فریاد میزدند که بابا این چه میکنی؟ و والدیه ماقدهس سرهما فریاد میزدند برخاسته می آمد تا مرا بخواب رفتن زجر کند- فی الحال خود را دراز می کشیدم تا دروغ واقع نشود و میگفتم که خفته ام چه میفرمایند؟ باز می خواستم و می نشستم و مشغول می شدم- و اگر خواب بر ما غلبه میکرد نمک سنگ که در گره می داشتیم در چشمهای انداختیم و بهر جانب خانه می رفتیم تا خواب از من برود- تا هنوز لذت آن اشجار و اوقات در کام وقت من پیداست-

بیت

به نیم شب زفغانها که کرده ام بدرش  
اگر به گوش نگارم یکی رسید بس است

دستِ ارادت

تا الآن بفضل نامتناهی و ما توفیقی الا بالله و عمر هادر خیال خود این هوس می بردم و کار این راه می کردم لیکن همین وسیله که شرط این راه است بی او کارم بسر اونمی نشست- بارها از بشارت و ابتهو الیه الوسیله می شنیدم و در طلب وسیله میدویدم که گاهی این نامراد را باین دولت سرفراز- و اگر جانب استعداد خود می دیدیم خود را قابل این نعمت نمی یافتیم- تا آخر صدق نیت من کار کرد و شجره اخلاص ما باز بر آورد بر مثال و یزقه من حیث لا یحتسب بعد از مشاهده استیلا سلطنت محبت و داد و استعداد و قهرمان عقیده فرمود بیا که می گفت که از حضرت پیر دستگیر دست بدست بما رسیده است بتولی و با برسانیم دست ارادت بدست تصرف اودادم- در پایه یدالله فوق یدیهم دست اندازی کردم- و فرمود بدانکه هر چه کنند همه درین جادست بدست یابند- و دستوری بشریعت است-

دستور شریعت

نیز دستور شریعت آنست اول دست به عروه و ثقی شریعت زن تابعد از آن

بدرجہ قصوری حقیقت برسی۔ و بدانکہ درین سلسله اول از آداب شریعت به پرسند اگر کسی از شریعتِ مطهره شکایت کرد و صدشکر کند معذور نیست۔ فخذما اتیک و کن من الشکرین بعد از آن خرقة خاص مبارک و جای نماز و تسبیح خود وانگشتری که در انامل کامل داشتند و اسناد فرامین اوقات لنگر متبر که حضرت غوث الثقلین و وظائف که بادشاهان متعین کرده بودند همه را باین سرو سامان عنایت فرمود۔ این سعادت بود که سر تا پای مرادر گرفت اگر چه من بی نوا از حلیه اصلاح عاطل و از لباس تقوی عاری باشم۔ ستار العیوب و در دنیا و آخرت گناهان مرا در عفو و مغفرت بیوشید۔ عنایات دیگر آنکه بی سابقه طلب و توقع اجازت جمیع اورا دود عوات و اذکار و اشغال و اعمال این سلسله سینه و خانوداه علیه قادریه تصریحاً و بکنایت عنایت کرد۔

#### اظهار نیابت

و بفرمود که برو بر نیابت من کار کن و این نعمت را بهر که خواهد اظهار کن۔ بحسب امر من له الولاية این کار سر انجام می نمودم۔ حضرت مخدوم الاولیاء قطب العالم شیخ حامد جهان بخش قدس سره در حالت حیات خود چنانچه مزکور شد امر خلافت و سجاده نشینی را به این شریف و ولد لطیف و خلف رشید خود سپرد۔

#### اذن سلسله علیه قادریه

شیخ الاسلام خلیفه مطلق شیخ عبدالحق قدس سره گوید که اعنی سیدی و سندی و شیخی مشکات مصباح الاحدیته مرات جمال الحقیقته المحمدیة النور الازهر والسر الاقدس الاطهر غوث العالم الوصی الیهی جمال الدین ابو الحسن شیخ موسی شهید قدس سره بن شیخ حامد بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ محمد غوث بن شیخ شمس الدین بن شاه امیر بن شیخ علی بن شیخ مسعود بن شیخ احمد بن شیخ صفی الدین عبدالسلام بن شیخ عبدالوهاب بن شیخ الاسلام والمسلمین غوث السموات والارضین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر الحسنی الحسینی

الجيلانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

جميع لوازم و توابع این امر شریف از اشغال و باطن و اوضاع ظاهر بایشان تقویض فرمود۔ از جهت محبت و رضای که حضرت مخدوم را بایشان بود و قابلیت و استحقاق که در جوهر نفس معانته فرمود۔ از جهت صریح اذن بادالالت آنحضرت علیه قادریه درین باب یافت۔ و حضرت جهان بخش بعد از تقویض و تلقین در اندک مدت رحلت فرمود۔ کان و فاته قدس سره تاسع عشر من ذی قعد سنه ثمان و سبعین و تسعمائه و روضه عالی در شهر اُچه پر مزار است متبر که اجداد خود تاسیس فرمود که سال تاریخ متضمن حصول ازین ایبات است۔

رباعی

جدی جهت این سان کشیدی را  
بیایان چون رسانید آن موحد  
سزد گر سال تاریخش پیغمبر  
بجد ثانی ز جهد شیخ حامد  
(قدس اللہ تعالیٰ سره و اسرارهم)

در خَلْق و خُلُق و ارث حضرت نبوی ﷺ

شیخ الاسلام خلیفه مطلق شیخ عبدالحق قدس سره گوید که حضرت سلطان المشائخ غوث العالم قطب الدین و الدنيا اوتاد الاسلام و المسلمین سرا لله فی السماء و الارضین سید جمیل المحسن الدین ابو الحسن سید البهی الفرید شیخ موسی شهید قدس سره که در خُلُق و خُلُق و ارث حضرت نبوی است ﷺ و در زبان خود صاحب سجاده راستین سلسله علیه قادریه اند و آنحضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنه ورائی نسبت باطنی نسبتی دیگر هست که اهل خصوص را باشد۔ بارها بشرف رویت آنحضرت و حضرت عالم پناه ﷺ مشرف شده۔ و بحضرت مخدوم شیخ عبد القادر ثانی بطریق کشف قبر ملاقات نمود بشرف بیعت وی مشرف گشته است دوی۔ در شجاعت و علم و حلم و ارث مرتضویه رضیه است و در حسن سیرت و صورت و نقاوه آئمه اثنا عشر صورتی دارد که

حدیث کانت فی عینی موسی ملاحظته من رای احبه را مصداق بوده است و سیرتی که آیت وانک لعلی خلق عظیم را مصداق نورالله العالم بنوره و بنور اولاده مادام یقال اللهم صل علی محمد وآله اجمعین-

مشرف بودن بشرف دیدار رسول صلی الله علیه و آله وسلم

نقل است از شیخ الشیوخ سادات شیخ حامد گنج بخش بمن این نعمت عظمی عطا فرمودند- گفتند که برو و بر نیابت من کار جای کن و این را بهر که خواهد برسان و اظهار گردان- بحسب امر من له الولایته این کار را میگردم- و هر که برای انتساب سلسله علیه می آمد از جانب ایشان دست نیابت نوبتی میدادم، لیکن چون فراخور آن در خود استعداد نمی یافتم زود تر دست انابت نمی دادم- درین کاری بودم تا نصیب من سعادت دیگری و نعمتی عظیم تر از آن که از حدیث آن صبر کردن نمی آرم اگر چه آن اسرار است- سزاوار سر او کتمان لیکن از شوق حکایت بزبان می آید- بشنو که چون سعادت ازلی من به تحصیل این نعمت ابدی هدایت کرد دائم در اشتیاق آن بودم که بشارتی از مطلوب و محبوب حقیقی حضرت بشیر نذیر صلی الله علیه و آله وسلم و از پیر دستگیر خود غوث الثقلین علیه السلام اگر یایم تسلی و اطمینان گرفته در سلوک طریق مرید بستانم بلند است و این مطلب چه ارجمند را-

شعر

من و وصال تو هیئات بس عجب هوس است  
همین که نام تو ام بر زبان رود نه بس است  
این دائم درین سواد روز شب و شب روز می آوردم- گاهی شبها بیدار  
که شاید بارقه از آن جمال نیابد و گاهی روزها بخواب بخیال آنکه نشانی از وصال  
یایم-

رباعی

اگر تو وعده و صلح دهی به بیداری  
حرام باد سر خود اگر بخواب در آرم

وگر بخواب نمایی جمالِ خود یک دم  
بروز حشر نخواهم که سرز خواب برآرم

گاهی چون استعداد و استحقاق آن در خود نمی یافتیم - دستِ نا  
امیدی گونه میداد تا آنکه وقتی که حجابِ عمل و پندارِ طلب از میان رفت فضل و  
کرم کارِ خود کرد - آن شکسته نواز غریب پرور صلی الله علیه و آله و سلم این نامراد را شرفِ جمال با  
کمالِ خود مشرف فرمود - این نالائق را پیشِ خود نشاند و دستِ مرا بدستِ  
مبارک خود ماند و کلمه طیب

لا اله الا الله محمد رسول الله و کلمه شهادت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان  
محمداً عبده ورسوله واستغفر الله ربي من كل ذنب واتوب اليه من الذنب الذي  
اعلم ومن الذنب الذي لا اعلم انك انت علام الغيوب ولا حول ولا قوة الا بالله  
العلي العظيم -

دعاء قنوت و ایمانِ مجمل و مفصل هر یکی را سه مرتبه بر من تکرار  
و اعاده فرمود - بحسبِ امر این غریب نیز بدان اعاده نمود تا استغناء تکرار این  
کلمات سه بار آن حسیب صلی الله علیه و آله و سلم دستِ مرا بردستِ مبارکِ خود نگاه داشت - پس  
از آن مداد و قلم و کاغذ عنایت کرد گویا که میگویند بنویسی عظمت و جلالِ  
آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر ما غالب شده عرض کردم که یا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم مرا چه یارای  
آنکه بحضور آنحضرت می نویسم و گریه میکنم، می فرمایند تا آنکه بر تمام کاغذ  
نوشتیم -

زیارتِ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمته الله

پس از آن بجمال با کمال حضرت پیر دست گیر غوث الثقلین قطب  
الخاقین سید محی الدین ابومحمد شیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلی  
را در خواب مشرف شدم - و این نامراد را به مرید گفتن و دست دادن بخلق  
اجازت مرحمت فرمودند و پیشِ والدَم می آمدم و واقعات را عرض کردم و این  
استبصار میکردند و میفرمودند که در بابِ تو آنچه از خدا خواسته ام امیدواری

که بوجود آید۔

ماموریت

و در آخرت ایام رحلت (حضرت والد ماجد) بچند روز در خواب مَرُوی  
را دیدم که آیه کریمه

رَبِّ قَدَاتِيْتِي مِنَ الْمَلِكِ وَعَلِمْتِي مِنْ تَاوِيْلِ الْاِحَادِيْثِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

الآية ودعاء

اعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة

میخوانده باش و ظاهر آن مرد از اسلاف کرام حضرت ایشان بود این خواب را  
حضرت صفی در خدمت حضرت والد ماجد خود حضرت جهان بخش عرض  
کرد۔ جانب ایشان نگاه کرد و فرمود دم سرد بر آورده که با ما الحمد لله مامور شده  
خوانده باشی۔ و از آنوقت که حضرت ایشان را بقیامت تربیت خاص خود مستمر  
کردند بخواب و بیداری در خود آنحضرت یک رشد زیاتی مشاهده میکردند۔ و  
هر چه در راه سلوک میدیدند و مشاهدات وارد می شدند در خدمت حضرت والد  
ماجد خود عرض می رسانیدند۔

سجادگی

نقل است از شیخین شیخ الاسلام شیخ حامد گنج بخش و شیخ عبدالحق  
قدس سرهما که حضرت ایشان میفرمودند که چون آفتاب دین او دولت ماسوی  
قرب رحلت فرمود اعنی حضرت جهان بخش دنیا و ما فیها بر ما تاریک شد ۔  
برادری داشتیم سید عبدالقادر نام از ما به چند سال بزرگ درین باب نزاعی و  
خلافی بظهور آورد ۔ بسب کبرسن دعوی خلافت و سجادگی فرمود ۔ قضیه را  
بدرگاه والی عهد مرافقت نمود ۔ بعد از امیر والی عهد قضا و علماء و کبرای  
متصدی تفتیش و تحقیق حال شدند۔ جانب حق به شهادت عدول طرف این فقیر  
ثبوت پیوست ۔ از غرائب امور آنکه در آن وقت که این جماعت تحقیق حال  
میکردند ۔ برادرم قرآن و مجموعه او را دو بعضی اشیاء دیگر از آن مخدوم جهان  
بخش که بدست وی افتاده بود حاضر آورد و گفت که این ها از خدمت والد بما

رسیده وهمین دلیل بر ثبوت مدعاء خود اقامت نمود. فقیر در جواب گفت که معلوم شما است که این اشیاء از کجا بشمار سیده و چه نوع آمده. بعده گفتگو آرائ هر یک آمن أمراء واهل تفتیش برین قرار یافت که قرآن را بکشاییم تا به هر چه اشارت شود بر آن رویم. چون قرآن را کشادند آیته کریمه بر آمد که

فخرج منها خائفا يترقب قال رب نجني من القوم الظالمين. (القرآن ۲۱: ۲۸)

چون آیته کریمه مقوله حضرت موسی علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام بود متضمن بر مطلوب این فقیر است. و حقیقت وی و تحقیق ظلم و بطلان بجانب شق ثانی باعث حیرت عام و موجب تعین خاص باشد. خدمت والی عهد لازال ملکه و دولته معروض شد والی نیز بعد تحقیق و تفتیش این معامله بحضور خود درین باب منشور و سجل عنایت فرمود.

### فرمان

بدین مضمون تحقق مشحون فرمان طریقت شعار کمال آثار کمال الدین شیخ موسی و برادر کلان مشار الیه نظام الدین شیخ عبدالقادر مدت عمر مزید سبب سجاده و غیره نزاع و مناقشه بود. بعد از تحقق حکم فرمودیم که آنچه مدد معاش مشخص و مقرر خواهد شد برادران از قرار مناصفه متصرف خواهند گشت. و لنگر سه حصه به برادر کلان و دو حصه به برادر خُورد متعلق باشد. و مقام آنچه بشیخ موسی تعلق داشته باشد. و شیخ عبدالقادر در حامد پور اقامت نماید. و می باید که حکام و جاگیرداران و عاملان حال و استقبال و متصدیان مقرر دانسته مقام آنچه را بی مشارکت احدی بتصرف شیخ موسی گزارند که آنجا متصرف و قابض بوده. بطریق آبا و اجداد کرام خود مشغول باشد. و فارغ البال به دعای دولت انتصام قیام و اقتدام نماید و احدی را در مقام مذکور دخل ندهد. رعایت احوال و مراقبت آمال مولی الیه می آوردند. حسب الحکم عمل نموده به تقدیم رسانند و از فرمود در نگذردند. بتاریخ بیست دویم شهر ربیع الاول سنه نه صد و هشتاد و پنج تحریر یافت.

## ایذا و جفای اُچ

وازا ایذاء و جفای اُچه تابود که بر سر این فقیر ازین اخوان گِریگ سیر تان نگذشته سبب کشف حال و ابراز اخلاقِ اخوان بر اظهار آن مبادرت ننمود. آنان به توفیق و بفضل نامتناهی الهی جزای و افروقتی کامل که من شکسته در خور این انعام و اکرامم از حضرت غریب نواز شکسته پرور لا احصا لتعاهه و لاحصر الایته. این غریب فقیر را به لطف و عام خود بذوقی زحالتی مخصوص گردانیده که حضور و جمعیت من موقوف اختلاط و مصاحبت خلق نمانده. در مدت ها است که با خود سری دارم. هر چند که سری بود با خیال خود جوشم. اگر چه مالخولیا باشد آخر الامر چون مراد بوجه صدق و صداق و چون استشاره خلق کاری برآمد جز استخاره چاره نماند. بعد از حصول راحت و زوال و سواس که لازمه حال حرمان و یاس است. دست از همه کارشسته و چشم از عیال بسته نشستم تاپیش آید. کدام در بکشاید ناگاه بحکم ماخاب من اناب الی الله و قد نجا من التجا الیه. چاره گریبچارگان و راهنمای آوارگان مرا بجانب خود طلید و من ناکس را سلسله شوق در دل افکنده بسوی خود کشید. و من نامراد را یک نسبت بحیب خود صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم داد.

حاشاه ان بحرم الزچی مکارمه اوریر رج الجارمنه غیر محترم

و آنچه در بعضی اوقات خصوصاً به ابتلای جفای اخوان هذالزمان و در ورود شدائد این زمان فقیر حقیر از اکرام و انعام از حضرت بشیر نذیر صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم در واقعات بشارتها یافته ام اشاره نتوانم کرد. امید وارم که ظهور انوار متکفل ابراز و متضمن اظهار آن گردد ان شاء الله تعالی.

مدحت

اگر چه بکثرت نقصان ذاتی و قلت استعدادی فطری ناامیدی گونه در حصول مطلب و وصول مقصد راه یابد لیکن دست امید بلند است و پایه یقین ارجمند که چون در سفینه نوح نشسته ام به ساحل نجات رسیدنی است و جمال مقصود دیدنی. چه هر یک درین کشتی نشست اگر چه طوفان طغیان کند یقین

دان که از طوفانِ دوزخ در امان است - اعتمادِ من بر صاحبِ قدمیست که مالکِ رقابِ اولیاء است راهِ روی را ه نتواند یافت که در خدمتِ او قدم از سر نسازد و زیر پایِ او سر نه اندازد و این جو دسرافرازی ایشان است - کسی که قدم بر قدمِ جدِ خود مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بلکه دم بدم او رود سعادت آن سر است که پائمال او گردد - دیگران قطب اند و قطب الاقطاب و اگر ایشان سلاطین اند او سلطان السلاطین است - محی الدین که دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را بمیرانید زهی مرتبه که ایجاد دین از حی و قیوم است - و احیا از وی غوث الثقلین آن را گویند که انس و جن همه بوی پناه جویند - من بیکس سر پناه به او جسته ام و بر درگاه او افتاده مراجز عنایت او کس نیست و بغير لطف او فریاد رس نه -

غوث الاعظم دليل راه يقين	بيقين راهبر اکابر دين
شيخ دارين هادي الثقلين	زبده آل سيد الكونين
بادشاه ممالک قربت	ره نور د مسالک غربت
اوست در جمله اولياء ممتاز	چون پيغمبر در انبياء ممتاز
اولياء بند هاش از دل و جان	قدم او بگردن ایشان
وصف تعريف اوزمن نه نکواست	خود کرامات او معرف او است
من که پرورده نوال ویم	عاجز از مدحت کمال ویم
همه دم غرق بحرا حسانم	ای فدای درش دل و جانم
درد و عالم باوست امیدم	هست باوی امید جاویدم

امید دارم که اگر از راه بیرون افتیم اور رهبری کند و اگر از پای در ایم او دستگیری نماید - بحکم بشارتها که او به محبان خود داده است و سعادت تهای دنیا و آخرت آماده است - و فرمود است که قاضی الحاجات مرا سجل نوشته داده که در آن نام ها مریدان من تا قیامت ثبت افتاده همه را بمن بخشید و قلم عفو بر جرائم همه کشید - اگر نام من هم در نامه مریدان او مکتوب شده چراغم خورم که کار بر حسب مدعا مطلوب شده - من نام مرید اویم قبول دردمن به دست - وی

است خواهان اویم خواستین اومفوض بدوست - ادب حقیقی از مجازی مراکی  
 آید و صلوة دائمی باین بی نمازی نشاید لی بوی کردیم و پناه بدر گاه او برویم  
 ولیکن چنان دانم که چو این سعادت از ازل نصیب من است تا ابد خواهد بود  
 در آن زمان که از خود خبر نداشتم نامش بردل می نگاشتم -

من به عشق تو نه امروز گرفتار شدم  
 که گرفتاری من با تو ز روز ازل است  
 جاز به محبت او میکشد و مرا در آن مقدور نه و کرشمه عنایت او بخود  
 میخواند و مرا به آن شعور نه

هنوز از دم هستی خبر نبود مرا  
 که جذب عشق تو از خویش می ربود مرا  
 لطف باطن او بود که ظاهر و باطن مرا محفوظ و ملحوظ به یاد ذکر خود  
 داشت -

#### قطعه

آن را که رحمتش بدر لطف خویش خواند  
 از چاه بر کشید روان سوی ره برد  
 و آن را که هم زپای در آو رد مهر او  
 از راه - راست عاقبتش سوی چاه برد

#### اختتامیه

بدانکه از ابتداء ذکر مخدوم الاولیاء قطب العالم شیخ محمد غوث  
 (بندگی) الی غایت ذکر سلطان الشهداء بندگی غوث الاسلام ابی المحاسن  
 شیخ موسی (پاک) شهید قدس سره بحسی که در جامع الاقوال والاسرار  
 حضرت شیخ موسی (پاک) شهید بود ثبت کرده اند - همان عبارت در قید تحریر  
 در آمد - لله الحمد علی ذلک

(مخطوطه صفحات 187 الف تا 196 الف)

## تعليقات

سید سعدالله رضوی در بحر السرائر فی ذکر موسی پاک شهید

تحریر کرده اند کہ

شہادت

نقل است از مفتی الانام شیخ العظام افقہ الفقہاء شیخ محمد بقا بن عبدالملک بن فرید الفاروقی الملتانی کہ از زبان والدہ شہیدہ ام کہ والی عہد چند دہات منصوب بلنگر خادمان بہ آن جانب نہضت نمودہ است۔ فرود آمدند چند روز در آنجا ماندہ قصد کردند عساکر و نوالعبان و اہل اعتقاد جابجا متفرق بودند۔ وقت دریافتہ قوم لنگاہان جمع شدہ در شب برای غارت بر آن دہ افتادند۔ آنحضرت بسمع شور و شر از خادمی پرسیدند۔ او عرض کرد کہ لنگاہان دہ را غارت می کنند۔ فرمودند اشارت صحیح شد و زمان وصال آمد حضرتش سوار بر فیل شدند و خود را بہ چند کس معدودہ میان آنها رسانید۔ آنها بمجرد دیدن سواری حضرتش رو بہ ہزیمت نهادند و گریختند۔ درین اثنا از دست سلطان نام لنگاہ تیری بوجود کرامت آمود بجای پھلو مبارکش رسید و بحق پیوستند۔ کان ذلک ثلث و عشرين من شعبان سنہ عشر و الف (۱۰۱۰ ہجری) و ولادت شیخ موسی پاک شہید در سنہ نہ صد و پنجاہ و دو (۹۵۲ھ) بود تاریخ ولادتش ابو الفضائل و وفات روز چہار شنبہ بعد از یک پاس روز۔ (بقول شجرۃ الانوار اطراف اچہ شہادت یافتند)

تدفین اچہ

اورا در مقام اچہ دفن کردند۔ بعدہ چون والد ماجد و اجداد ایشان بخواب آمدند کہ قطب را از زیر پای مایان برون آرید و بجای دیگر دفن کنید

ودرین اثنا: خلف اعظم ایشان هم رسیدند.

تدفینِ ملتان

لهذا آن را از آنچه متبر که آورده آمده در ملتان دفن کردند که حال روضه

متبر که در آنجا است.

از اچ سفرِ ملتان

نقل است از راوی رحمته الله تعالی علیه چون بندگی شیخ الاسلام اوتاد الانام سید ابی حسن شیخ حامد گنج بخش بن الشیخ موسی شهید به ملتان مسکنت گرفتند. قوم رندان که مریدان بودند حویلی خود را بنظر ایشان بطریق نیاز گذرانیدند. پانزده سال بعد از یوم دفن حضرتش که سید یحیی و سید عیسی فرزندانش در "منگهی هنی" مدفون کرده بودند. از آنجا بر آورد و براسب سوار کردند و آمده در ملتان جایی که روضه منوره است دفن کردند. گویند که عنان اسب را بدست مبارکش داده بودند خاص و عام مشاهده میکردند. میگفتند که ببینید نقشی مبارک بعد از پانزده سال بر آمده است و سوار براسب شده می رود و هرگز رنگ روی و وجود عرفان آمود حضرتش تغییر نشده بود. اندرین از سر نو مریدان و معتقدان را اعتقاد مزید شد و موجب حیرت عالم گردید.

اولاد حضرت موسی پاک شهید

اگر چه آنحضرت را چهار فرزندان بودند. شیخ حامد، سید جان محمد، سید عیسی، سید یحیی. در حالت حیات خود امر خلافت و سجادگی خلف اعظم خود بندگی شیخ السلام اوتاد الانام شیخ حامد گنج بخش سپرد و جمیع لوازم و توابع این امر شریف را از اشتغال باطن و اوضاع ظاهر بحضرت ایشان تفویض فرمودند. والدۀ ایشان از سادات حسینیہ است نام او سیدة النساء امة القوی صحت خاتون است. از اسباط سید عبدالرحمن صفی الدین گذرونی خواهر زاده شیخ ابواسحاق گذرونی.

(مخطوطه صفحات 197 الف تا 198 ب)

## ارادت شیخ عبدالحق محدث دهلوی

در زبده الآثار شیخ عبدالحق محدث دهلوی نوشته است که  
 ”شرفاء گیلان که در دیار اُچِه و لاهور ساکن اند اولاد و اخفا و امجاد  
 ایشانند و از اولاد حضرت شیخ سیف الدین عبدالوهاب اند و خلیفه راستین و  
 صاحب عز و تمکین شیخ جامع کمالات صوری و معنوی سمی کلیم الله شیخ  
 موسی بن شیخ حامد گیلانی بود و کاتب حروف (عبدالحق) باشارت غیبی و  
 حکم لاریبی و باذن و اجازت و امر و والد خود که از نسبتان این درگاه و حاضران  
 گاه به گاه و حلقه بگوشان محبت این سلسله شریفه بود مرید و محب و مخلص  
 ایشان است و ایشان بامر سلطان زمان و بادشاه وقت در سلک امرا انتظام یافته  
 بتقدیر الهی در اقرب اوقات از دست بعض مریدان عاق شد لبادت و چشیده از  
 عالم رفتند و در ملتان مدفون گشتند و این فقیر رباعی در مدح ایشان مطابق واقع  
 گفته است

ای دیده بیا جمال منظور به بین  
 آن جبه و آن جمال و آن نور به بین  
 در وادی ایمن بمحبت بگذر  
 هم موسی و هم درخت هم طور به بین

ملتان مدینه صغیر از نسبت موسی پاک شهید

حضرت موسی پاک شهید بکثرت در ملتان طویل قیام دارد و شیخ  
 عبدالحق محدث دهلوی در سنه 986, 987, 995, 1000 هجری برای زیارت مرشد  
 ملتان تشریف آورد و ملتان را از نسبت مرشد به مدینه صغیر تشبیه می دهد:

ملتان چه عجب که دل پذیر افتاده است  
 چون منزل پیر دستگیر افتاده است  
 دهلی است اگر چه مکه خورد و له  
 ملتان چون مدینه صغیر افتاده است

(تاریخ ملتان فریدی جلد دوم صفحه 107, 108)

## گیلانیان ملتان

خانوادہ گیلانی زیرا کہ از اولاد حضرت عبدالقادر گیلانی اند بنا برین در استان ملتان خصوصاً در اُچ خیلی محترم اند۔ حضرت موسی پاک شهید غظیم صوفی خانوادہ گیلانی ملتان است۔ و پسرش حضرت حامد گنج بخش جہاں است۔ موسی پاک شهید در اُچ (۱۵۴۵ عیسوی / ۹۵۲ھ) متولد شد۔ او تحصیل خود از پدر خود دریافت نمود۔ بعد از بیایان رساندن تحصیل اور خطاب ”جمال الدین ابوالحسن“ داده شد۔ پدرش حامد گنج بخش و جہاں بخش در چہارده آوریل (۱۵۷۱ء عیسوی / نوزده ذیقعد ۹۷۸ھ) وفات یافت۔ و فاتش در موفقیّت پسران او وجہ تنازع شد بالآخر معاملہ را بہ دربار شاہی بُردند آنها بحق حضرت موسی پاک شهید محاکمہ نمودند زیرا او مرد صالح بود، و دوران قیام دربار شاہی عبادت خود را در دیوان خاص و دیوان عام می کرد۔ بعد از مدتی بہ ملتان بر گذشت و برای ہمیشہ (طویل قیام) انجاماند او کتاب تیسیر الشاغلین نوشت کہ دربارہ معاملات مذهب است۔ شہرہ صوفیانه این از شیخ عبدالحق محدث دہلوی است۔ شیخ از دہلی پیش او آمد و چند سال انجاماند۔ وقتی در ۱۵۹۰ء برای ملاقات ۹۹۸ھ۔ (اکبر نامہ ۱۰۱۰ھ) آقای صوفی از موضع مانگی ہتی (اسم جااست) می گذشت کہ از جنوب ملتان ہفدہ فرسنگ فاصلہ دارد۔ (شجرۃ الانوار، مضافۃ اُچ)۔ آنجا اورا رازن سلطان ننگاہ و دیگران شکار کردہ۔ رهن ہاوی را قتل کردند۔ نعش را نزد پسرش مخدوم سید حامد بخش در اُچ بردند۔ و آنجا دفن کردند۔ بعداً نعش (جسدی جان) را بہ ملتان رساندند۔ بر قبرش مقبرہ تعمیر کردہ شد۔ کہ زیارت گاہ خاص و عام است۔ از او چہارتا پسر ماندند کہ در ملتان محترم شدند۔ خانودہ اش طبع اسلام کرد و در مسلمانان و غیر مسلمانان یکساں معروف شد۔ پسرانش او در شہر ملتان در پاک دروازہ (اسم جااست) زندگی میکردند۔

نواب سید موسی پاک دین ہم مذهب را دوست می داشت بود او در (۱۶۵۸ء) بہ گفتہ شاہ جہاں پادشاہ داراشکوہ نائب ناظم (والی) ملتان شد دارا

شکوه بر او اعتماد کرد۔ و در مردم ملتان شهرت یافت۔ پادشاه برای زندگی کردن خانوادہ اش اقطاع داد۔ و برای روضہ موسی پاک شهید ہم جاداد۔ وقتی او والی ملتان بود جنگ شروع شد و در جنگ دارا شکست خورد، او بہ ملتان آمد آنجا مخدوم بہ او خیلی کمک کرد ولی وقتی معلوم شد کہ اورنگ زیب می رسد، دارا از ملتان بہ سندھ رفت۔ وقتی اورنگ زیب آمد موسی بہ او ملاقات کرد ولی او حامی دارا بود۔ و اورنگ زیب در بارہ او پرسش کرد۔ موسی بہ جرأت جواب داد کہ استاد او بہ ملتان آمدہ بود۔ ولی بعد از این شهر رفت و سفر کرد۔ از جوابش اورنگ زیب ناراحت شد۔ و از عہدہ اش معزول کرد۔ و مرد خود را برای والی ملتان (استان داری) ملتان مقرر کرد۔ سید موسی پاک دین در ملتان زندگی کرد، و اشاعت اسلام کرد۔ (یکم فوریه ۱۶۶۳ء، ۲۲ جمادی الثانی ۱۰۷۳ھ) وفات یافت۔ و در پهلوی مقبرہ موسی پاک شهید دفن شد۔ او سہ پسر داشت۔ کہ اسم ہای آنها، سید حامد سید حسن و مخدوم سید عبدالقادر ثالث کہ او مرد نیک بود۔ و شاہان مغل بہ آنها برای زندگی خوب، اقطاع بدون جز یہ عطا کردہ بودند۔ بر خانوادہ گیلانی ملتان مردم اعتماد می کردند۔ آنها در دورہ مغل کردار مهمی کردند۔ و ہمین طور بیعدہم۔“

(ملتان اے پروونس آف دی مغل ایمپائر از خانم دکتر حمیرا  
دستی رائٹل بک کمپنی، کراچی 1998ء بہ انگلیسی)۔

خلفاء و ارادت مندان معروف موسی پاک شهید

حلقہ ارادت موسی پاک شهید علیہ السلام در ہندوستان، ایران، توران افغانستان، بلخ و بخارا وسیع تر است۔ خلفاء ایشان فرزند رشید و سجادہ نشین مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی گیلانی در بار پیران پیر ملتان، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، میان شیر کرم علی قادری سیال شریف، سید شیر علی شاہ مشہدی، میر شمس الدین بخاری کالپی و شیخ محمد رشید جون پوری مصنف

درسی نصاب رشیدیہ مشہور است۔ (تذکرہ مخدوم الکل)

سلسلہ طریقت قادریہ شمسیہ رشیدیہ جون پوری

ای کہ بودت مایہ ۛ بود همه  
وی وجودت تست مسجود همه  
هر دو عالم از عدم ایجاد تست  
آن چه ما داریم با خود دادِ تست  
کارسازا بنده بی چاره ام  
دریابان هوس آوارہ ام  
صرف شد عمرم درین آوارگی  
از تو خواهم چارہ بی چارگی  
آن چه می خواهم ز تو آنم به بخش  
از براح این بزرگانم به بخش  
آن ابی الفیاض وهم ارشد رشید  
هریکے زان بادشاہ اهل دید  
بدر حق آن شمس دین قادری  
موسی و حامد ولی متقی \*  
شاه عبدالقادر آن قطب زمان  
مثل جد پاک خود غوث جہاں  
وان محمد سید روشن ضمیر  
شمس دین پاک باز وشاہ میر  
وان علی نور نگاہ اولیا  
سید مسعود شاه اصفیا  
وان سمی مصطفی احمد نام  
صوفی صافی دل و عالی مقام

عبدوهاب آن که قدرش ظاهرست  
 دستگیر او که عبدالقادر ست  
 وان شه دین بوسعید وبوالحسن  
 بو الفرح وارسته ازما ومن  
 شیخ عبدالواحد آن صاحب تمیز  
 قطب دوران شیخ او عبدالعزیز  
 بوبکر شبلی جنید وهم سری  
 قطب حق معروف آزاد ازسری  
 وان علی موسی رضا عالی مقام  
 شاهدان رادر صف مشهد امام  
 موسی کاظم امام دوسرا  
 جعفر وباقر علی رهنما  
 قره العین محمد مصطفی  
 سید الشهدا حسین مرتضی  
 وان علی شیر خدا والی دین  
 برتراست ازهر چه گویم بالیقین  
 وان محمد خاتم پیغمبران  
 خواجه دین پادشاه انس و جان  
 هم بذات خویش وقرآن مجید  
 کز تو برجان محمد در رسید  
 دیده ام را از رخت نورع بده  
 سینه ام را از غمت سورع بده  
 جز تو هیچ از این وآن یادم مباد  
 دل زبند عشقت آزادم مباد  
 آن چه دانم از همه دانم ترا

آن چه خوانم از همه خوانم ترا  
 از درون و از برون از پیش و پس  
 تو بچشمم جلوه گر باشی و بس  
 بردرد حالی نقاب از پیش رو  
 کل شی هالک الأوجهه  
 همچو انجم در ضیائے آفتاب  
 گم شوم واللّه اعلم بالصواب  
 بگزرم از هر چه باشد بیش و کم  
 دردی دردت بنوشم و مبدم  
 من نگویم این بده یا آن بده  
 ذره درد خودت جان بده  
 من نگویم سبحة یا زنارده  
 ساغر عشق خودم سرشار ده  
 من نگویم دوزخم ده یا جنان  
 بی خود اندر کوجه عشقم بخوان  
 با تو هاشم از همه بپریده  
 خلوتی در بی خودی بگریده  
 ناله شبها واشک بامداد  
 بسکه و مساز غم عشق تو باد  
 جان بدرد خود برون آرازتیم  
 هم بدرد خویش در گورنگیم  
 روز محشر هم باین مردان پاک  
 دردناک خود برانگیزی ز خاک  
 گرد هی دوزخ و گر جنت مقام  
 همدم درد خودم داری مدام

چون لغای خود به غم ناکاں دھی  
بهره چشم باین پاکاں دھی  
غیر ازین دیگر ندارم آرزو  
تو کریمے سائلم من موبمو

(سمات الاخبار صفحہ 124 تا 126 مطبوعہ دہلی)

★ سلسلہ طریقت قادریہ از شیخ سید عبدالقادر جیلانی تاسید موسیٰ پاک شہید  
گیلانی ”اباعن جد“ است۔

تیسیر الشاغلین

سید سعد اللہ رضوی قادری در بحر السرائر تحریر کردہ اند کہ

”حضرت سلطان الشهداء غوث العالم بندگی شیخ موسیٰ پاک شہید  
قدس سرہ را از راوی جامع حافل شامل انواع اذکار و دعوات کہ از آباء واجداد  
کرام خود را وایشان تصنیف کردہ اند بی نظیر و عظیم المثل است هیچ وردی  
باین منانت و ازانیت و فصاحت و بلاغت و جامعیت دیدہ نمی شود۔ از کلام  
کرامت انتظام حضرت غوث الثقلین کلامهای نقل کردہ و شرح نمودہ اند کہ  
موجب افزونی ذوق و شوق و ظهور انوار و اسرار است طالب صادق گر دست  
تمسک بان زندالبته بفضل الہی جل جلالہ و کرم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم  
وامداد حضرت غوث الثقلین بمقصود دارین می رسد“

(مخطوطہ صفحات 196 الف، 197 ب)

منابع

۱۰ اخبار الاخبار ص ۲۰۶، شجرة الانوار قلمی، رود کوثر ص ۲۵۰، تواریخ ملتان ص ۸۱، حدیقتہ  
لویا ص ۴، منتخب التواریخ جلد سوئم ص ۹۲، مرقع ملتان ص ۲۱۷، خطہ پاک اوچ ص ۱۳۲،  
حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۳۳، بر صغیر میں مسلم فکر کا ارتکا ص ۱۲۳،  
۱۲۴۔ مدارج النبوت ص ۲۰، زبدۃ الاثار ص ۱۱۲۲، انوار قمریہ ص ۲۳۵، تاریخ ملتان فریدی جلد  
دوئم ص ۱۰۷، ۱۰۸، تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی بی زید بو، جذب القلوب  
ص ۲۸۵، سمات الاخبار ص ۱۲۳ تا ۱۲۶

## ضمیمه الف

## دیوان قادری

مخدوم سید محمد غوث بندگی یک دیوان داشت - که اسمش "دیوانِ قادری" است پیامِ دیوانِ قادری معرفتِ خدا و حفظِ نفسِ خود است - دیوانِ قادری گنجینه نایابِ علم و معرفت است - حضرت بندگیِ مخدوم پیرو و جانشینِ صادق حضرت شاه جیلانی است حضرت مخدوم می گوید:

ما بلبل بوستانِ قدسیم      شهباز سفید دوست انسیم

این دیوانِ قادری گنجینه نایابِ علم و معرفت است آغازش از این چهار بیت می شود که غزلِ اولِ دیوان است -

ز بَحرتِ قطره (ای) عالم ، ز چاهتِ جُرعه (ای) دریا  
 مه از مهر تو یک ذره ، و خود از ماه تو بادا  
 تُو آن مطلوبِ جانانی که پیدائی و پنهانی  
 گهی بحری، گهی کانی، تُوئی گوهرِ درین دریا  
 مشو در بند ما ومن ، بگو از وادی ایمن  
 و آبا ما به میخانه که انیست آخرت ماوا  
 ز تابِ آتشِ هجرانِ مسوزانِ قادری را جان  
 ناز و عشوهٔ خوبان بود از صورت و معنا  
 قادری میگوید:

بقصدِ جانِ غمگینم آلا ای سوخ بنگرین!  
 کشیده خنجر مژگان ، چه داری قصد ازین غوغا  
 حُسنِ حقیقی هر جادری بیکر مجاز جلوه گراست آتشِ عشق و محبت که  
 در سینه هاروشن است این همه نتیجهٔ رونماییِ حسنِ حقیقی است -  
 محمد حافظ شیرازی هم میگوید:

خمی که ابروی شوخ تو در کمان انداخت

بقصد جان من زار و ناتوان انداخت  
چشم، مثرگان، ابرو، لب، رخسار، روی، زرخدان، پیشانی وزلف صلاح  
حسن حقیقی اند که سینه عشاق رامی درند قادی میگوید:

دلّم شد از سر زلفت ، پریشان گفتمش ، گفتا  
هوای بند چون دارد، صلاتش هر زمن برجا  
خواجه حافظ میگوید:

خلاص حافظ از آن زلف تابدار مباد  
که بستگان کمند تو رستگار اند  
خواجه حافظ می فرماید عاشق صادق فقط معشوق رامی خواهد او در  
کمند زلف معشوق افتاده از همه رنج و غم دنیا و قیود آزادی شود.

دل بی غم همی خوابی، دل غمگین بدست آور  
چون دل غمگین عشق آمد غمها جمله بی غم شد  
حضرت اقبال می گویند:

سکندر با خضر خوش نکته گفت  
شریک سوز و ساز بحرو بر شو  
تو این جنگ از کنا ر عرصه بینی  
بمیر اندر نبرد و زنده تر شو

قادی میگوید:

ز جام عشق سر مستم، دل و دین رفته از دستم  
شد مست از دولت عشقت میسر اینقدر مارا  
حکیم الامت علامه دکتر محمد اقبال رحمته الله می گوید: که شراب عشق  
حقیقی گداز جم (جمشید) کند و گاه را کوه میسازد و رو باه را قوت شیر می دهد  
و قطره را دریا میکند. و خاک را ثریا میکند.

ساقیا بر خیز و می در جام کن  
محو از دل کاوش ایام کن

شعله آبی که اصلش زمزم است  
 گر گدا باشد پرستارش جم است  
 می کند اندیشه را هوشیار تر  
 دیده بیدار را بیدار تر  
 اعتبار کوه بخشد گاه را  
 قوت شیران دهد روباه را  
 خاک را اوجِ ثریا می دهد  
 قطره را پهنای دریا می دهد  
 خیز و در جام شراب ناب ریز  
 هر شب اندیشه ام مهتاب ریز  
 تا سویی منزل کشم آواره را  
 ذوق بینایی دهم نظاره را

خواجه حافظ میگوید که وقتی ما از می خراب می شویم آن وقت ما  
 خزانه معرفت را می یابیم۔

بیا بیا که زمانی زمی، خراب شویم  
 مگر رسیم بگنجی درین خراب آباد

خزینه و دینیه همیشه از مقامات ویران و غیر آباد می یابیم خواهه حافظ  
 می فرماید: بیا مادر این خراب آباد (یعنی دنیا) برای یافتن خزانه (یعنی خزانه  
 معرفت) شرابِ عشق می نوشیم۔  
 قادری میگوید:

از قُلِّ قُلِّ تُوْ جَانِ بَاشِدْ قَابِلِ "قَالَو بَلِ"  
 هر لحظه یا دم میدهد از مشرب شاه و گدا

رباعی گولی معروف عارف بزرگ بابا طاهر عریان می گوید:

من از "قَالَو بَلِ" تشویش دارم  
 گناه از برگ داران بیش دارم  
 چون فردا نامه خوانان نامه خوانند

من در کف نامه سردرپیش دارم  
 قالبولی: آیت مبارک قرآن است؛ و اشاره است بطرف روز اول که وقتی  
 خداوند همه روح ها را جمع کرد و گفت: السُّ بریکم و آنها جواب دادند  
 قالبولی "بی شک تو خدای ما هستی- یعنی آنها اقرار ربوبیت کردند-  
 قادری میگوید:

اسرار شوق عشق تو کان گنج سرمدیست  
 گنجور قادری است ، شنواین درود را  
 مولانا جلال الدین رومی می گوید:

عشق های کزی رنگی بو د  
 عشق نبود عاقبت ننگی بو د  
 عشق بر مرده نبا شد پا ئید ار  
 عشق بر حی و بر قیوم د ار

دیگر رومی می گوید که هر چند من عشق را شرح میدهم وقتی به عشق  
 آیم از آن (شرح) خجالت می کشم-

هر چه گویم عشق را شرح و بیان  
 چون به عشق آیم خجل باشم از آن  
 رومی چه خوب گفته است:

از محبت تلخ ها شیرین شود  
 از محبت مس ها زریں شود  
 از محبت دُر دهاصافی شود  
 و ز محبت دَرَد ها شافی شود  
 از محبت خارها گل می شود  
 و ز محبت سر کها مل می شود  
 از محبت دارتختی می شود  
 و ز محبت بار بختی میشود

حکیم الامت علامه دکتر اقبال رحمۃ اللہ علیہ می گوید که خودی (معرفتِ خود،  
 معرفتِ نفس) از عشق و محبت استحکام می پذیرد-

عشق را از تیغ و خنجر باک نیست  
 اصلِ عشق از آب و باد و خاک نیست  
 در جهان هم صلح و هم پیکار عشق  
 آب حیوان تیغ جوهر دار عشق  
 از نگاهِ عشق خار شق بود  
 عشق حق آخر سراپا حق بود

رومی میگوید:

از همین عشق جسم خاکی بر افلاک رسید:

جسم خاک از عشق بر افلاک شد  
 کوه در رقص آمد و چالاک شد

علامه داکتر محمد اقبال می فرمودند همین عشق است که از شعله اش  
 مقام فاروق و ابوذر می رسی:

شعله اش چون لاله در رگهای ما  
 نیست غیر از داغ او کالای ما  
 اسود از توحید احمر می شود  
 خویش فاروق و ابوذر می شود

دیگر علامه اقبال می فرمودند:

پست اندر سایه اش گردد بلند  
 خاک چون اکسیر گردد ارجمند

(خدا) تو جان آفرین هستی و جانِ جان هم بلکه جانان هم هستی ای تو  
 پیکر م آفریدی و روح هستی روح چه تو روح روح هستی، پس تو محبوب روح  
 هستی از ازل تا ابد هستی - قادری حضرت بندگی مخدوم می گوید:

من تن شدم، تو جان شدی، جان چه که جانِ جان شدی  
 جان را یکی جانا نه ای از ابتداء تا انتها

(غزل 4 شعر 10)

امیر خسرو دهلوی که بدستِ حضرت نظام الدین اولیاء بیعت کرده بود  
 و لقب ترک الله داشت - او را بلبلِ هند هم میگویند، گفته است:

من تو شدم ، تو من شدی  
 من تن شدم، تو جان شدی  
 تا کس نگوید بعد از این  
 من د یگر م ، تو د یگری

خود بینی خدا بینی است - قادری حضرت بندگی مخدوم می گوید:

بشارت می رسد هر دم ز اسرارِ قدر ما را  
 بگویی یار می گردم چه بینی در بدر ما را!

نیز گوید:

ساقیا جام وحدتم فرما  
 که ملولم ز کثرت رفاق

(غزل) 196

المختصر قادری فرمود:

مظهر انسان بمظهر روی آرد لاجرم  
 آیت انا الیه راجعون مشتمل

(غزل) 211

در شرح و فی انفسکم افلاتبصرون، مغربی نوشت که

گفتمش خواهیم که بنیم مر ترا ای نازنین  
 گفت خواهی گر مرا بینی برو خود را به بین  
 گفتمش با تو نشستن آرزو دارد دلم  
 گفت گرای آرزو باشد ترا با خود نشین  
 گفتمش بی پرده باشد گر سخن گویم رواست  
 گفت در پرده نشاید گفت با ما پیش ازین

مرا هر لمحہ هر لحظه و هر ثانیه از اسرارِ قضاء قدر مژده می رسد چرا بمن جاهای  
 دیگر می جویی من که طواف کوی یار میکنم-

”یکی را بگیر و محکم بگیر“

مخدوم بندگی میگوید که برای حس کردن این، راهنمایی مناسب باید داشت.

دهان و چشم و زلف تو چون صاد و میم و دال آمد  
بحمد الله که هر حالی صمد شد راهبر ما را

(غزل 7 شعر 7)

دهان یعنی حدیث قدسی زبان حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم است. چشم حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم که بوقت معراج بطرف خدا نگران بود زلف موی مبارک حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم، حضرت بندگی مخدوم می گوید که خدا را شکر راهبر ما یعنی پیغمبر ما حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم است که در او خدا ”صمد“ ظاهر شده است. خدا خودش گفته است که من در هیچ چیز اینطور ظاهر نشده ام که در انسان شده ام.

خدا را شکر که ”صمد“ راهبر ما است.

نیز مخدوم قادری میگوید که:

عالمی روشن شد از نور جبین احمدی  
جهل بو جهل از کجا و ظلمت شیطان کجاسب

(غزل) 50

اختتام دیوان قادری بر ترجیعات با این اختتامی شعری کند چنان که حضرت بندگی مخدوم پیرو و جانشین صادق حضرت شاه جیلانی است:

ما بلبل بوستان قدسیم      شهباز سفید دوست انسیم

من بلبل بوستان حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ام و دوست و نگهبان عرفا هستم.

در آخر دیوان قادری این حکایت نادر موجود است. آورده اند که بخدمت حضرت قطب الربانی، غوث الصمدانی، محبوب سبحانی، سلطان الاولیاء، حجة الاسلام والمسلمین، قطب الآفاق بالاتفاق، حجة الله علی الخلق، نائب رسول الله فی الخلق حضرت غوث الاعظم و أرضاه سلطان سنجر سامان

پادشاه سلطنت ملک نیمروز یعنی کابل غایبانه معتقد خاص و فدوی با اختصاص گشته بود، روزی عرض التماس نمود که تمام ملک و مُلک خود را نذر درگاه آنحضرت نموده ام - امید که بقدم میمنت لزوم تشریف فرموده قبول فرمایند، و این غریق بحر اشتیاق را دست گرفته نجات بخشد - حضرت غوث الاعظم در جواب آن التماس این رُباعی بمناسب چتر سنجر که سیاه بود نوشته فرستادند:

چون چتر سنجری رُخِ بختم سیاه باد  
فقر گر بُود هوسِ مُلکِ سنجرم  
نا یا فتست جانِ من آن ذوقِ نیمشب  
صبد مُلکِ نیمروز بیک جو نمی خرم

چون پادشاه این رُباعی خواند، نا امید گشت و اشتیاق دیدار فیض آثار که در دل داشت یک تخت عاج مُنقش مع عربضه نوشته فرستاد که از راه لطف و کرم امیدوار است که شبیه مبارک را تصویر فرموده متاز فرمایند تا ما را از مشاهده آن تسکین دل محبت منزل حاصل نماید - بعده تخت و التماس هر دو قبول فرموده، تصویر مبارک خود را نویساننده عنایت فرمودند و در وقت وعظ آن حضرت بران تخت نشسته وعظ و نصایح می فرمودند -

در اخبار الاخبار نوشته است که حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی شاه وقت را جواب داد که

به هیچ باب ازین باب روئی گشتن نیست  
هر آن چه بر سر مامی رود مبار کباد  
کسی که خلعت سلطان عشق پوشیده  
به حله هاع بهشتی کجا شود دل شاد

این جواب مشابه غوث الاعظم است -

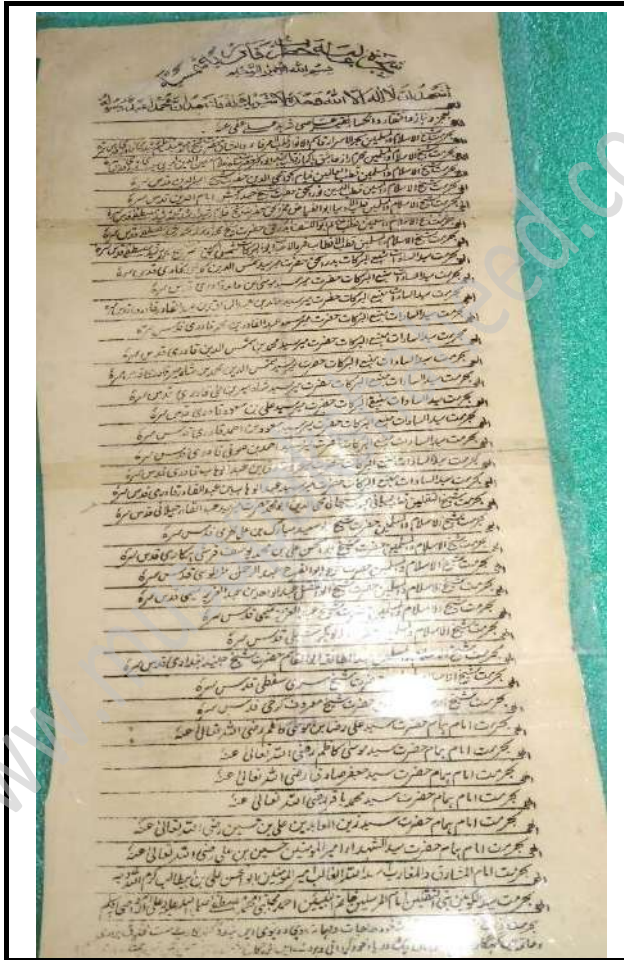
### منابع

- \* دیوان قادری از مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی از اوج شریف - کتابخانه دانشگاه پنجاب لاهور (فارسی غیر چاپ شده)  
دکتر سائره خانم مقاله دکتری بعنوان "دیوان قادری" از دانشگاه تهران ایران تحریر

کرده اند-

\* دکتر محمد جمیل قلندر، پروفیسور دانشگاه اسلامی بین المللی اسلام آباد چند غزل اردو ترجمہ و تفسیر کرد۔ در مجلہ ”آئینہ کرم“ در شہر جہنگ چاپ میشود۔

\* دیوان قادری بمعہ ترجمہ بہ زبان اردو بتوسط خانقاہ منگانی شریف چاپ شد



عکس سلسلہ طریقت و تادریہ خانقاہ حضرت شیخ محمد رشید  
مصنف درسی نصاب مناظرہ رشیدیہ ، جون پور، انڈیا

## ضمیمہ - ب

## تیسیر الشاغلین

خانوادہ گیلانی ملتان برای معرفتِ نفس یک نصاب احکامِ قادریہ دارد و آن ”تیسیر الشاغلین“ است کہ تصنیفِ حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی است۔ پیامِ حضرت موسیٰ پاک شہید عاجز شدن در حضورِ خدا و محبت بہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بہ مخلوق خدا است۔

حضرت موسیٰ پاک شہید بہ درویش نصیحت کرد اگر می خواهی بدرجہٴ مردِ اعلیٰ رسی، حضوری، و محبت لازم است کہ فرمودند:

## دعا و سکوت

ای درویش!

بدانکہ در حقیقت سوال و دعا و سکوت و مساک ازان و تفضیل یکی بردیگری قوم را اختلاف است بعضے دعا را برسکوت فضیلت نہادہ اند و جمعی سکوت را بردعا ترجیح کردہ اند و در ضمن دعاء نوعی از شکایت - چہ اصل این کار تزلزل و نضوع و انکسار و ابتہال و حضور دل است ہر وقتی و حالتی کہ رونندہ را دست دہد باید کہ مطابق آن کار کند چہ از درویشان و چہ از شغل و حضور جان - (ص - ۲)

ترجمہ: پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ بعض نے دعا کو خاموشی پر فضیلت دی ہے اور بعض نے خاموش رہنے کو دعا پر ترجیح دی ہے کیونکہ انکے خیال میں دعا ایک طرح کی شکایت ہے، لیکن سکوت اور دعا طلبی دونوں کی اصل اور بنیاد ایک ہی ہے یعنی عجز و انکسار، خشوع و خضوع، دل کی حضوری اور کشائش قلب، پس سا لک کو جیسا وقت اور جیسی حالت و کیفیت میسر ہو وہ اس کے مطابق عمل کرے خواہ وہ درویشی

کے مرحلے میں ہو، اشغال میں مصروف ہو، یا اسے قلب کی حضوری مل چکی ہو،

(O Believers of ALLAH (Darvish)

First of all it should be made clear and understood that some people prefer prayer to quietness while some prefer quietness to prayer. The latter consider prayer a sort of complaint. But silence and prayer both have the same essence that is humbleness, preparation and submission of heart so whatever time or state the asker is, in he must act accordingly. Be that he is:

He is in the stage of Darvishi (the state of being

Thoroughly, engrossed in ALLAH).

He is busy in his personal crafts

Or he has attained the submission of heart to ALLAH

to the extent that he realizes the Reality).

طہر قلبی

ای درویش!

یا مجیب الحق عزوجل ورفیع قدرہ کیف ما  
وراء و طہر قلبک الذی ہو مسکن الحق استجیو  
امن اللہ عزوجل وانظروا بقلوبکم الیہ الیس عما  
سواہ واقعد علی بابہ بسیف التوحید والاخلاص  
والصدق فلا تفتحه لاحد غیرہ ولا تشتغل زاویا من  
زاویة قلبک بغير

ترجمہ:

حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

اے غالب و برتر اللہ کو پکارنے والے

اس کی قدرت پر غور و فکر کر

اور اپنے دل کو پاک کر

کیونکہ وہ اللہ کا مسکن ہے  
 تم اللہ بزرگ و برتر سے سنو  
 اور ماسوا کو بھول کر اپنے دلوں کے ساتھ اسے دیکھو  
 اور اپنے دل کو پاک کر  
 کیونکہ وہ اللہ کا مسکن ہے  
 تم اللہ بزرگ و برتر سے سنو  
 اور ماسوا کو بھول کر اپنے دلوں کے ساتھ اسے دیکھو  
 اس کے دروازے پر بیٹھ  
 صدق، اخلاص اور توحید کی تلوار کے ساتھ  
 تو وہ غیر کے سوا  
 صرف تمہارے لئے کھولے گا  
 لہذا اپنے دل کو اس کے سوا کسی اور کی طرف مشغول نہ کر

(O! Believers of ALLAH (Darvish)!

Say Hazrat Shaikh Adbdul Qadir Jilani (RA):

O!, you who call the one and the dominant ALLAH

Contemplate on the power of ALLAH

Purify your heart

As human heart is the abode of ALLAH

Listen to The Grand ALLAH

Forget all else and see Him with your inner eye

And purify your heart

As human heart is the abode of ALLAH

Forget all else see Him with your inner eye

Be at His door

Call Him with the perfect belief in His oneness, sincerity and truth  
 Then He except other  
 Will expose for you  
 So make your heart his slave only  
 Never busy it for anyone else)

## حضورى

ہاں ای درویش!

حاضر باش حق سبحانہ و تعالیٰ ہمہ جا حاضر است بظاہر و باطن  
 در ہمہ وقت و در ہمہ حال ناظر زہے خسارہ کہ دیدہ دل از لقائے او بر  
 داشته سوی، دیگر نگرید طریق رضائے دی گذاشته راہ دیگر روی دل از  
 ہمہ بر کن و در خدائے نہ و از ہمہ بگسل و بحق پیوند کہ جمال و کمال  
 در جمیع اشیاء کہ ظاہر از پر تو جمال و کمال اوست - پس ہر جا کہ  
 دانائے دانائی اثر دانائی اوست و ہر کجا بینائی بینی ثمرہ بینائی اوست -  
 پس باند کہ از جزو کل راہ بری - و از نقید بحق و از مقید بمطابق  
 روآوری اگرچہ آدمی بسبب جسمانیت در غائت کثافت است -  
 اتا بحسب لطافت روحانیت در نہایت لطافت بھرچہ توجہ کند رنگ آن  
 گیرد - و بھرچہ روآرد حکم آن پذیرد پس اے دوست با ہوش و  
 خود را از نظر خود پیوش و بر کاری اقبال کن کہ ترا بر حقیقت مشغول  
 گرداند - و ترا از تو برہاند - چندان مداومت آن شغل نمائی - کہ با جان  
 تو آمیزد و ہستی تو از تو بر خیزد - این معنی ہمیں ذکر بر حقیقت  
 اوست -

یا عالم بی و یا قریب منی یا شاہد علی - (ص ۴۴، ۴۵)

ترجمہ: حاضر ہو، حق سبحانہ و تعالیٰ ہر جگہ حاضر ہے باطن میں بھی اور ظاہر میں بھی  
 ہر لمحے اور ہر حال میں وہ دیکھ رہا ہے کتنے خسارے میں ہوتے ہیں کہ اپنے  
 دل کی آنکھ کو اس کی طرف سے ہٹا کر اور اس کے دیدار سے دور کر کے

تم دوسروں کی طرف دیکھتے ہو۔ اس کی رضا کے راستے کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر چل پڑتے ہو۔

ان تمام "دوسروں" سے دل کو علیحدہ کر دو اور ایک اللہ پر رکھ دو۔ تمام دوسروں سے رشتے توڑ دو اور حق کے ساتھ جڑ جاؤ۔ دنیا کی جتنی چیزوں کے اندر تمہیں حسن و جمال اور کمال دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب اسی کے حسن و جمال اور کمال کا عکس ہے کوئی دیکھنے والا جہاں کہیں بھی ہے وہ اسی کی بینائی کا ثمرہ ہے اور جہاں کسی جاننے والے کو جانتے ہو تو وہ بھی اسی کے علم و دانش کا اثر ہے۔

پس ضروری ہے کہ جزو سے کل کی طرف چلو، تقلید سے حق کی طرف اور مقید سے مطلق کی طرف رخ کرو، اگرچہ انسان اپنی جسمانیت کی وجہ سے انتہائی کشفاتوں کے درمیان گھرا ہوا ہے لیکن روح کی لطافت کے اعتبار سے انتہائی لطیف بھی ہے کیونکہ جس چیز کی طرف توجہ مرکوز کر دیتا ہے اسی کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جس چیز سے دل لگا لیتا ہے حکم بھی اسی کا قبول کر لیتا ہے۔

پس اے دوست کوشش کر اپنے آپ کو اپنی نظروں سے چھپالے ایسے کام میں لگ جا جو تجھے حقیقت میں مشغول کر دے اور تجھے خود تجھ سے رہائی دلا دے اس شغل کی اتنی مداومت کرو کہ یہ تمہاری جان کا حصہ بن جائے اور تمہاری ہستی تم سے جدا ہو جائے اس مفہوم کیلئے یہی ذکر ہے جو اس کی حقیقت پر ہے۔

یا عالم بی ویا قریب منی ویا شاہد علی

اے (میرے اللہ) میرے بارے میں جاننے والے

اے (میرے اللہ) میرے قریب

اے (میرے اللہ) مجھ پر گواہ

(Listen, O Believers of ALLAH (Darvish)!

Be here, as ALLAH is everywhere. He is the Reality. ALLAH is present in the apparent (outward) and in the hidden (inward/heart). He is omnipresent, present at this moment, present in every state. You will be at a great loss, if you divert your hearts (the inner eye) from His manifestation and look to others. If you leave the path that is His and tread the paths of others, you will be on the losing end. Detach your heart from all else and attach your heart to One ALLAH. Disjoint yourself from every one else and bond yourself to ONE and the ONLY ALLAH. The beauty and the grandeur of every object of this world is His Reflection. The seeing see through ALLAH's eyes (Eyes granted by ALLAH), the knowing know by the knowledge granted to them by ALLAH.

Therefore, march from part to the whole, following to be followed, and submission to, to be submitted. Human body, embedded in a delicate soul, possesses a unique feature. Human body can mould itself into an object which it concentrates upon and submits itself to. In other words, it appears in an object it submits itself to. Similarly, man obeys that which he surrenders his heart to.

So, o companion, hide yourself from your own eyes, adopt the craft that attaches you to the Reality (ALLAH) so that you free yourself from the slavery of the self. Implement this craft so much that it becomes a part of you and hence you lose every attachment from your own identity. Lose self identity and acquire unity with the Reality is the Realization).

## صلوة

هان ای درویش حاضر باش و بدان!

که لفظ صلوة در اصل لغت موضوع است بازای معنی دعا و در شریعت بازای مجموع اذکار و هیاتی چند قلبی و قالبی و فعلی یعنی حقیقت دعا ئی بروصفی که اتم داعم بود انیست که اجزائے وجود بنده قولاً و فعلاً و علماً و حالاً حق سبحانه و تعالی را از سر تضرع و ابتهال بخواند و همگی او گویا زبانی گردد و چنانچه هیچ لذزه از ذرات وجود ظاهرًا و باطناً از دعا

متخلف نبود۔ (ص: ۶)

ترجمہ: صلوة کا لفظ اصل میں تو عام استعمال کی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی دعا کے ہیں لیکن شریعت میں اس سے مراد تمام ذکر و اذکار اور بعض قلبی، جسمانی اور عملی شکلیں ہیں پس دعا کی یہی حقیقت ہے جو انتہائی پختہ اور مکمل ہے تشریح اس کی یہ ہے کہ بندے کے وجود کے تمام اجزاء تولاً فعلاً عملاً اور حالاً حق سبحانہ و تعالیٰ کو حد درجہ عجز و انکساری اور خوف و خشیت کے ساتھ یاد کریں یعنی اس طرح یاد کریں کہ گویا یہ خود مجسم زبان بن جائیں انسانی وجود کے ذرات میں سے کوئی ایک ذرہ بھی ایسا نہ ہو جو اپنے باطن کے اعتبار سے دعا طلبی میں پیچھے رہ جائے۔

Now listen with full attention, O Believers of ALLAH (Darvish)!

The word Salah is in fact a common word and it means to pray. But according to Shariah it refers to all the acts of calling ALLAH, some heartfelt physical and practical forms. Therefore, this is the reality of praying that is the most solid and the most perfect. The explanation is that all the ingredients of human figure i.e. the sayings, the acts the doings and in all the states must zikr ALLAH with utmost humility and awe. It means Praise is for that man must call and pray to ALLAH (Subhanahu: All Him) in such a manner as the whole human existence becomes the tongue i.e. the embodiment of submission from every single part. While man is in the state of praying, not a slightest part of human body must be detached from ALLAH and attached to the outer world.

اتباع رسول ﷺ

ای درویش

دیگر ہر سنتی از سنتهای آن سرور بمشابه جدول دانی  
از دریائے وجود مسعود آن حبیب معبود ﷺ بنوعے منشعب

شده کہ از مدد فیضان و جریان اود در زمین قلوب است محبوب

محبت دریا حین یقین روید۔ (ص: ۶۹)

ترجمہ: سرور کائنات ﷺ کی ہر سنت کو ایک ندی کی مانند سمجھو جو اس حبیب معبود حقیقی ﷺ کے وجود مسعود کے دریا سے پھوٹ کر اس طرح شاخ در شاخ پھیل جاتی ہے کہ اس کے فیض و کرم کی روانی اور سیرابی سے دلوں کی زمین کے اندر سے محبت کے پھل پھول اور ایمان و یقین کی خوشبوئیں اگتی ہیں۔

(Listen, O Believers of ALLAH (Darvish)!

"Every Sunnah of Holy Prophet is like a stream which is flowing from the river of the glorious of Holy Prophet (SAW) in the forms of various Canals for irrigating and fertilizing the land of hearts & souls to grow the Fruits & flowers of the love to produce the fragrance of faith and trust").

### ذکر

ای درویش

باید کہ بعد از کسب ذکر لاله الا الله و ذکر الا الله اسم ذات کہ یا الله است بدین روش مشغول کردو۔

ترجمہ: جب لاله الا الله کا ذکر اور الا الله کا ذکر حاصل ہو جائے تو اسم ذات یعنی یا الله کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔

(Listen, O Believers of ALLAH (Darvish)!

When the dhikr of Laala-il-Allah and the dhikr of illa-Allah is attained, then engage in the dhikr of the Name of Allah, O Allah.

### درود شریف

ای درویش

درود بر آن محبوب ﷺ اکثر عدد خواندہ باشد۔ (ص ۳۴)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے رہا کرو۔

(Listen, O Believers of ALLAH (Darvish)!

Send abundant belessings (Darood) on Holy Prophet (PBUH)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَسَدَنَانَا وَطَيِّبِ قُلُوبَنَا وَحَبِّبْنَا وَشَفِّعْ ذُنُوبَنَا مُحَمَّد

وَعَلَى آلِهِ وَعَتَرَتِهِ وَاهْلِ بَيْتِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

### ماخذ

- 1- تیسیر الشاغلین (فارسی) از سید موسی پاک شهید گیلانی ملتان مطبع صدیقہ فیروز پور۔ انڈیا ۱۳۰۹ھ
  - 2- تیسیر الشاغلین اردو ترجمہ، از ڈاکٹر مہر عبدالحق بیکن بکس، ملتان۔ پاکستان 1997ء
  - 3- انگریزی ترجمہ از پروفیسر عامر حفیظ ملک، ایمرسن یونیورسٹی ملتان تیسیر الشاغلین مطبوعہ
- \* تیسیر الشاغلین از سید موسی پاک شهید گیلانی، بتوسط مکتبہ صدیقی فیروز پور (ہند ۱۳۰۹ ہجری) بہ فارسی چاپ شد۔ (قلمی نسخہ محی الدین قادری قصوری )
- \* ترجمہ بہ زبان اردو از ڈاکٹر مہر عبدالحق بیکن بکس ملتان در ۱۹۹۷ء چاپ شد۔
- \* ترجمہ بہ زبان اردو از ڈاکٹر خالق داد ملک کہ رئیس بخش عربی است دانشگاه پنجاب لاهور، بعنوان ہدایت المریدین و ارشاد السالکین، ۲۰۱۱ در شیخو شریف چاپ شد۔ (قلمی نسخہ سید بشیر حسن گیلانی، کالا باغ)
- مخطوطات تیسیر الشاغلین:
- \* کتب خانہ دربار پیران پیر ملتان
- \* کتب خانہ نوشاہیہ ساهنپال شریف، (علامہ شرافت نوشاہی)
- \* کتب خانہ سر میدنی شیخوپورہ۔ (نعیم اختر)
- \* ہدایت المریدین و ارشاد السالکین: کتب خانہ گیلانیہ اوچ شریف
- نیز اردو ترجمہ مفاد گیلانیہ از مخدوم سید محمد شیخ حامد شمس الدین سادس سجادہ نشین اوچ گیلانیہ
- \* ہدایت المریدین و ارشاد السالکین: پبلک لائبریری، باغ لانگہ خان ملتان
- \* اوراد قادریہ، خدا بخش لائبریری پٹنہ ریاست بہار انڈیا
- \* اوراد قادریہ، خانقاہ منعیہ پٹنہ ریاست بہار انڈیا

## ماخذ و مراجع

مصنف	کتاب	ناشر
محمد نوث بنگی اوچی مخدوم	دیوان قادری قلمی	پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور
خلیق احمد نظامی	تاریخ مشائخ چشت	ندوة المصنفین، دہلی انڈیا 1980ء
خلیق احمد نظامی	حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ندوة المصنفین، دہلی انڈیا 1953ء
عمر کمال خان	ملتان لنگاہ دور میں	بزم ثقافت ملتان 1995ء
حکم چند	تواریخ ملتان	بزم ثقافت ملتان
گیلانی علی اصغر سید	شجرۃ الانوار قلمی	مملو کہ سید بشیر حسن گیلانی کالا باغ / پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور
اکرام الحق شیخ	ارض ملتان	شعبہ نشر و اشاعت الاکرام، ملتان
ڈاکٹر روبینہ ترین	ملتان کی ادبی و تہذیبی زندگی میں صوفیاء اکرام کا حصہ	بیکن بکس ملتان
اوچی محمد ادریس	شجرہ مطہرہ جیلانیہ قلمی	گیلانی لائبریری اوچ شریف
محمد دین کلیم قادری لاہوری	تذکرہ مشائخ قادریہ	مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور 1975ء
دہلوی، مرزا محمد اختر	تذکرہ اولیائے پاک و ہند	ملک اینڈ کمپنی، رحمان مارکیٹ لاہور
عبدالمجید کاتب رشیدی، مولانا	سمات الاخیار	شاہ عبدالعلیم اسی فاؤنڈیشن، دہلی انڈیا، تحقیق، تدوین، تشریح خوشنورانی 2015ء
صادق محبوب شاہ گیلانی دہلی	بجرا لجمان	حمیدیہ سٹیم پریس لاہور 1332ھ طبع دوم بجنور 1336ھ
مفتی غلام سرور لاہوری	خزینۃ الاصفیاء (قادریہ)	مترجم ہیر زادہ اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور 2010ء

کتب خانہ، لاہور میوزیم، لاہور	عین لتصوف قلمی	گیلانی، سید مجتبیٰ
مطبع حیدری صفدری، ممبئی انڈیا 1300ء	کنز الانساب	فانی شاہ عطا حسین
مطبع مجمع العلوم، لکھنؤ انڈیا	انجاز غوثیہ	ابوالعلا قاسم مولانا
خصر منزل، ملتان	غوث اعظم	قاضی برخوردار ملتانی
ادارہ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، گجرات (منڈی بہاوالدین)	شریف التواریخ جلد اول	نوشاہی، شریف احمد شرافت
رہزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، دہلی انڈیا 2015ء	فقہ و فقہاء درہند	نقوی، پروفیسر سید علی محمد
درگاہ غوثیہ، پانی پت، انڈیا 1955ء	تذکرہ غوثیہ	سید گل حسن
تدوین جدید ڈاکٹر رضیہ سلطانہ، نظر ثانی پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی و ڈاکٹر یونس قادری، دربار حضرت پیر میراں ملتان	حضرت مولیٰ پاک شہید کے جامع الاقوال والاسرار	سید سعد اللہ رضوی
صحیح و توضیح ڈاکٹر علیم اشرف خان انجمن آثار و معارف فرہنگی، دانشگاه تہران، ایران	اخبار الاخبار فی اسرار لابرار	دھلوی شیخ عبدالحق محدث
مطبع بکسنگ کمپنی، ممبئی انڈیا مترجم اقبال احمد فاروقی مسعود پرنٹر لاہور	زبدۃ الاسرار و زبدۃ الآثار	دھلوی شیخ عبدالحق محدث
قصر ادب راسٹر زکالونی ملتان	تاریخ ملتان جلد اول و دوم	فریدی، مولانا نور احمد
اردو اکیڈمی بہاولپور 2009ء	خطہ پاک اونچ	شہاب، مسعود حسن
نول کشور لکھنؤ انڈیا 1876ء اردو ترجمہ، نفیس اکیڈمی کراچی 1982ء	سفینۃ الاولیاء	داراشکوہ
ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1994ء	رود کوثر	شیخ محمد اکرام

ادارہ معارف اولیاء اویج شریف	جدید تاریخ اویج شریف	عباسی، علامہ دین محمد
مکتبہ ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف سرگودھا 1335ھ	انوار شمس	مولانا امیر بخش منشی
بنیاد علمی و فزنگی استاد شہید مرتضیٰ مطہری، تہران، ایران، 1381ھ	کلیات علوم اسلامی جلد دوم	شہید استاد مرتضیٰ مطہری
دربار حضرت پیران پیر ملتان / پبلک لائبریری باغ لاگے خان ملتان	بحر السرائر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی قلبی	سید سعد اللہ رضوی
مطبع صدیقی، فیروز پور انڈیا 1309 ہ، مترجم ڈاکٹر عمر عبدالحق بیکن بکس ملتان	تیسیر الشاعلیین	سید موسیٰ پاک شہید گیلانی
نظر ثانی و تدوین ڈاکٹر سعید الرحمن، موسیٰ پاک شہید، چیر، بہا الدین زکریا یونیورسٹی ملتان	تذکرہ شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی	محمد سبطین رضا گیلانی وسید افتخار علی گیلانی
بیکن بکس، ملتان	ملتان - ماضی و حال کے آئینے میں	سید سبطین گیلانی
کتاب گمر، ملتان	ملتانیات (جنوبی پنجاب میں صوفی ازم کے اثرات)	سید سبطین گیلانی
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لنگویج آرٹ اینڈ کلچر، لاہور	ملتان کی صوفیانہ شاعری	سید سبطین گیلانی
زاویہ پبلیشرز، لاہور	تذکرہ مخدوم الکل السید محمد غوث بندگی گیلانی قادری، اویج شریف (جنوبی ایشیا میں مشاہیر سلسلہ عالیہ قادریہ کا اجمالی تعارف)	سید محمد سبطین رضا گیلانی

- 
- 
- ☆ Punjab States Gazatteer Volum 36
  - ☆ Schimmel Annemarie, Mystical Dimensions, The University of North Carolina press, USA, 2011.
  - ☆ Dr, Fatima Zehra Bilgrami, History of the Qadiri Order in India (16th-18th Century), Adarah-i Adabiyat, Delli, India 2005
  - ☆ Syed Athar Abbas Rizvi, A History of Sufism in India, Vol II, Suchal Academy, Lahore.
  - ☆ Dr. Dilaver Gurer, Abdul Kadir Geylani, Hayati, Eserieri, Gorusleri (Abdul Qadir Jilani, Life Work Views) Insan Yayinlari / Insan Publications, Istanbul Turkey.
  - ☆ Dr. Humaira Faiz Dasti, Multan - A Province of the Muhgal Empire, Royal Book Company, Karachi 1998.
  - ☆ Gillani Syeds of Multan, Edited by Syed Zain ulabdain Gillani, English Translation by Makhdoom Syed Ghulam Mustafa Shah Gillani, Research & Marginal notes by M. Sibtain Raza Gillani. (Unpublished)



## فیضانِ نسبت

سوالی کا کاسہ لبالب بھرا ہے  
محمد ہیں قاسم تو معطی ہے اللہ  
کرم ہی کرم ہے، عطا ہی عطا ہے  
ہے ہونے کو حل میری مشکل کہ میں نے  
پکارا ہے جس کو وہ مشکل کشا ہے  
ارے پیرِ غوثِ جلیلی کا رتبہ  
کرم ہی کرم ہے، عطا ہی عطا ہے  
میں درگاہِ موسیٰ پہ کرتا ہوں تکیہ  
پکارا ہے جس کو وہ مشکل کشا ہے  
کوئی عبدقادر، کوئی عبدالرزاق  
ارے پیرِ غوثِ جلیلی کا رتبہ  
کہ حامد جہاں بخش کا آ سرا ہے  
مرے غوثِ گیلانی و بندگی کا  
بڑے لوگ ہیں، یہ بڑا سلسلہ ہے  
نہ ہمسرے کوئی نہ ہم مرتبہ ہے  
چمن اوچ و ملتان کا خوش نما ہے  
مہک قادری ہے، گل اس کے ہیں حسنی  
کہ باب عنایات مجھ پر گھلا ہے  
یہ فیضانِ نسبت ہے فیضانِ نسبت

صاحبزادہ عروسِ فاروقی

☆ تمت بالخیر ☆

الحسني ابي علي به باهام فكلوم حكيم فخر اسمهم و نامورام و مصلطى و اير بر تنى  
 فرموده اند قدسى بنده على رقبته كل ولى الله زجر كردن كسانى كه زير قدم مباركش  
 در آيد بيايى چشم آماي عرفان كشاى آنفردا ره نوزد و كرم و شرف شدند  
 در قرآن اسلاميه از شيخ الاسلام غوث العالم شيخ بهاء الدين ذكر باطلاتى  
 قدس سر شينجا و سره برسيدند كه ايشان نيز كردن هست كردند گفت  
 آري روح من كردن هست كرده بودم اگر نيز بودم بحشيم نى كوفتم ز به سعادت  
 ليرى او اللهم صل على محمد و آل و اهل بيته و عترته و صحابه جميعين اما بعد <sup>ممكن</sup>  
 ذليل خجاست و سكر كركين غوث صمدانى و بارگاهت هجد سعاده القادرين  
 بن سيد عبدالرحمن بنى الدين حسنى الموسوى الرضوى القمى ثم القيلوى ثم انشور  
 اللصل المازندرانى ثم الطليهنى المصطفى مولد اجنان بر اهل كشور مشهور  
 و قائلان و علق وجود و حق سيارده چون اكثر اخوان دين و خندان معرفت  
 قرين كرتبت ارادت و بندگي و رايه عقيدة و سرافك كنى بسلسله عاقيه  
 و عاواد و قدسيه قادرين در ششتر از اين تا توان استعدا الصياع النساء

عكس قلمى نسخ (مخطوط)

بركاه او برديم و يكس چنانم كه چواين سحابة از ازل نصيب زيبت ما  
 خواهد بود در اين زمان كه از خود خبر نه اشتم ما شش بر دل ما نه اشتم  
 ما بخشيق توتنه از روز گرفتار شدنم كه گرفتار زنه با تو ز روز ازل است  
 چنانچه زيبت ما ميكشد و مراد ان مقدوره و كرمشرفيت او بود  
 ميخواند در ايات شوره ما بود آدم مست خبر بود مراد كه جذر بنش  
 تو از خویش من بود مراد لطف باطن او بود كه ظاهر و مجتهد را غفورا و غلظ  
 بيا و زكرو و زنه اشتم تقوى آنرا كه رقتش بر لطف خویش خواند از چاه  
 بر كشته در ان سوي ره برونه و آنرا كه هم زباني در او رد قبر او از راه  
 راست تا قبش سوي چاه بر زنه آنرا از ابتدا و ذكر مقدم اللدنيا عقب  
 الاله شيخ قد فوش الی غایت ذكر سلطان الشهداء بعد كى فوش الاله  
 الی الی سن شيخ نوشته بود قدس سره بحسب كدر جامع الاقوال والاسرار  
 حضرت شيخ نوشته بود خبر ثبت كرده اند بهمان عبارت در قيه تحرير شده  
 لانه لكثير هلى ذلك وقيل ازین كدر ذكر حضرت ایشان و اولادش  
 ان ختم كى ب نوشته آید نیز بجايت او بان صحیح ازنا قلدن اهل صدق  
 ختم اول بر نقل بودا خواهد شد بجهت ثبت ان در حقايق

مع  
 اقوال

عکس قلمی نسخ (مخطوط)



دربار عالیہ و تادریہ گیلانیہ اونچ شریف و ملتان